ثمرة الفقه

حصہ دوم

مؤلف

حضرت مولانا ثمیر الدین قاسمی صاحب دامت برکاتہم

اس کتاب میں عبادات کے علاوہ قدوری کے سارے مسئلے موجود ہیں

ناشر

مدرسہ ثمرۃ العلوم

گھٹّی، جھارکھنڈ، انڈیا

نام کتاب......................ثمرۃ الفقہ حصہ دوم

نام مؤلف......................مولانا ثمیر الدین قاسمی

ناشر............................ مدرسہ ثمرۃ العلوم گھٹّی

نگراں......................مولانا مسلم قاسمی سینپوری

طباعت بار اول...................جون ۲۰۱۳ء

پرنٹر.....................ایچ، ایس، پرنٹر، دہلی فون،

مصنف کا پتہ

Maulana Samiruddin Qasmi

70 Stamford Street , Old trafford

Manchester,England -M16 9LL

Tel 00 44(0161) 2279577

www.maulana samiruddin books

ناشر کا پتہ

مولانا ابوالحسن صاحب ناظم مدرسہ ثمرۃ العلوم

At Sirsi PO Kusmahara

Via Mahagama

Dist Godda Jharkhand

INDIA Pin 814154

Tel 0091 9955 864985

﴿سات چیزوں کی حفاظت کا نام دین ہے﴾

(1) اعتقاد کی حفاظت :......اللہ کی صفت کیا ہے۔ جنت کی صفت کیا ہے، جہنم کی صفت کیا ہے، قبر، حشر کی حقیقت کیا ہے اس پر اعتقاد کی حفاظت کا نام دین ہے۔عقائد کی ساری بحثیں اسی کی تفصیل ہیں۔

(2) تعلق مع اللہ:......اللہ کے ساتھ اتنا تعلق ہو کہ ہر وقت دل اللہ کے ساتھ مچلتا رہے، اور اس کی محبت میں ڈوبا رہے۔عبادات کے سارے مسئلے اسی کی تفصیل ہے۔

(3) نسل کی حفاظت :......انسانی نسل بڑھتی رہے، اور قیامت تک باقی رہے، دین اس کی بھی حفاظت کرتا ہے۔ نکاح، طلاق، نفقہ، دودھ پلانے، وراثت تقسیم کرنے کے سارے مسئلے میں اسی کی تفصیل ہے۔

(4) عقل کی حفاظت: انسان کی عقل خراب نہ ہو یہ صحیح سوچے اور صحیح فیصلہ کرے، دین اس کی بھی حفاظت کرتا ہے۔شراب، اور نشہ آور چیزوں کی حرمت اسی لئے کی گئی ہے۔

(5) معاملات کی حفاظت :......اپس کے معاملات سنجیدگی سے طے پائے اور کوئی جھگڑا نہ ہو اور ہر ایک کو اس کا حق مل جائے ۔ دین اس کی بھی حفاظت کرتا ہے۔خرید وفروخت (بیوع) کے تمام مسائل اسی لئے لکھے گئے ہیں۔

(6) فرد کی حفاظت : ہر آدمی زندہ رہے ، اور خوشی سے زندگی گزارے ۔ شریعت اس کی بھی حفاظت کرتا ہے،اسی لئے قتل کو ممنوع قرار دیا،اور قصاص کے احکام کو تفصیل سے لکھا۔

(7) معاشرے کی حفاظت :...... پورا معاشرہ خوش وخرم رہے، اور پھولتا پھیلتا رہے،اس لئے اصلاح ذات البین کو فروغ دیا،اور اپسی اختلاف کو صلح صفائی کے ذریعہ حل کرنے کی پوری ترغیب دی،شریعت اس کی حفاظت بھی چاہتی ہے۔

ان سات باتوں کی حفاظت کا نام دین اسلام ہے،قدوری کے سارے مسائل انہیں سات باتوں کی تفصیل ہے۔

آپ تمام مسائل پر غور کریں گے تو دیکھیں گے کہ ہر جگہ تعلق مع اللہ کی ترغیت دیتا ہے،اور معاشرے کے پھلنے پھولنے،اور فرد کی فلاح و بہبود کی ترغیب دیتا ہے، اور ایسے مسئلے کو وضع کرتا ہے جس میں حکمت ہو،عقل کے قریب ہو،اور آسان بھی ہو۔

والسلام

احقر ثمیر الدین قاسمی غفرلہ

فہرست مضامین ثمرۃ الفقہ حصہ دوم	صفحہ	فائل

﴿ثمرۃ الفقہ کی خصوصیات﴾

(1) عبادات کے علاوہ پوری قدوری کے مسئلے کو اس حصے میں لکھا ہے۔

(2) جو لوگ قدوری نہیں پڑھ سکے ہیں اور اب اس کے مسائل کو پڑھنا چاہتے ہیں تو اس کتاب کو پڑھیں قدوری کے سارے مسئلے یاد ہو جائیں گے۔

(3) جو طالب علم، یا طالبات قدوری پڑھنا چاہتے ہیں تو ثمرۃ الفقہ پہلے پڑھیں تاکہ قدوری کے مسئلے یاد ہو جائیں اور بعد میں قدوری کو سمجھنا بہت آسان ہو جائے گا۔

(4) جس مسئلے کی ضرورت تھی اس کو پھیلا کر لکھا ہے۔

(5) اور جس مسئلے کی ضرورت نہیں تھی اس کو چھوڑ دیا۔

(6) اس کتاب میں عبادات کے علاوہ ضرورت کے سارے مسئلے موجود ہیں۔

(7) کتاب بہت آسان لکھی گئی ہے۔

(8) نمبر ڈال دیا گیا ہے تاکہ یاد کرنا آسان ہو جائے۔

(9) البتہ اس کے باب باندھنے میں قدوری کی ترتیب نہیں ہے، بلکہ جو مسئلہ زیادہ ضروری تھا اس باب کو پہلے لایا، اور جو کم ضروری تھا اس باب کو بعد میں لایا۔

﴿نکاح کے احکام﴾

﴿نکاح کس لفظ سے منعقد ہوتا ہے﴾

1......نکاح ایجاب اور قبول سے منعقد ہوتا ہے

2......ایک کہے کہ میں نے نکاح کیا ، دوسرا کہے میں نے قبول کیا تو نکاح ہو جائے گا۔

3......نکاح میں میاں، بیوی دونوں کے الفاظ ماضی کے ہوں، تب نکاح ہوگا۔

4......یعنی ایسا لفظ ہو جس سے معلوم ہوتا ہو کہ واقعی نکاح کرلیا، صرف وعدہ نہیں کر رہا ہے۔

5......اس طرح کہے کہ میں نے نکاح کیا، اور دوسرا کہے میں نے قبول کیا۔ تب نکاح ہوگا، کیونکہ دونوں کے الفاظ ماضی کے ہیں۔

6......اگر مستقبل کا لفظ بولا تو صرف وعدہ ہوگا نکاح نہیں ہوگا۔

7......اگر کہے نکاح کروں گا تو نکاح نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ مستقبل کا لفظ ہے۔

8......اگر کہے نکاح کرتا ہوں تو نکاح نہیں ہوگا۔

9......دوسرے آدمی کو نکاح کا وکیل بنائے تو وہ نکاح کرا سکتا ہے۔

10 ......مثلا مرد انگلینڈ میں ہو اور عورت پاکستان میں ہو تو عورت انگلینڈ میں ولی بنا دے اور وہ ولی انگلینڈ میں مرد سے دو گواہ کے سامنے ایجاب اور قبول کر

دے تو نکاح ہوجائے گا۔

﴿نکاح منعقد ہونے میں دو گواہ ضروری ہیں﴾

1......دو گواہوں کے سامنے نکاح کرے تب نکاح ہوگا۔

2......اگر دو گواہ کے سامنے ایجاب اور قبول نہیں کیا تو نکاح نہیں ہوگا۔

3......دو گواہ عاقل بالغ مرد ہوں۔

4......یا ایک مرد ہو اور دو عورتیں ہوں۔

5......اگر چار عورتیں ہوئیں تو نکاح نہیں ہوگا۔

6......سب گواہ مسلمان ہوں۔

7......کافر گواہ سے نکاح نہیں ہوگا۔

8......یہودی اور نصرانی گواہ سے نکاح نہیں ہوگا۔

9......اگر زنا کا شدید خطرہ ہو تو کم سے کم دو گواہ کے سامنے نکاح کر لے تو آخرت کے گناہ سے بچ جائے گا۔

﴿نکاح کا طریقہ﴾

پہلے خطبہ پڑھے، پھر دو گواہوں کے سامنے ایجاب اور قبول کرائے، اس کے بعد دونوں کی محبت کے لئے دعا کرے۔

نکاح کا خطبہ یہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ ، نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِه وَنَتَوَكّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهٗ ، وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ،أَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْراً وَّ نَذِيْراً ، مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ ، وَ مَنْ يَعصِهِمَا فَاِنّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ ، وَ لَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئاً ﴿يآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتّقُوْا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُوْن﴾ ﴿يَا أَيَّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِنْ نّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْراً وَّ نِسَاءً وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الّذِىْ تَسآئَلُوْنَ بِهِ وَ الْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْباً﴾ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اتّقُوْا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلاً سَدِيْداً يُّصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَ

يَغۡفِرۡلَكُمۡ ذُنُوبَكُمۡ وَ مَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهُ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزاً عَظِيۡمًا ﴾ وَ نَسۡاَلُ اللّٰهَ أَنۡ يَجۡعَلۡنَا مِمَنۡ يُطِيۡعُهُ ، وَ يَتَّبِعُ رِضۡوَانَهُ ، وَ يَجۡتَنِبُ سَخَطَهُ ، فَاِنَّمَا نَحۡنُ بِهِ وَ لَهُ وَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَلنِّكَاحُ مِنۡ سُنَّتِيۡ ، وَقَالَ ﷺ فَمَنۡ رَغِبَ عَنۡ سُنَّتِيۡ فَلَيۡسِ مِنِّيۡ ، اَوۡ كَمَا قَالَ ﷺ رَبَّنَا هَبۡ لَنَا مِنۡ أَزۡوَاجِنَا وَ ذُرِّيَاتِنَا قُرَّةَ أَعۡيُنٍ ، وَ اجۡعَلۡنَا لِلّمُتَّقِيۡنَ اِمَامًا

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَ بَارَكَ عَلَيۡكَ ، وَ جَمَعَ بَيۡنَكُمَا فِيۡ الۡخَيۡرِ ، وَ صَلّٰى اللّٰهُ عَلٰى خَيۡرِ خَلۡقِهِ ، وَ عَلٰى آلِهِ وَ صَحۡبِهِ اَجۡمَعِيۡنَ .

﴿مہر کا بیان﴾

1......نکاح میں مہر باندھنا ضروری ہے

2......کم سے کم مہر دس درہم ہوتا ہے، اس سے زیادہ جتنا باندھے جائز ہے۔

3......ایک درہم 3.061 گرام ہوتا ہے ۔ اس لئے دس درہم کو 3.061 گرام سے ضرب دیں تو 30.61 گرام چاندی ہوگی

4......اس لئے کم سے کم 30.61 گرام چاندی باندھیں، یا اس کی قیمت باندھیں، اس سے کم میں حنفیہ کے یہاں نکاح نہیں ہووگا۔

5......مہر فاطمی 500 درہم چاندی ہے۔

6......اس لئے مہر فاطمی 1530.90 گرام چاندی ہے۔

7......یا مہر فاطمی 1530.90 گرام چاندی کی قیمت باندھیں۔

8......مہر فاطمی 131.25 تولہ چاندی ہے

9......ایک درہم 0.262 تولے کا ہوتا ہے۔ 500 درہم کو 0.262 سے ضرب دیں تو 131.25 تولہ چاندی ہوئی۔

10......مہر فورا بھی دے سکتا ہے اس کو مہر معجّل کہتے ہیں۔

11......اگر عورت مانے تو مہر بعد میں دے سکتا ہے اس کو مہر مؤجل کہتے ہیں۔

12......اگر نکاح کے وقت مہر متعین نہیں کیا تو مہر مثل لازم ہوگا۔

13......عورت کے خاندان، مثلا اپنی بہن، چچازاد بہن، اور پھوپی کا جو مہر ہو اس کو مہر مثل، کہتے ہیں۔

14......اگر بیوی سے صحبت کی ہو یا تنہائی میں مل چکا ہو تو اس کو پورا مہر ملے گا

15......اگر صحبت نہ کی ہو یا تنہائی میں نہ ملا ہو اور طلاق واقع ہوگئی تو آدھا مہر ملے گا

16......اگر مہر متعین نہیں تھا اور صحبت، اور خلوت سے پہلے طلاق واقع ہوگئی تو متعہ لازم ہوگا

17......تین کپڑے، شلوار، کرتا، اور اوڑھنی کو متعہ دینا کہتے ہیں۔

﴿خلوت کیا ہے﴾

1......بیوی سے تنہائی میں اس حال میں ملے کہ صحبت کرنے میں کوئی مانع نہ ہوتو اس کوخلوت صحیحہ کہتے ہیں۔

2......اگر بیوی حیض میں ہواور تنہائی میں ملےتو خلوت نہیں ہے۔

3......میاں اور بیوی میں سے کوئی بیمار ہو،، یا روزہ دار ہو، یا احرام کی حالت میں ہو، پھر تنہائی میں ملےتو یہ خلوت صحیحہ نہیں ہے،اس سے پورا مہر لازم نہیں ہوگا۔

4......ایسی جگہ ملا کہ صحبت کرنے کی گنجائش نہیں ہے،، مثلا وہاں کوئی آدمی ہے، یا صحبت کرنے کی جگہ نہیں ہےتو یہ خلوت نہیں ہے۔

﴿وہ عورتیں جن سے نکاح کرنا حرام ہے﴾

1......اپنی ماں سے نکاح کرنا حرام ہے۔

2......اپنی دادی سے نکاح کرنا حرام ہے۔

3......اپنی نانی سے نکاح کرنا حرام ہے۔

4......اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کرنا حرام ہے۔

5......اپنی سوتیلی دادی سے نکاح کرنا حرام ہے۔

6......اپنی بیٹی سے نکاح کرنا حرام ہے۔

7......اپنی سوتیلی بیٹی سے نکاح کرنا حرام ہے۔

8......اپنی پوتی سے نکاح کرنا حرام ہے۔

9......اپنی نواسی سے نکاح کرنا حرام ہے۔

10......اپنی بہن سے نکاح کرنا حرام ہے۔

11......اپنی بھانجی سے نکاح کرنا حرام ہے۔

12......اپنی بھتیجی سے نکاح کرنا حرام ہے۔

13......اپنی پھوپی سے نکاح کرنا حرام ہے۔

14......اپنی خالہ سے نکاح کرنا حرام ہے۔

15......اپنی بہو سے [بیٹے کی بیوی] نکاح کرنا حرام ہے۔

16......اپنی پوتے کی بیوی سے نکاح کرنا حرام ہے۔

17......اپنی نواسے کی بیوی سے نکاح کرنا حرام ہے۔

18......اپنی رضاعی ماں سے نکاح کرنا حرام ہے۔

19......اپنی رضاعی بہن سے نکاح کرنا حرام ہے۔

20......اپنی رضاعی خالہ سے نکاح کرنا حرام ہے۔

21......اپنی رضاعی پھوپی سے نکاح کرنا حرام ہے۔

22......دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا حرام ہے۔

23......عورت اوراس کی پھوپی کوایک ساتھ نکاح میں رکھنا حرام ہے۔

24......عورت اوراس کی خالہ کوایک ساتھ نکاح میں رکھنا حرام ہے۔

25......عورت اوراس کی سوتیلی ماں کوایک ساتھ نکاح میں رکھنا حرام ہے۔

26......اپنی ساس سے نکاح کرنا حرام ہے۔

﴿حرمت مصاحرت کے احکام﴾

1......عورت سے زنا کیا تواس کی ماں حرام ہوگئی۔

2......،اب اس سے کبھی نکاح نہیں کرسکتا، کیونکہ یہ ساس بن گئی۔

3......عورت سے زنا کیا تواس کی بیٹی حرام ہوگئی۔

4......اب اس سے کبھی نکاح نہیں کرسکتا، کیونکہ یہ بیٹی بن گئی۔

5......اس کوحرمت مصاحرت کہتے ہیں۔

6......عورت کوطلاق دیا تواس کی عدت ختم ہونے تک اس کی بہن سے نکاح کرنا جائزنہیں۔تاکہ دونوں بہنوں کوایک نکاح میں جمع کرنالازم نہ آئے۔

7......عورت کوطلاق دیا تواس کی عدت ختم ہونے تک اس کی پھوپی سے نکاح کرنا جائزنہیں۔

﴿دوسرے مذہب والوں سے نکاح کے احکام﴾

1......یہودیہ عورت سے نکاح جائز ہے، لیکن مکروہ ہے، اس سے بچوں کے ایمان جانے کا شدید خطرہ ہے۔

2......نصرانیہ عورت سے نکاح جائز ہے، لیکن مکروہ ہے، اس سے بچوں کے ایمان جانے کا شدید خطرہ ہے۔

3......یہودیہ، یا نصرانیہ جو دہریہ ہو اس سے نکاح بالکل جائز نہیں ہے۔

4......کافرہ عورت سے نکاح بالکل جائز نہیں ہے۔

5......عورت کے لئے یہودی مرد سے نکاح جائز نہیں۔

6......عورت کے لئے نصرانی مرد سے نکاح جائز نہیں۔

7......عورت کے لئے کافر مرد سے نکاح جائز نہیں۔

﴿زانیہ عورت سے نکاح کے احکام﴾

1......اگر زنا کر رہا ہو تو اسی عورت سے نکاح کرنا جائز ہے۔

2......عورت کو زنا کا حمل ہے تب بھی زنا کرنے والا اس سے نکاح کر سکتا ہے

3......اور دوسرا آدمی جو زنا نہیں کر رہا ہے وہ بھی اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے

4......زنا کے زمانے کا بچہ شریعت کے نزدیک مرد کا شمار نہیں کیا جائے گا۔

5......جس دن نکاح کیا اس سے چھ مہینے کے بعد بچہ دیا تو یہ بچہ شوہر کا شمار ہوگا
6...... چھ مہینے سے پہلے بچہ دیا تو یہ بچہ شوہر کا نہیں ہوگا۔

﴿ باکرہ اور ثیبہ کے لئے ولی کے احکام ﴾

1......عاقلہ اور بالغہ عورت [باکرہ ہو یا ثیبہ] بغیر ولی کے اپنا نکاح کر سکتی ہے۔
2......اگر ولی نکاح کرائے تو زیادہ اچھا ہے۔
3......عاقلہ اور بالغہ عورت کو کسی سے نکاح پر مجبور کرنا اچھا نہیں ہے۔
4......اگر خاندان کے معاشرے کے خلاف مسلمان سے نکاح کر لیا تو نکاح ہو جائے گا۔البتہ ولی کو قاضی کے یہاں اعتراض کا حق ہوگا۔
5......قاضی کے ذریعہ نکاح توڑوا سکتا ہے۔
6......بغیر قاضی کے نکاح نہیں توڑوا سکتا۔
7......نابالغ بچی، یا نابالغ بچہ نے اپنا نکاح کر لیا تو نکاح نہیں ہوگا۔
8......نابالغ بچی، یا نابالغ بچہ کا نکاح اس کا ولی کروائے تو نکاح ہو جائے گا۔
9......ولی باکرہ عورت سے نکاح کی اجازت مانگے ، اور وہ کوئی ایسی حرکت کرے جس سے اجازت معلوم ہوتی ہے تو اس سے اسکی طرف سے اجازت سمجھی جائے گی۔

10......مثلا وہ مسکرا دے، یا خوشی میں رو پڑے، یا ہاں کا اشارہ کردے، تو اجازت سمجھی جائے گی۔

11......باکرہ عورت زبان سے ہاں کہہ کر اجازت دے تو زیادہ اچھا ہے۔

12......ولی ثیبہ عورت سے اجازت مانگے تو اس کو زبان سے ہاں کہہ کر اجازت 3دینی ہوگی۔

14......جس عورت کا ابھی تک نکاح نہ ہوا ہو اور صحبت نہیں ہوئی ہو اس کو باکرہ، کہتے ہیں۔

15......جس عورت کا نکاح ہوا ہو اور شوہر سے صحبت ہوئی ہو اس کو ثیبہ، کہتے ہیں

16......عورت نے زنا کرایا تب بھی وہ شریعت کی نظر میں ثیبہ ہے۔

17......باپ، دادا، چچا، بھائی، چچازاد بھائی یہ نکاح کے ولی ہیں۔

18......اگر لڑکا یا لڑکی نا بالغ ہے، اور باپ اور دادا نے نکاح کرا دیا تو نکاح ہو جائے گا، اور بالغ ہونے کے بعد اس کو توڑ بھی نہیں سکے گا۔

19......لیکن اگر باپ اور دادا کے علاوہ ولی نے نکاح کرایا تو بالغ ہونے کے بعد اس نکاح کو توڑ سکتا ہے، اس کو ,خیار بلوغ، کہتے ہیں۔

20......بالغ ہونے کے بعد ایک مرتبہ بھی نکاح پر رضامندی ظاہر کردی تو اب نکاح توڑنے کا حق ختم ہوگیا۔

21......بعض لڑکی یہ جو کرتی ہے کہ بالغ ہونے کے بعد رضا مندی ظاہر کر دیتی ہے اور بعد میں حکومت میں بیان دیتی کہ میں راضی نہیں تھی ، اس سے نکاح توڑوانے کا حق نہیں ملے گا ، اب توڑوانا ہوتو قاضی کے پاس جا کر فسخ نکاح کروائیں۔

﴿غیر مسلم آدمی سے نکاح کروانے کے احکام﴾

1......غیر مسلم جج مسلمان کا نکاح کرائے تو نکاح نہیں ہوگا۔

2......ہاں مسلمان میاں بیوی دو مسلمان گواہ کے سامنے ایجاب اور قبول کرے ،اور وہاں سارٹی فیکٹ لکھنے والا غیر مسلم آدمی ہو تب بھی نکاح ہو جائے گا ، کیونکہ مسلمان گواہ کے سامنے میاں بیوی نے ایجاب اور قبول کیا۔

﴿کفو کا بیان﴾

1......جس خاندان اور کیٹیگری کا آدمی ہو اسی طرح کے خاندان اور کیٹیگری میں نکاح کرنے کو کفو، کہتے ہیں

2......خاندان ایک طرح کے ہوں ، مالداری میں دونوں قریب قریب ہوں ، دونوں کی صنعت اور حرفت قریب قریب ہوں ، دونوں کی دینداری قریب قریب

ہوں اس کو کفو، کہتے ہیں۔

3......کفو کے علاوہ میں نکاح کرے تو نکاح ہو جاتا ہے۔

4......لیکن کفو میں نکاح کرنے سے طبیعت ملتی ہے، اور نکاح باقی رہتا ہے۔

5......غیر کفو میں عورت نے نکاح کرلیا تو ولی قاضی سے نکاح توڑ واسکتا ہے۔

6......ولی خود نکاح نہیں توڑ سکتا۔

7......قاضی مناسب سمجھے تو نکاح توڑ دے۔

﴿نکاح متعہ کے احکام﴾

1 ......ہمیشہ کے لئے نکاح نہ کرے، بلکہ چند دنوں کے لئے فائدہ اٹھانے کے لئے نکاح کرے تو اس کو نکاح متعہ، کہتے ہیں، یہ نکاح حرام ہے۔

2......کچھ متعین دن، مثلا بیس دنوں کے لئے نکاح کرے تو اس کو ,نکاح مؤقت، کہتے ہیں یہ بھی نکاح نہیں ہوتا، اور ایسا کرنا حرام ہے۔

﴿مذہب بدل دے تو نکاح ٹوٹ جائے گا﴾

1......شوہر مسلمان تھا بعد میں یہودی بن گیا یا عیسائی بن گیا یا کافر بن گیا تو نکاح ٹوٹ جائے گا۔

2......بیوی مسلمان تھی بعد میں یہودی بن گئی یا عیسائی بن گئی یا کافرہ بن گئی نکاح ٹوٹ جائے گا۔

3......اگر پھر سے مسلمان ہو جائے تو دوبارہ نکاح پڑھانا ہوگا۔

4......اس صورت میں جو مسلمان ہوگا شریعت میں بچہ اس کو دیا جائے گا۔

5......اگر میاں بیوی دونوں کافر تھے، پھر دونوں مسلمان ہو گئے تو نکاح باقی رہے گا، دوبارہ نکاح پڑھانے کی ضرورت نہیں ہے۔

﴿بیویوں میں برابری کرنی چاہئے﴾

1......مرد چار عورتوں سے شادی کر سکتا ہے۔

2......دوسری عورت سے نکاح کے لئے پہلی سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے۔

3......لیکن شرط یہ ہے کہ سب میں برابری کرے۔

4......اگر برابری نہیں کیا اور حق ادا نہیں کیا تو گناہ گار ہوگا۔

5......رات گزارنے میں برابری کرے۔

6......کھانے پینے میں برابری کرے، اور چاہنے میں برابری کرے۔

7......دونوں میں سے ایک کو نظرانداز نہ کرے، اور دوسرے کو پیار نہ کرے۔

﴿دودھ پلانے کے احکام﴾

1......رضاعت کا ترجمہ ہے دودھ پینا۔

2......کسی عورت کا دودھ کسی بچے نے پی لیا تو رضاعت ثابت ہو جائے گی۔

3......بچے کی عمر ڈھائی سال ہو اس کے اندر دودھ پیا تو رضاعت ثابت ہوگی

4......ڈھائی سال کے بعد پیا تو رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔

5......تھوڑا دودھ پیا تب بھی رضاعت ثابت ہوگی۔

6......دودھ پینے سے وہ عورت ماں بن گئی، اس کا شوہر رضاعی باپ بن گیا۔

7......اس کی بیٹی رضاعی بہن بن گئی۔ اس کا بیٹا رضاعی بھائی بن گیا۔

8 ......شوہر کا بھائی رضاعی چچا بن گیا، اس کی بہن رضاعی پھوپی بن گئی۔

9......اگر دو بچوں نے دودھ پیا تو دونوں بچے آپس میں رضاعی بھائی، بہن بن جائیں گے۔

10......اور ان لوگوں سے نکاح کرنا حرام ہوگا۔

﴿طلاق کے احکام﴾

طلاق کی تین قسمیں ہیں

1......[۱] پہلی ۔طلاق رجعی ہے ۔اس میں عدت کے اندر اندر بیوی سے رجعت کرسکتا ہے۔

2......[۲] دوسری ۔طلاق بائن ہے،اس میں عدت کے اندر، یا عدت کے بعد دوبارہ اسی شوہر سے نکاح کرسکتی ہے۔

3......طلاق بائن میں دوسرے آدمی سے نکاح کر کے حلالہ کروانے کی ضرورت نہیں ہے۔

4......[۳] تیسری ۔طلاق مغلظہ ہے، تین طلاق دے دے تو یہ طلاق مغلظہ ہے

5......طلاق مغلظہ میں دوسرے آدمی سے نکاح کر کے حلالہ کروانا پڑتا ہے۔ اس کی تفصیل آگے ہے۔

﴿طلاق رجعی کیا ہے اس کے احکام﴾

1......[۱] طلاق رجعی ، ایک طلاق بھی رجعی ہوتی ہے،اور دو طلاقیں بھی رجعی ہوتی ہیں۔

2......اگر شوہر کہے کہ ایک طلاق دیتا ہوں ،اور اس کے ساتھ کوئی شدت کا لفظ

نہ لگائے تو ایک طلاق رجعی ہوگی۔

3......اگر شوہر کہے کہ دو طلاق دیتا ہوں، اور اس کے ساتھ کوئی شدت کا لفظ نہ لگائے تو دو طلاق رجعی ہوں گی۔

4......صریح طلاق دے مثلا، کہے کہ میں طلاق دیتا ہوں تو اس سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے۔

5......رجعی کا ترجمہ ہے عدت کے اندر اندر بیوی کو واپس کر سکتا ہے۔

6......رجعت کرنے کے لئے بیوی کی رضامندی ضروری نہیں ہے۔

7......اور اگر عدت کے اندر رجعت نہیں کی تو عدت گزرنے کے بعد یہ طلاق بائنہ ہو جائے گی۔اب رجعت نہیں کر سکتا۔

8......اب بیوی اپنی رضامندی سے نکاح کرے گی تب حلال ہوگی۔

9......عدت میں بیوی سے صحبت کر لے، یا شہوت سے چھو لے، تو رجعت ہو جائے گی۔

عدت میں شوہر کہہ دے کہ میں نے رجعت کی تو رجعت ہو جائے گی۔

10......عدت گزرنے کے بعد رجعت کرنے سے رجعت نہیں ہوگی، اب دو گواہ کے سامنے ایجاب اور قبول کر کے نکاح ہی کرنا ہوگا۔

[۲] طلاق بائنہ کے احکام

1......بائنہ کا ترجمہ ہے جدا کرنا طلاق بائنہ میں بیوی جدا ہو جاتی ہے، اور بغیر نکاح کے بیوی نہیں بنتی اس لئے اس کو طلاق بائنہ کہتے ہیں

2......طلاق بائنہ ایک طلاق بھی ہوتی ہے، اور دو طلاق بھی ہوتی ہے۔

3......اگر بیوی سے کہا کہ تم کو طلاق بائنہ ہے تو ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی۔

4......اگر بیوی سے کہا کہ تم کو دو طلاق بائنہ ہے تو دو طلاق بائنہ واقع ہوگی۔

5......عام طلاق کے ساتھ شدت کے الفاظ لگانے سے طلاق بائنہ ہوتی ہے۔

6......مثلا کہا تم کو سخت طلاق ہے تو طلاق بائنہ واقع ہوگی، کیونکہ سخت کا لفظ لگایا۔

7......یا کہا تم کو گھر بھر طلاق، یا پہاڑ کی طرح طلاق تو اس سے بھی طلاق بائنہ واقع ہوگی۔

8......طلاق بائنہ دینے کے بعد، عدت میں بھی پہلا شوہر نکاح کر سکتا ہے، اور عدت گزرنے کے بعد بھی نکاح کر سکتا ہے۔

9......اجنبی آدمی عدت میں نکاح نہیں کر سکتا، عدت کے بعد نکاح کر سکتا ہے۔

﴿طلاق مغلظہ کے احکام﴾

1......تین طلاق دے دے تو طلاق مغلظہ ہو جاتی ہے۔

2......ایک مجلس میں تین طلاق دے تو تینوں طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔

3......بھول سے، یا غصے میں تین طلاق دے تب بھی تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں

4......اس میں حلالہ کئے بغیر پہلے شوہر سے نکاح نہیں کر سکتی۔

﴿حلالہ کیا ہے﴾

1......حلالہ کی صورت یہ ہے کہ اس طلاق کی عدت پوری کرے، پھر اپنی مرضی سے دوسرے آدمی سے نکاح کرے، پھر وہ اپنی مرضی سے طلاق دے، پھر عورت اس کی عدت تین حیض پوری کرے، اب پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔

2......حنفیہ کے یہاں دوسرے شوہر سے صحبت کرنا بھی ضروری ہے تب پہلے شوہر کے لئے حلال ہو گی۔

3......حلالہ جائز تو ہے لیکن مکروہ ہے،

4......شوہر نے بغیر سوچے سمجھے تین طلاق دے دی اور نکاح جیسی نعمت کی قدر نہیں کی اس لئے شریعت نے حلالہ کو سزا کے طور پر رکھا ہے۔

5 ......اس میں عورت کا بھی فائدہ ہے کہ وہ دوبارہ اس شوہر کے پاس نہ جانا

چاہے تو شوہر حلالہ کے بغیر نہیں لے جا سکتا، جو ایک بہت مشکل کام ہے۔

6......عرب میں تین طلاق دیکر اس کی مرضی کے بغیر واپس جانے پر مجبور کرتے تھے اس لئے اب تین طلاق کے بعد روک لگا دی، اس اعتبار سے حلالہ میں عورت کا بہت بڑا فائدہ ہے۔

7......حلالہ کے لئے نکاح کرتے وقت عورت یہ شرط نہ لگائے کہ میں اس شرط پر نکاح کرتی ہوں کہ مجھے طلاق دو گے۔

8......اگر نکاح کرتے وقت طلاق دینے کی شرط لگائی تو یہ مکروہ ہے، لیکن پھر بھی دوسرے شوہر سے نکاح ہو جائے گا، اور پہلے شوہر کے لئے حلال ہو جائے گی

9......حلالہ کے وقت یہ کر سکتی ہے کہ طلاق دینے کا اختیار اپنے ہاتھ میں لے لے جسکو تفویض طلاق، کہتے ہیں۔ تا کہ دوسرا شوہر طلاق نہ دے تو عورت اپنے آپ کو خود طلاق دیکر حلالہ مکمل کر لے۔

﴿بہت مجبوری ہو تو حلالہ جیسا مکروہ کام کر لے﴾

1 ......بہت مجبوری ہو مثلاً بچے ہوں اور وہ پریشان ہوں، یا بیوی کو دوسرا شوہر ملنا انتہائی مشکل ہو، تو حلالہ کروالے اور گھر دوبارہ بسالے، اور اس مکروہ کام کرنے پر استغفار کرتی رہے۔

﴿طلاق نازک چیز ہے، مذاق میں بھی واقع ہو جاتی ہے﴾

1......طلاق بہت نازک چیز ہے، مذاق میں دے تب بھی واقع ہو جاتی ہے۔

2......غصے میں دے، نشہ میں دے تب بھی واقع ہو جاتی ہے۔

3......بغیر گواہ کے تنہائی میں منہ سے طلاق نکالا تب بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

4......حیض کی حالت میں طلاق دے تب بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

5......حمل کی حالت ہو نفاس کی حالت ہو اس میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

6......رضامندی سے طلاق لکھ دے تب بھی واقع ہو جاتی ہے۔

7......زبردستی کر کے طلاق لکھوایا، لیکن منہ سے نہیں بولا تو اب طلاق واقع نہیں ہوگی۔ اس لئے کہ زبرستی لکھوانے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

﴿شرط پائے جانے پر طلاق واقع ہوگی﴾

1......اگر طلاق کو شرط پر معلق کیا تو شرط پائے جانے پر طلاق واقع ہوگی۔

2......مثلا کہا کہ تم میکے گئی تو تم کو طلاق، پس عورت میکے چلی گئی تو ایک طلاق واقع ہو جائے گی۔

3......اگر شرط کے وقت کوئی شدت کا لفظ نہیں لگایا تو ایک طلاق رجعی واقع ہوگی

4......اور اگر شدت کا لفظ لگایا مثلا کہا کہ اگر تم میکے گئی تو تم کو طلاق بائنہ ہے تو اس

صورت میں ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی۔

5......اور اگر کہا کہ تم میکے گئی تو تم کو تین طلاق ہیں، اب اگر میکے گئی تو تین طلاق واقع ہوں گی، اور اب حلالہ کئے بغیر حلال نہیں ہوگی۔

6......لیکن اگر میکے نہیں گئی تو طلاق واقع نہیں ہوگی۔

7......اگر کہا کہ جب جب تم میکے گئی تو تم کو طلاق

8......اب پہلی مرتبہ میکے گئی تو ایک طلاق رجعی واقع ہوگی، دوسری مرتبہ گئی تو دوسری طلاق رجعی واقع ہوگی، اور تیسری مرتبہ گئی تو تین طلاق واقع ہوگی اور اب بغیر حلالہ کے حلال نہیں ہوگی۔

9......اور اگر کہا تم کو طلاق ہے۔ اور متصلا، ان شاء اللہ، کہا تو طلاق واقع نہیں ہوگی، کیونکہ اللہ کا چاہنا کسی کو معلوم نہیں ہے۔

10......اور اگر کہا تم کو طلاق ہے، پھر تھوڑی دیر بعد کہا ان شاء اللہ، تو اب ایک طلاق رجعی واقع ہو جائے گی، کیونکہ ان شاء اللہ متصلا نہیں کہا، بعد میں کہا۔

﴿طلاق مغلظہ [تین طلاق] ساتویں مرحلے پر دے﴾

1......عموما مرد غصہ میں تین طلاق بیک وقت دے دیتا ہے اور بعد میں پچھتاتا ہے

2......حالانکہ شریعت نے طلاق دینے کی ترتیب یہ بتائی ہے۔

3......[۱] بیوی نہ مانے تو پہلے اس کو سمجھائے۔

4......[۲] اس سے نہ مانے تو الگ سونا شروع کرے۔

5......[۳] اس سے نہ مانے تو ڈانٹ ڈپٹ کرے۔

6......[۴] اس سے نہ مانے تو دونوں طرف سے فیصل مقرر کرے جو میاں بیوی میں فیصلہ کرے۔

7......[۵] اس سے بھی کام نہ چلے اب پانچویں مرحلے میں ایک طلاق رجعی دے۔

8......[۶] اس سے بھی کام نہ چلے تو دو طلاق رجعی دے۔

9......اور عدت تک چھوڑ دے یہ خود ہی طلاق بائنہ ہو جائے گی، اور عورت الگ ہو جائے گی۔

10......اب تین طلاق دینے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ خود بخود عورت الگ ہوگئی

11......[۷] اب بھی مسئلہ حل نہ ہو تو اب ساتویں مرحلے میں تین طلاق مغلظہ دے۔

12......سورہ نساء کی آیت میں اسی ترتیب سے طلاق دینے کی ترغیب دی ہے۔

13...... چھ مرتبے کے بعد طلاق مغلظہ دے گا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اب نبھنے کی کوئی شکل نہیں ہے۔

14...... جو لوگ اتنا سوچ سمجھ کر اور صبر کر کے تین طلاق دیتے ہیں وہ کبھی پچتاتے نہیں۔ کیونکہ اس درمیان عورت اور مرد کو بہت سوچنے کا موقع ملتا ہے۔

﴿طلاق دینے کا سب سے اچھا طریقہ﴾

1......سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ بیوی کو ایک طلاق رجعی دے۔

2......اب اس کی عدت گزرے گی تو وہ خود بخود بائنہ ہو جائے گی۔

3......اب دوبارہ نکاح میں آنا چاہے تو نکاح کرنا ہوگا، تب حلال ہوگی۔

4......طلاق رجعی دینے میں فائدہ یہ ہے کہ عدت کے اندر رجعت کر سکتا ہے، اس میں نکاح کی ضرورت نہیں ہے۔

5......طلاق رجعی میں عدت کے بعد نکاح کر سکتا ہے اس میں حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔

﴿عورت اپنی جان چھڑانا چاہے تو ایک طلاق بائنہ لے لے﴾

1......اگر عورت اپنی جان ہی چھڑانا چاہے تو ایک طلاق بائنہ لے لے۔

2......تین طلاق نہ لے۔ یہ بہت مصیبت کی چیز ہے۔

3......اب بیوی کو واپس کرنا چاہے تو بیوی کی رضا مندی سے نکاح کرنا ہوگا۔

4......اس سے فائدہ یہ ہے کہ شوہر نکاح کئے بغیر رجعت نہیں کر سکتا۔

5......اسسے فائدہ یہ ہے کہ حلالہ جیسا مکروہ کام کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی

﴿بچے اور مجنون کی طلاق فسخ نکاح ہے﴾

1......مجنون، اور بچے کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

2......ان سے چھٹکارا کی شکل یہ ہے کہ قاضی کے پاس کیس دائر کرے، وہ اس کا نکاح فسخ کریں گے تب نکاح ٹوٹے گا۔

﴿عدت کے احکام﴾

عدت: کا ترجمہ ہے گننا۔عورت کو طلاق واقع ہوئی ہو، یا اس کا شوہر مرا ہو اور وہ کچھ مہینے عدت میں بیٹھتی ہے اس کو ,عدت، کہتے ہیں۔

عدت کی چھ قسمیں ہیں۔

1 ......[۱] جس عورت کو حیض آتا ہو، اور اس کو طلاق ہوئی ہو تو اس کی عدت، تین حیض ہے۔

2......[۲] جس عورت کو حیض نہیں آتا ہو، اور اس کو طلاق ہوئی ہو تو اس کی عدت، تین مہینے ہیں۔

3......[۳] جس عورت کو حمل ہو اور اس کو طلاق واقع ہوئی ہو تو بچہ پیدا ہونے سے عدت پوری ہو جائے گی۔

4......[۴] جس عورت کو حمل ہو اور اس کا شوہر مر گیا تو بچہ پیدا ہونے سے عدت پوری ہو جائے گی۔

5......[۵] جو عورت حاملہ نہ ہو اور اس کا شوہر مر گیا ہو تو اس کی عدت چار مہینے دس روز ہے۔ چاہے اس کو حیض آتا ہو۔

6......[۶] عورت حاملہ نہ ہو اور اور چھوٹی ہونے کی وجہ سے، یا بڑھاپے کی وجہ

سے حیض نہ آتا ہو، اور شوہر مر گیا ہو تو اس کی بھی عدت چار ماہ دس روز ہے۔

7......نکاح کے بعد جس عورت سے خلوت صحیحہ نہیں ہوئی اور طلاق واقع ہوگئی تو اس پر عدت نہیں ہے بغیر عدت کے دوسرے مرد سے نکاح کرسکتی ہے۔

﴿سوگ منانے کے احکام﴾

1......جس زمانے میں عدت گزار رہی ہو تو عورت سوگ منائے، یہ سنت ہے۔

2......سوگ منانے کے زمانے میں زینت نہ کرے۔

3......بھڑکیلا کپڑا نہ پہنے، بناو سنگار نہ کرے، مہندی نہ لگائے۔

4......خوشبو نہ لگائے، اور سرمہ اور تیل نہ لگائے۔

5......علاج کی ضرورت ہو تو سرمہ اور تیل لگا سکتی ہے۔

6......نہ نکاح کرے اور نہ نکاح کا پیغام دے۔

7......رات اسی گھر میں گزارے جس میں عدت گزار رہی ہے

8......کوشش کرے کہ بغیر ضرورت کے دن کو بھی گھر سے زیادہ باہر نہ رہے۔

9......لیکن اگر کام کی ضرورت ہے، یا ملازمت کرتی ہے تو دن کو کام کے لئے باہر جا سکتی ہے، لیکن رات کو گھر آ جائے۔

10 ......طلاق کے وقت، اور شوہر کے مرتے وقت جس گھر میں رہتی تھی اسی گھر

میں عدت گزارے۔

11......لیکن اگر ضرورت پڑ گئی، مثلا شوہر تنگ کرے گا تو دوسرے گھر میں عدت گزار سکتی ہے۔

12......یا شوہر مر گیا اور وارث تنگ کرے گا تو دوسرے گھر میں عدت گزار سکتی ہے

13......چھوٹی بچی پر سوگ منانا نہیں ہے۔

14......اگر طلاق رجعی دی ہے تو بہتر ہے کہ شوہر کے ساتھ سفر نہ کرے، کیونکہ ممکن ہے کہ نہ چاہتے ہوئے بھی ہاتھ لگ جائے اور رجعت ہو جائے۔

﴿نسب کے احکام﴾

1......نسب ثابت کرنے میں شریعت کوشش یہ کرتی ہے کہ بچے کا باپ ہو جائے تا کہ اس کو وراثت ملے، اور لوگ حرامی نہ کہے۔

2......نکاح کرنے سے چھ مہینے کے اندر بچہ دیا تو یہ بچہ شوہر کا شمار نہیں کیا جائے گا

3......نکاح کرنے کے چھ مہینے کے بعد بچہ دیا تو یہ بچہ شوہر کا شمار کیا جائے گا۔

4......چاہے نو مہینے نہیں ہوئے ہوں، کیونکہ بچہ کم سے کم چھ مہینے کا ہوتا ہے۔

5......طلاق دینے کے بعد عورت نے دوسری شادی نہیں کی اور دو سال کے اندر بچہ دیا تو یہ بچہ شوہر کا ہوگا۔

6......کیونکہ شریعت میں زیادہ سے زیادہ دو سال تک بچہ ماں کے پیٹ میں رہ سکتا ہے، اس سے زیادہ نہیں۔

7......طلاق کے دو سال بعد بچہ دیا تو اب یہ بچہ شوہر کا شمار نہیں کیا جائے گا

8......اگر عدت کے زمانے میں بچہ دیا تو یہ بچہ شوہر کا شمار ہوگا۔

﴿نفقہ کے احکام﴾

1......نفقہ کا ترجمہ ہے خرچ کرنا۔

2......ایک آدمی پر ان پانچ [۵] آدمیوں کا نفقہ واجب ہوتا ہے۔

3......[ا] بیوی چاہے وہ مالدار ہو اس کا نفقہ شوہر پر واجب ہے۔ کیونکہ یہ اس کی خدمت کا نفقہ ہے۔

4......بیوی چاہے دوسرے مذہب کی ہو تب بھی اس کا نفقہ واجب ہے۔

5......آدمی چاہے خود فقیر ہو پھر بھی بیوی اور چھوٹے بچوں کا نفقہ واجب ہے۔

6......نفقہ کا مطلب:۔ کھانا، کپڑا، اور رہنے کا کمرہ۔

7......اتنا بڑا کمرہ ہو جس میں وہ رات گزار سکے۔

8......نفقہ اتنا اچھا لازم ہوگا جتنا شوہر برداشت کر سکے۔

9......بیوی اگر گھر میں نہ رہے، مثلا میکے چلی گئی، تو اس کا نفقہ واجب نہیں۔

10......بیوی گھر میں ہو لیکن صحبت نہ کرنے دے تو اس کا نفقہ واجب نہیں رہتا۔

11......بیوی کسی مجبوری کی وجہ سے صحبت نہ کرنے دے تو نفقہ واجب رہتا ہے۔

12......اگر بیوی چھوٹی ہے جس سے صحبت نہیں کر سکتا تو اس کا نفقہ واجب نہیں۔

13......کچھ زمانے تک بیوی نے نفقہ نہیں لیا تو وہ نفقہ ساقط ہو جائے گا۔ اب نہیں لے سکتی۔

14......بیوی کو طلاق دیا تو اس کے عدت کے زمانے کا نفقہ لازم ہے۔

15......شوہر مر گیا ہو تو اس کی عدت کا نفقہ ورثہ پر لازم نہیں۔

16......اگر عورت نے فسخ نکاح کرایا تو اس کی عدت کا نفقہ لازم نہیں۔

17......اگر عورت نے خلع لیا اور اس میں یہ شرط ہوئی کہ عدت کا نفقہ لازم نہیں تو نفقہ واجب نہیں ہوگا۔

1......[۲] دوسرا: چھوٹے بچوں کا نفقہ باپ پر واجب ہے۔

2......بچہ دوسرے مذہب کا ہو تب بھی باپ پر اس کا نفقہ واجب ہے۔

3......اگر بچے کے پاس مال ہو، یا حکومت نفقہ دیتی ہو تو اب باپ پر چھوٹے بچے کا نفقہ لازم نہیں ہے، کیونکہ حکومت خرچ دے رہی ہے۔

4......بیوی الگ ہو گئی ہو اور بچہ ساتھ لے گئی ہو تب بھی بچے کا نفقہ باپ پر ہے

5......بیوی الگ ہوگئی ہو تب بھی شریعت میں لڑکے کو سات سال کی عمر تک ماں پرورش میں رکھ سکتی ہے۔

6......بیوی الگ ہوگئی ہو تب بھی شریعت میں لڑکی کو بالغ ہونے تک کی عمر تک ماں پرورش میں رکھ سکتی ہے۔

7......اس دوران ماں بچے کا نفقہ اور اس کی خدمت کا معاوضہ لے سکتی ہے۔

8......ماں دوسرے مذہب کی ہو تب بھی سات سال کی عمر تک پرورش کا حقدار ہے، کیونکہ اس کا بھی بچہ ہے۔

9......اگر ماں نہ ہو تو نانی پرورش کا زیادہ حقدار ہے۔

10......ماں بچے کو ملک سے باہر لیجانا چاہے تو باپ کی رضامندی ضروری ہے۔

1......[۳] تیسرا ہے والدین۔

2......اگر ماں باپ فقیر ہوں ان کے پاس کھانے کا نہ ہو تو اولاد پر انکا نفقہ واجب ہے۔

3......اگر ماں باپ کے پاس کھانے کا ہو تو اولاد پر اس کا نفقہ واجب نہیں ہے۔

4......اگر ماں باپ فقیر ہوں تو چاہے دوسرے مذہب کے ہوں تب بھی انکا نفقہ واجب ہے۔

5......کئی اولاد ہوں تو سب پر اس کے حصے کے مطابق نفقہ لازم ہوگا۔

6...... یہ اچھی بات نہیں ہے کہ والدین ایک بچے سے کئی گنا خرچ لے اور دوسری اولاد کو دیتے رہے۔

1......[۴] چوتھی: بالغ لڑکی ہو لیکن کما نہیں سکتی ہو، اور خرچ کی کوئی سبیل نہ ہو تو اس کا نفقہ بھی باپ پر واجب ہے۔

2......بالغ لڑکا ہو لیکن اپاہج ہے تو اس کا نفقہ باپ پر واجب ہے۔

1......[۵] بھائی، بہن اپاہج ہو نابینا ہو اور فقیر ہوں تو انکا نفقہ بھی واجب ہے۔

2......جس بھائی کو جتنی وراثت ملتی ہو اس حساب سے نفقہ واجب ہوگا۔

3......مثلا ایک بھائی ہے اور ایک بہن ہے تو بھائی پر دو دن، اور بہن پر ایک دن نفقہ واجب ہوگا، کیونکہ بھائی کی وراثت دوگنی ہے۔

4......اگر ان بھائی بہنوں کا دین الگ ہو تو پھر بھائی پر اس کا نفقہ لازم نہیں ہوگا

5......اگر آدمی خود فقیر ہو تو مجبور بھائی بہنوں کا نفقہ اس پر لازم نہیں ہوگا۔

﴿خلع کے احکام﴾

خلع کا ترجمہ ہے نکل جانا۔

1......شوہر سے نہ نبھتی ہو اور شوہر طلاق بھی نہ دے رہا ہو تو خلع کرے۔

2......خلع میں عورت مال دے، اور شوہر اس کے بدلے میں طلاق دے۔

3......اگر عورت کی شرارت ہو تو جتنا مال اس کو دیا ہے اتنا ہی اس سے لینا جائز ہے، اس سے زیادہ لینا مکروہ ہے۔

4......اگر شوہر کی شرارت ہو تو عورت سے مال لینا مکروہ ہے۔

5......خلع کرنے سے طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے۔

6......اگر شوہر خلع قبول کر لے اور بعد میں مکر جائے تب بھی طلاق بائنہ واقع ہو جائے گی۔ کیونکہ طلاق ایک مرتبہ واقع ہونے کے بعد واپس نہیں ہوتی۔

7......خلع کرتے وقت شوہر نے یہ شرط کی کہ مہر، عدت کا خرچ نہیں دوں گا تو وہ ساقط ہو جائیں گے۔

﴿نکاح کے فسخ کے احکام﴾

1 ......اگر شوہر اتنی شرارت کر رہا ہو کہ اس کے ساتھ جینا مشکل ہو، اور خلع بھی نہیں کر رہا ہو یا خلع میں اتنی رقم مانگتا ہو کہ دینا مشکل ہو تو پھر قاضی کے دار القضاء میں عورت اپنا مقدمہ دائر کرے، قاضی پوری تحقیق کرے گا، اگر واقعی شوہر ظلم کر رہا ہے، اور نبھنے کی کوئی شکل نہیں ہے تو وہ مندرجہ ذیل 18 اسباب میں سے کوئی ایک سبب ہو تو نکاح توڑ دئیں گے جسکو فسخ نکاح، کہتے ہیں۔ پھر عورت عدت گزار کر دوسرا نکاح کر لے۔

2......یاد رہے کہ خود کوئی آدمی نکاح نہیں توڑ سکتا ہے۔

3......قاضی کا توڑنا ضروری ہے، یا شرعی پنچائت توڑے۔

نــــوٹ : یہ 18 اسباب حیلۃ الناجزہ۔ مرتبہ مولانا اشرف علی تھانویؒ۔ اور حضرت قاضی مجاہد الاسلام [امارت شرعیہ پٹنہ (ہندوستان) کی کتاب مجموعہ قوانین اسلامی سے لئے گئے ہیں۔

اسباب فسخ نکاح 18 ہیں

(1) زوجین میں شقاق پایا جاتا ہو [یعنی شدید اختلاف ہو]

(2) شوہر زوجیت کا حقوق ادا نہ کرتا ہو۔

(3)شوہر کا استطاعت کے باوجود نفقہ نہ دیتا ہو۔

(4)شوہر بیوی کا نفقہ دینے سے عاجز ہو۔

(5)بیوی کو سخت مار پیٹ کرتا ہو

(6)شوہر کا مفقود الخبر ہو(یعنی کچھ پتہ نہ ہو کہ وہ کہاں ہے)

(7)شوہر کا غائب غیر مفقود ہونا(یعنی پتہ ہو کہ وہ کہاں ہے، لیکن آتا نہ ہو)

(8)ختلاف دارین کی وجہ سے حق زوجیت ادا نہ کر سکتا ہو

(9)شوہر کا وطی پر قادر نہ ہو(یعنی عنین ہو)

(10)شوہر کا مجنون ہو۔

(11)شوہر کا جذام، یا موذی مرض میں مبتلاء ہو۔

(12)غیر کفو میں نکاح کرا دیا ہو۔

(13)مہر میں غیر معمولی کمی کی ہو۔

(14)عورت کو دھوکہ میں ڈال کر نکاح کیا ہو۔

(15)خیار بلوغ ہو

(16)حرمت مصاحرت کی وجہ سے تفریق کے قابل ہو۔

(17)فساد نکاح کی وجہ سے تفریق کے قابل ہو۔

(18)غیر مسلم حاکم سے فسخ نکاح، کی ۶ صورتیں۔

﴿ایلاء کے احکام﴾

ایلاء کا ترجمہ ہے قسم کھانا۔

1...... یہاں ایلاء کا مطلب یہ ہے کہ چار ماہ تک بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھائے تو اس کو ایلاء کہتے ہیں۔

2......چار ماہ سے ایک دن بھی کم کی قسم کھائے تو ایلاء نہیں ہوگا۔

3......اگر بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم نہیں کھائی، یوں ہی کئی سال تک نہیں گیا تو ایلاء نہیں ہوگا، کیونکہ قسم نہیں کھائی۔

4......اگر قسم کھایا کہ کبھی بیوی کے پاس نہیں جاؤں گا تو اس میں چار ماہ آ گئے اس لئے ایلاء ہو جائے گا۔

5......قسم کھا کر چار ماہ تک نہ ملنے کی قسم کھائی تب ہی ایلاء ہوگا، بغیر قسم کے نہیں ہوگا۔

6......اگر چار ماہ کے اندر بیوی سے صحبت کر لی تو قسم کا کفارہ لازم ہوگا، کیونکہ قسم توڑی ہے۔اور اب ایلاء باقی نہیں رہے گا۔

7......شوہر کسی وجہ سے صحبت نہیں کر سکتا تو یہ کہہ دے ,فـئـتُ الیھـا، میں عورت سے مل گیا تو بھی ایلاء ختم ہو جائے گا۔

8......اور اگر واقعی چار ماہ تک نہیں گیا تو اب عورت کو ایلاء سے ایک طلاق بائنہ

واقع ہو جائے گی۔

9......اب وہ عدت گزار کر دوسری شادی کر لے۔

﴿ظہار کے احکام﴾

1......عرب میں ظہار کا رواج تھا۔

2......ظہر کا معنی ہے، پیٹھ۔

3......شوہر بیوی سے کہے تم میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہو، یعنی جس طرح ماں کی پیٹھ سے استفادہ کرنا میرے لئے حرام ہے اسی طرح تم بھی حرام ہو تو اس سے ظہار ہو جائے گا۔

4......اور اگر کہا تم میری ماں کی طرح ہو [اور ظہار کا لفظ نہیں بولا] تو ظہار نہیں ہوگا، کیونکہ یہ سمجھا جائے گا کہ تم میری ماں کی طرح محترم ہو۔

5......اگر کہے تم میری بہن کی پیٹھ کی طرح ہو تب بھی ظہار ہو گا۔

6......اور اگر کہے تم میری بہن کی طرح ہو تو اس سے بہن کی طرح احترام سمجھا جائے گا، اس لئے ظہار نہیں ہو گا۔

7......ظہار کرنے سے بیوی اس وقت حرام رہتی ہے جب تک ظہار کا کفارہ نہ دے۔

8......ظہار کا کفارہ ادا کرنے کے بعد بیوی حلال ہو جاتی ہے۔

9......ظہار کا کفارہ۔غلام آزاد کرے، وہ نہ ہو تو مسلسل ساٹھ روزے رکھے، وہ بھی نہ رکھ سکتا ہو تو ساٹھ مسکین کو کھانا کھلائے۔

10......یا ساٹھ مسکین کو آدھا آدھا صاع گیہوں دے۔

11......آدھا صاع گیہوں 1.769، ایک کیلو 769 گرام گیہوں ہوتا ہے۔

12......کفارہ ادا نہیں کیا اور بیوی سے صحبت کر لی تو استغفار کرے، کیونکہ یہ گناہ ہے

13......لیکن پھر بھی کفارہ دے، اب کفارہ دئے بغیر دوبارہ صحبت نہ کرے۔

﴿لعان کے احکام﴾

1......لعان کا ترجمہ ہے لعنت کرنا

2......اگر شوہر نے بیوی پر زنا کا الزام لگایا کہ اس نے زنا کرایا ہے۔اور عورت قاضی کے پاس اس کا مقدمہ دائر کر دے تو قاضی شوہر کو اس پر چار گواہ لانے کہے گا، اگر وہ چار عینی گواہ نہ لا سکے تو اس کو لعان کرنا ہوگا۔

3......اگر عورت نے قاضی کے پاس لعان کا مقدمہ دائر نہیں کیا تو لعان نہیں ہوگا

4......اگر قاضی کے پاس جانے سے پہلے الزام سے توبہ کر لیا تو لعان نہیں ہوگا

5......قاضی کے بغیر لعان نہیں ہوتا۔اس لئے کہ یہ حدود کی قسم میں سے ہے۔

6......لعان کی صورت یہ ہے۔ کہ پہلے شوہر چار مرتبہ قسم کھائے کہ میں اس تہمت لگانے میں سچا ہوں۔

7......پانچویں مرتبہ میں کہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر لعنت ہو۔

8......پھر عورت چار مرتبہ قسم کھا کر کہے کہ یہ مجھ پر الزام لگانے میں جھوٹا ہے، اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اگر میں اس میں جھوٹی ہوں تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو۔

9......عورت کے قسم کھانے کے بعد قاضی دونوں کے نکاح کو توڑ دے گا۔ اور یہ توڑنا طلاق بائنہ ہوگی۔

10......بعد میں شوہر اقرار کرے کہ میں جھوٹا ہوں تو اس بیوی سے نکاح کر سکتا ہے

﴿باب الحظر والاباحۃ کے احکام﴾

﴿کیا کام کر سکتے ہیں اور کیا نہیں کر سکتے اس کا بیان۔﴾

﴿پردے کے احکام﴾

1......عورت کا سر سے لیکر پاؤں تک ستر ہے اس کو چھپانا چاہے۔

2......شوہر کے لئے اس کو کھول سکتی ہے۔

3......عام حالات میں چہرہ، ہتھیلی، اور پاؤں کھول سکتی ہے، کیونکہ اس کے کھولنے کی ضرورت پڑتی ہے۔

4...... چہرہ حسن کی جگہ ہے اس لئے اس کو اجنبی مرد سے چھپائے تو بہتر ہے۔

5......اگر مرد کو یا عورت کو شہوت کا خطرہ ہو تو چہرے کو چھپانا ضروری ہے

6......لیکن اگر اس کو کھولنے کی سخت ضرورت ہو، مثلا دکان پر کھڑی ہے، یا کھیت میں کام کر رہی ہے، یا قاضی کے سامنے کھڑی ہے یا ڈرائیوری کر رہی ہے تو چہرہ کھول سکتی ہے اس لئے کہ اب کھولنے کی سخت ضرورت ہے۔

7......عورت کے حسن کو غور سے دیکھنا گناہ ہے، یہ نظر کا گناہ ہے۔

8......عورت کا عورت کے سامنے ناف سے لیکر گھٹنے تک ستر ہے اس کو نہ کھولے

9......باقی جگہ عورت کے سامنے کھل جائے تو حرج نہیں ہے، کیونکہ اس میں

شہوت کا خطرہ نہیں ہے۔

10......ستر کے اندر زخم ہے تو وہ جگہ ڈاکٹر کو دکھلا سکتی ہے۔

11......عورت پاؤں کے ٹخنے کے نیچے شلوار پہنے تو اس کے لئے جائز ہے۔

12......لیکن اتنا نیچا نہ پہنے کہ کپڑا زمین پر گھسٹتا جائے۔

13......مرد کا ستر ناف سے لیکر گھٹنے تک ہے، باقی جگہ عورت یا مرد کے سامنے کھل جائے تو حرج نہیں ہے۔

14......کھیل کے میدان میں یا کھیت میں کام کرتے وقت ناف سے گھٹنے تک کپڑا پہن کر کھیلے، اور کام کرے۔

15......نماز میں بہتر یہ ہے کہ پورا کپڑا پہنے تا کہ اللہ کے سامنے تہذیب کا اظہار ہو

16......مرد اپنی ذی رحم محرم عورت کا چہرہ، سر، پنڈلی بازو دیکھ سکتا ہے۔

17......اور ضرورت پڑ جائے تو اس کو چھو بھی سکتا ہے۔

18......البتہ پیٹھ، پیٹ، اور ران نہیں دیکھ سکتا۔

﴿عزل کا بیان﴾

1......عزل کا معنی ہے صحبت کرتے وقت منی باہر نکال دے تا کہ حمل نہ ٹھہرے۔

2......بیوی کی اجازت سے عزل کرنا جائز ہے۔

3......اس خوف سے کہ بچوں کو کہاں سے کھلاؤں گا عزل کرنا مکروہ ہے، کیونکہ کھلانے کا مالک اللہ کی ذات ہے۔

4......حمل ٹھہرنے سے عورت کو بیماری کا خطرہ ہے تو عزل کرنا جائز ہے۔

5......ماہر ڈاکٹر کہے کہ حمل ٹہرنے سے بیماری کا خطرہ ہے تو رحم کو نکلوانا، یا اس کو بند کروانا جائز ہے۔

﴿کون سا کپڑا پہننا جائز ہے﴾

1......عورت کے لئے ریشم کپڑا پہننا حلال ہے

2......مرد کے لئے خالص ریشم کا پہننا حرام ہے۔

3......اگر تانا ریشم ہو اور بانا سوت ہو یا ریشم کے علاوہ ہو تو جائز ہے۔

4......اگر تانا سوت ہو اور بانا ریشم ہو تو جائز نہیں، کیونکہ بانا سے ہی کپڑا بنتا ہے

5......مرد کے لئے ٹخنے سے نیچے شلوار پہننا مکروہ ہے۔

6......عورت کے لئے جائز ہے۔

7......عورت ایسا کپڑا نہیں پہن سکتی جو مرد کے مشابہ ہو۔

8......عورت ایسا بال نہیں کٹوا سکتی جو مرد کے مشابہ ہو۔

9......عورت ایسا بناؤ سنگار نہیں کر سکتی جو مرد کے مشابہ ہو، یہ حرام ہے۔

10......مرد ایسا کپڑا نہیں پہن سکتا جو عورت کے مشابہ ہو۔

11......مرد ایسا بال نہیں کٹوا سکتا جو عورت کے مشابہ ہو۔

﴿کون سا زیور پہننا جائز ہے﴾

1......عورت کے لئے سونا چاندی دونوں پہننا جائز ہے۔

2......مرد کے لئے دونوں حرام ہیں۔

3......مرد صرف چاندی کی انگوٹھی پہن سکتا ہے۔

4......انگوٹھی کی مقدار ایک مثقال، یعنی 4.37 گرام چاندی ہو۔

5......مرد بچوں کو بھی سونا چاندی پہنانا حرام ہے۔

6......سونے چاندی کے برتن میں مرد اور عورت کے لئے کھانا، یا اس سے تیل لگانا جائز نہیں۔

7......پیتل، شیشہ، عقیق وغیرہ کو استعمال کرنا جائز ہے۔

8......مسجد کو سونے کے پانی سے نقش ونگار کرنا جائز ہے، البتہ بہت زینت کرنا

اچھا نہیں ہے۔

﴿نیل پالش اور پینٹ کے احکام﴾

1......عورت نے ایسا نیل پالش لگایا کہ کھال پر ایک پرت بیٹھ گیا، اب اس کے اندر پانی نہیں جاتا ہے تو اس پر وضو کرنے سے وضو نہیں ہوگا، کیونکہ پانی کھال تک نہیں پہنچا۔

2......ہاتھ میں ایسا پینٹ لگ گیا کہ اس کے نیچے پانی نہیں جاتا ہے تو اس پر وضو کا پانی بہانے سے وضو نہیں ہوگا، کیونکہ وضو کا پانی کھال تک نہیں پہنچا۔

3......اگر وضو کا پانی پینٹ کے اندر تک جا کر کھال تک پہنچ گیا تو اب وضو ہو جائے گا، اور اب نماز بھی ہو جائے گی۔

﴿قربانی کے احکام﴾

1......جو آدمی مالدار ہو اور اپنے گھر میں مقیم ہو اس پر قربانی واجب ہے۔

2......کوئی آدمی بقرعید کے دن، سال بھر کھا پی کر اور قرض کے علاوہ، ساڑھے سات تولہ سونا [87.48 گرام سونا] کا مالک ہو، تو اس پر قربانی واجب ہے۔

3......یا ساڑھے باون تولہ چاندی [612.36 گرام چاندی] کا مالک ہو تو، اس پر قربانی واجب ہے۔

4......یا ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کا مالک ہو، تو اسپر قربانی واجب ہے

5......قرض کو نکال کر اور سال بھر کھانے کے لئے اتنا سامان ہے جس کی قیمت باون تولہ چاندی کے برابر ہے تو اس پر قربانی واجب ہے۔

6......قربانی کے لئے نصاب پر سال گزرنا ضروری نہیں ہے، صرف قربانی کے دن نصاب کا مالک ہو تو قربانی واجب ہو جائے گی۔

7......کسی کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر روپیہ موجود ہے ۔لیکن اس پر اتنا قرض ہے کہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت باقی نہیں رہے گی، تو اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔

8......اگر کسی پر پچیس سال کے لئے قسط وار قرض ہے، تو یہ دیکھا جائے گا کہ اس سال کتنا روپیہ قرض میں دینا ہے وہ کم کر کے باقی مال ساڑھے باون تولہ چاندی

کے برابر ہے تو قربانی واجب ہوگی، کیونکہ ایک سال کا قرض ہی نکالا جاتا ہے۔

9......بعض مرتبہ مالدار آدمی اپنے میت کی جانب سے قربانی کر دیتے ہیں، اور اپنی جانب سے نہیں کرتے، اس سے اس آدمی پر واجب قربانی رہ جاتی ہے

10......پہلے اپنی جانب سے کرے، پھر استطاعت ہو تو میت کی جانب سے کرے، کیونکہ میت پر قربانی واجب نہیں ہے، صرف مستحب ہے

11......نابالغ بچے کے پاس مال ہے تو باپ اس مال سے قربانی کرے گا۔

12......مسافر پر قربانی واجب نہیں ہے، لیکن کر لے تو اچھا ہے۔

13......غریب پر قربانی واجب نہیں ہے۔

14......دسویں ذی الحجہ کے صبح صادق سے قربانی کا وقت شروع ہوتا ہے۔

15......شہر والے جس پر قربانی واجب ہے، عید کی نماز کے بعد قربانی کرے اس سے پہلے جایز نہیں ہے۔

16......دیہات والے جن پر عید کی نماز واجب نہیں صبح صادق کے بعد ہی قربانی کر سکتا ہے۔

17......قربانی تین دن کر سکتا ہے، دسویں، گیارہویں، اور بارہویں کی شام تک

18......بارہویں کی مغرب کے بعد قربانی جائز نہیں ہے۔

﴿کس جانور میں کتنے آدمی شریک ہوں﴾

1......اونٹ میں سات آدمی شریک ہوسکتا ہے۔

2......گائے، بیل، بھینس بھینسا، میں سات آدمی شریک ہوسکتا ہے۔

3......کسی آدمی کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو۔

4......سب کی نیت قربت کی ہو گوشت کھانے کی نہ ہو۔

5......ایک آدمی قربانی کی نیت کرے، دوسرا عقیقہ کی نیت کرے، تب بھی جائز ہے، کیونکہ اس کی نیت قربت کی ہے۔

6......بکری، بکرا، بھیڑ، بھیڑی ایک آدمی کی جانب سے ہوتا ہے۔

﴿قربانی کا جانور اچھا ہو﴾

1......گائے، بیل، بھینس، بھینسا، بکری، بکرا، خصی۔ اونٹ، اور اونٹنی کی قربانی کرے۔

2......جو پالتو جانور نہیں ہے اس کی قربانی جائز نہیں ہے۔

3......جیسے ہرن کی قربانی سے واجب ادا نہیں ہوگا۔

4......مرغی کی قربانی جائز نہیں ہے۔

5......قربانی کا جانور لنگڑا نہ ہو، کانا نہ ہو، دم کٹی نہ ہو کان کٹا نہ ہو۔

6......اتنا دبلا نہ ہو کہ مذبح تک نہ جا سکے۔

7......کوئی بھی عضو تہائی سے زیادہ کٹا ہوا نہ ہو، مثلا دم تہائی سے زیادہ کٹی نہ ہو۔

8......اگر تہائی سے کم کٹی ہے تو جائز ہے، اور تہائی سے زیادہ کٹی ہے تو جائز نہیں۔

9......اگر جانور کو سینگ نکلی ہی نہ ہو تب بھی جائز ہے۔

10......اگر سینگ ٹوٹ گئی ہو تب بھی قربانی جائز ہے۔

11......جو جانور بالغ ہو اس کی قربانی جائز ہے، نابالغ کی نہیں۔ عربی میں اس کو مسنہ کہتے ہیں۔

12......جانور میں بالغ ہونے کی علامت یہ ہے کہ دودھ کا دانت ٹوٹ کر نیا دانت نکل جائے، اسکو دانتا ہوا کہتے ہیں۔

13......اونٹ پانچ سال میں بالغ ہوتا ہے اس لئے اونٹ پانچ سال کا ہو۔

14......، گائے، بیل، بھینس، بھینسا دو سال میں بالغ ہوتے ہے۔ اس لئے یہ دو سال کے ہوں۔

15......بکری، بکرا ایک سال میں بالغ ہوتے ہیں، اس لئے یہ ایک سال کے ہوں

16......بھیڑ میں ایسا ہے کہ بالغ نہ ہوا ہو بلکہ بالغ ہونے کے قریب ہو اور موٹا تگڑا ہو تو قربانی جائز ہے۔

17......یعنی ایک سال کے قریب ہو تو قربانی جائز ہے۔

18......اگر قربانی نہ کر سکا اور اب ذی الحجہ کی بارہویں تاریخ گزر چکی تو اس رقم کو غریب پر صدقہ کرنا واجب ہے۔

﴿قربانی کا گوشت کون کھائے﴾

1......قربانی کا گوشت خود کھا سکتا ہے، رشتہ دار کو کھلا سکتا ہے، فقیر کو کھلا سکتا ہے، اور جمع کر کے رکھ بھی سکتا ہے۔

2......قربانی ہونے کے بعد اس کا گوشت غیر مسلم کو بھی کھلا سکتا ہے۔

3......بہتر یہ ہے کہ گوشت کا تین حصہ کرے، ایک حصہ خود کھائے، ایک حصہ رشتہ دار کو کھلائے، اور ایک حصہ فقیر میں تقسیم کرے۔

4......لیکن فیملی بڑی ہے اس لئے سب گوشت خود کھالیا تب بھی جائز ہے

﴿قربانی کی کھال کے احکام﴾

1......اگر قربانی کی کھال خود استعمال کر لیا مثلا جوتا بنالیا تو جائز ہے۔ یا کسی کو ہدیہ کر دیا تو جائز ہے۔

2......اب اس کی قیمت صدقہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

3......اور اگر قربانی کی کھال یا کوئی چیز بیچ دی تو اب اس کو خود استعمال نہیں کر سکتا

بلکہ اس رقم کو فقیر کو دینا ہوگا۔

4...... برطانیہ میں گورمنٹ جانور کی کھال کو قربانی کرنے والے کو نہیں دیتی، بلکہ خود رکھ لیتی ہے، ایسی صورت میں چونکہ قربانی کرنے والے نے کھال کو کسی کے ہاتھ میں بیچا نہیں اور اس کے پاس اس کی قیمت نہیں آئی اس لئے مالک کو اپنی جیب سے پونڈ صدقہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

5...... قربانی کا گوشت یا کھال اجرت میں قصائی کو دینا جائز نہیں۔

6...... بہتر یہ ہے کہ خود جانور کو ذبح کرے، لیکن اس کی اجازت سے کسی اور نے کر دیا تب بھی جائز ہے۔

7...... یہودی یا نصرانی نے قربانی کر دی تو ہو جائے گی، لیکن مکروہ ہوگی۔

8...... کہتے ہیں کہ آج کل یہودی اور نصرانی بسم اللہ پڑھے ذبح کرتے ہیں، اگر ایسا ہے تو اس کی کی ہوئی قربانی جائز نہیں۔

9...... اگر ہندوستان کا آدمی سعودی عربیہ میں قربانی کرے جو ایک دن پہلے ہوتی ہے تو اس بارے میں اصحاب فتوی کا اختلاف ہے، لیکن میرا ناقص خیال ہے کہ قربانی ہو جائے گی، کیونکہ مال جو قربانی کا اصل سبب ہے وہ موجود ہے۔

10...... اگر انگلینڈ کا آدمی ہندوستان میں قربانی کروائے جو عموما ایک دن بعد ہوتی ہے تو قربانی ہو جائے گی، کیونکہ قربانی والے پر بھی قربانی کا وقت گزر چکا ہے۔

11......جو قربانی کر رہا ہو بہتر یہ ہے کہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے دسویں تاریخ تک اپنے بال اور ناخن نہ کٹوائے۔

﴿ذبح کرنے کے احکام﴾

1......مسلمان کا ذبح کرنا حلال ہے۔

2......یہودی، یا نصرانی کا ذبیحہ حلال ہے، لیکن آج کل یہ لوگ اپنے مذہب کے مطابق بھی بسم اللہ پڑھ کر ذبح نہیں کرتے اس لئے اس کا ذبح کیا ہوا حرام ہوگا۔

3......کافر بسم اللہ پڑھ کر بھی ذبح کرے تب بھی حلال نہیں ہوگا۔

4......بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرے تب حلال ہوگا۔

5......اگر جان کر بسم اللہ چھوڑ دیا تو حلال نہیں ہوگا۔

6......اگر بھول کر بسم اللہ چھوٹ گیا تو حلال ہوگا۔

7......اگر مشین کے ذریعہ ذبح کیا اور اس پر بسم اللہ کا ٹیپ لگا دیا تو حلال نہیں ہوگا، کیونکہ مسلمان نے حلال نہیں کیا۔ اور نہ اس پر مسلمان نے بسم اللہ پڑھا۔

8......حلق اور سینہ کے درمیان جو ہڈی ہے اس پر چھری چلا کر ذبح کرے۔

9......ذبح میں چار رگ کاٹنے سے جانور حلال ہوتا ہے۔

10......دو رگیں گلے کے دونوں جانب ہوتے ہیں، اسسے خون دماغ میں جاتا ہے

11......تیسرا کھانے کی نالی ہے، اور چوتھا سانس لینے کی نالی ہے۔

12......اگران چار میں سے تین کاٹ دیئے جائیں تب بھی حلال ہوجائے گا۔

13......اگراس سے کم کٹا تو حلال نہیں ہوگا، کیونکہ اکثر نہیں کاٹا گیا۔

14......اگرگردن کی جانب سے کاٹا اور یہ رگیں کٹ گئیں تو حلال ہوجائے گا، لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔

15......اگرگردن کی جانب سے کاٹا اوران رگوں میں تین نہیں کٹی تو حلال نہیں ہوگا

16......اگرگردن کی جانب سے کاٹا اور مرنے سے پہلے تین رگیں کاٹ دی تو جانور حلال ہوجائے گا۔

17......اگر جانور کو کرنٹ دیکر، یا پانی میں ڈال کر بیہوش کیا، لیکن مرنے سے پہلے ذبح کردیا تو حلال ہوگا۔

18......اوراگر مرنے کے بعد ذبح کیا تو حلال نہیں ہوگا۔

19......بیہوش جانور میں زندہ ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ سانس لے رہا ہو۔

20......کسی بھی تیز دھاردار چیز سے ذبح کرنا جائز ہے، مثلا چھری، بلیڈ وغیرہ۔

21......جو چیز دھاردار نہ ہو یا دھاردار ہو لیکن تیز نہ ہواس سے جانور کو تکلیف ہوتی ہے اس لئے اس سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔

22......جو جانور بھاگ گیا ہو اور قبضے میں نہیں آتا ہو اس کو بسم اللہ پڑھ کر دور

سے نیزہ مار دے، یا تیر مار دے اور زخمی کر دے یہ نیزہ کہیں بھی لگے ،اس سے وہ مر جائے تو حلال ہو جائے گا۔ کیونکہ یہاں مجبوری ہے۔

23......اونٹ میں مستحب یہ ہے کہ نحر کرے۔

24......نحر کا طریقہ یہ ہے کہ حلق میں جو اوپر سے لیکر نیچے تک نالی سی محسوس ہوتی ہے اس میں اوپر سے لیکر نیچے تک چھری سے پھاڑ دے، اس سے خون نکل جائے گا، اور جانور حلال ہو جائے گا، اسی کو نحر کرنا کہتے ہیں۔

25......اور جانور میں ذبح کرنا بہتر ہے، لیکن اس کو بھی نحر کر دیا اور تین رگ کٹ گئی تو حلال ہو جائے گا۔

26......گابھن مادہ کو ذبح کیا اور اس سے بچہ نکلا، تو گائے حلال ہے۔

27......اگر بچہ زندہ ہے اور اس کو الگ سے ذبح کیا تو بچہ حلال ہوگا، اور بچہ مردہ نکلا تو حلال نہیں ہوگا،

28......یا بچہ زندہ نکلا لیکن اس کو ذبح نہیں کیا اور وہ مر گیا تو وہ حلال نہیں ہوگا۔

29......مرغی کو ذبح کرنے کے بعد گرم پانی میں اتنی دیر تک ڈالے رکھا کہ پیٹ کی گندگی کا اثر گوشت میں آ گیا تو اب اس کا کھانا مکروہ ہے، تاہم حلال ہے۔

30......لیکن صرف پر کو بھگانے کے لئے تھوڑی دیر گرم پانی میں رکھا، اور گندگی کا کوئی بھی اثر گوشت میں نہیں آیا تو اس کا کھانا حلال ہے۔

﴿کون سا جانور حلال ہے﴾

1......جو جانور دانت سے شکار کر کے گوشت کھاتا ہو وہ حلال نہیں ہے، جیسے شیر، بندر وغیرہ۔

2......ایسے جانور کے اگلے دونوں دانت نکیلے ہوتے ہیں، اس کو عربی میں ,ذی ناب، کہتے ہیں۔

3......سور حلال نہیں۔ یہ نجس العین ہے۔

4......جو اڑنے والے پرندے پنجے سے شکار کر کے کھاتے ہوں وہ بھی حلال نہیں ہیں، جیسے کوا، چیل، وغیرہ۔

5......ایسے پرندے اپنے ناخن اور پنجے سے گوشت پکڑتے ہیں، اس کو عربی میں ,ذی مخلب، کہتے ہیں۔

6......کوا تین قسم کے ہوتے ہیں [۱] ایسا کوا جو مرغی کے بچوں کا شکار کرتا ہے،، اور تھوڑا سا سفید مائل ہوتا ہے، یہ حلال نہیں۔ کیونکہ یہ شکار کرتا ہے۔

7......[۲] دوسرا کوا اس سے تھوڑا سا بڑا ہوتا ہے اور پہلے کوے سے زیادہ کالا ہوتا ہے، یہ بھی حلال نہیں ہے، کیونکہ یہ بھی گوشت کھاتا ہے۔

8......[۳] تیسرا کوا میں نے انگلینڈ میں دیکھا ہے، یہ کوے کی طرح ہوتا ہے، لیکن گوشت نہیں کھاتا بلکہ کھیت میں دانہ چگتا رہتا ہے، یہ حلال ہے۔، اس کو عربی

میں ,غراب الزرع ،[کھیتی کا کوا] کہتے ہیں

9......زمین کے کیڑے مکوڑے حلال نہیں ہیں۔

10...... پالتو گدھے اور خچر حلال نہیں۔

11......جنگلی گدھا حلال ہے۔

12......گھوڑے کا گوشت مکروہ ہے۔

13......خرگوش حلال ہے۔

14......سمندر کے جانور میں سے صرف مچھلی حلال ہے۔

15......اگر مچھلی ندی میں مر کر پھول گئی اور پانی کے اوپر آ گئی تو اب حلال نہیں ۔کیونکہ یہ اب سڑ گئی۔

16...... جھنگا مچھلی اصل میں کیڑا ہے،لیکن عرف میں اس کا شمار مچھلی میں ہے اس لئے حلال ہے،لیکن مکروہ ہے۔

17...... بام مچھلی، مچھلی ہے اس لئے اس کو کھانا جائز ہے۔

18......ٹڈی کو ذبح کئے بغیر بھی حلال ہے اور اس کا کھانا جائز ہے،شریعت نے بعض چیزوں کی خصوصی اجازت دی ہے۔

19......ایسا جانور جو حلال نہیں ہے اس کو ذبح کر دیا تو چونکہ اس سے خون نکل گیا اس لئے ایسی چیز جس میں خون سرایت نہیں کرتی وہ پاک ہوگئی ، اب اس کو

استعمال کرنا جائز ہے، مثلا اس کی کھال پاک ہوگئی، اس پر نماز پڑھ سکتا ہے، اس کی سینگ، ہدی پاک ہوگئی۔

20......البتہ اس جانور کی کوئی چیز کھانا جائز نہیں کیونکہ یہ حرام ہے۔

21......سور کو ذبح کرنے سے بھی اس کی کوئی چیز حلال نہیں ہوگی، کیونکہ وہ نجس العین ہے۔

22......آدمی کو ذبح کرنے سے بھی اسکی کوئی چیز حلال نہیں ہوگی، کیونکہ وہ محترم ہے۔

شکار کے احکام

چار طریقوں سے شکار کیا جاتا ہے [۱] کتے کے ذریعہ [۲] شقرہ اور باز کے ذریعہ [۳] تیر کے ذریعہ [۴] بندوق کے ذریعہ۔

1......اصل تو بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرنا ہے، لیکن مجبوری کی وجہ سے شکار میں کچھ شرطوں کے ساتھ جانور زخمی ہو جائے اور جسم کے کسی حصے سے بھی تھوڑ سا خون نکل جائے تو حلال ہو جاتا ہے۔

2......[۱] کتا، یا باز، یا صقرہ سکھایا ہوا ہو اور بسم اللہ پڑھ کر شکار پر چھوڑے، اور وہ زخمی کر دے جس سے جانور مر جائے تب بھی حلال ہے۔

3......لیکن کتا، یا باز، یا صقرہ سکھایا ہوا نہیں ہے، یا سکھایا ہوا ہے لیکن بسم اللہ کہہ کر شکار پر نہیں چھوڑا، کتے، یا باز، یا صقرے نے خود ہی شکار کر لیا اور جانور مر گیا تو یہ جانور حلال نہیں ہے۔

4......ان غیر تعلیم یافتہ جانوروں نے شکار کیا لیکن ابھی شکار شدہ جانور زندہ ہے اور اس کو ذبح کر لیا تو اب حلال ہو جائے گا۔

5......اگر کتے نے زخمی نہیں کیا بلکہ گلا گھونٹ دیا جس سے جانور مر گیا تو حلال نہیں، اتنا زخمی کرنا جس سے کچھ خون نکلے ضروری ہے۔

6...... یہ بدن کے کسی جگہ سے خون نکلنا ہی ذبح کے قائم مقام سمجھا جائے گا۔

7......کتا تین مرتبہ شکار کر کے نہ کھائے ، بلکہ مالک کے لئے چھوڑ دے تو کتا سکھایا ہوا سمجھا جائے گا۔

8......باز اور صقرہ کو مالک جب بلائے تو آجائے تو اس کو سکھایا ہوا سمجھا جائے گا

9......[۳] بسم اللہ کہہ کر تیر مارا اور جانور زخمی ہوا اور تھوڑا خون بھی نکلا، اور مر گیا تو حلال ہے، کیونکہ بسم اللہ پڑھ کر تیر مارا ہے۔

10......اگر بسم اللہ پڑھے بغیر تیر مارا اور جانور مر گیا تو حلال نہیں ہے، کیونکہ بسم اللہ نہیں پڑھا۔

11......اگر تیر مارا لیکن دھار والا حصہ جانور کو نہیں لگا بلکہ لکڑی والا حصہ لگ گیا اور جانور مر گیا تو حلال نہیں ہوگا، کیونکہ کچھ بھی خون نہیں نکلا۔

12......اگر جانور کو زندہ پایا تو اس کو ذبح کرنا ضروری ہے تب ہی حلال ہوگا، کیونکہ ذبح پر قادر ہو گیا۔

13......اگر ایسا شبہ ہو کہ بسم اللہ والی تیر سے نہیں مرا ہے، بلکہ پانی سے مرا ہے، یا پہاڑ پر گرنے کی وجہ سے جانور مرا ہے تو اب حلال نہیں۔

14......اگر جانور کو تیر کا دھار دار حصہ نہیں لگا بلکہ لکڑی والا حصہ لگا اور مر گیا تو حلال نہیں، ہاں اس لکڑی والے حصے نے بھی زخمی کر دیا تو حلال ہو جائے گا۔

15......[۴] بندوق کی گولی سے جانور مرے تو حلال نہیں، ہاں اس کو ذبح کر

لے تو اب حلال ہوگا

16......بندوق کی گولی دھار دار نہیں ہوتی ، بلکہ اس کے پیچھے آگ لگانے والا مسالہ ہوتا ہے، اس کی طاقتور زور سے گولی کا ٹکڑا جسم میں گھس جاتا ہے۔

17......کافر کے شکار کرنے سے جانور مر جائے تو حلال نہیں، کیونکہ مسلمان نے بسم اللہ پڑھ کر شکار نہیں کیا۔

کن شرابوں کو پینا حرام ہے

1 ......انگور کے کچے رس کو اتنی دیر چھوڑ دے کہ اس میں جھاگ آنے لگے، اور گاڑھا ہو جائے، اور اس میں جوش مارنے لگے اور نشہ آجائے، تو اس کو, خمر، کہتے ہیں۔ یہ اصلی خمر ہے۔

2 ......انگور کے رس کو اتنا پکائے کہ دو تہائی جل جائے، پھر اس کو چھوڑ دے کہ جوش مارنے لگے، اور نشہ آجائے تو یہ بھی خمر ہے۔

3......خمر کا ایک قطرہ بھی ناپاک ہے، وہ جسم، یا کپڑے پر لگے تو نماز جائز نہیں۔

4......خمر کا ایک قطرہ کا پینا حرام ہے، چاہے نشہ نہ آئے۔

5...... کھجور کی شراب، کا حکم بھی انگور کی شراب کی طرح ہے۔

6......انگور اور کھجور کی شراب کے علاوہ جتنی چیزوں کی شراب، یا پینے کی چیز ہے اس کا حکم یہ ہے کہ اگر اس میں نشہ آگیا ہو تو اس کا پینا حرام ہے، اور اگر اس میں نشہ نہ آیا ہو تو اس کا پینا حرام نہیں ہے۔

7......پھر بھی اس کو نہیں پینا چاہئے، کیونکہ وہ حرام کی طرف بلانے والا ہے۔

8......انگور کا رس جس میں جھاگ نہ آیا ہو، یا کسی چیز کا رس جس میں جھاگ نہ آیا ہو، اور نشہ نہ ہوا ہو جائز ہے۔

9...... انگور کی شراب کے علاوہ جتنی چیزوں کی شراب ہے وہ ناپاک نہیں ہے،

جسم، یا کپڑے پر لگ جائے تو جسم اور کپڑا ناپاک نہیں ہوگا۔

﴿تاڑی کے احکام﴾

1......تاڑی میں نشہ آچکا ہو تو اس کا پینا حرام ہے۔

2......اگر تاڑی میں نشہ نہ آیا ہو تو اس کا پینا جائز ہے، تاہم اچھا نہیں ہے، کیونکہ عادت پڑنے کے بعد نشہ والی تاڑی سے بھی پرہیز نہیں کر پاتا۔

﴿تمباکو اور بھنگ کے احکام﴾

1......وہ نشہ ور چیز جو جامد اور خشک ہے، جیسے تمباکو، اس کا حکم یہ ہے کہ اگر اتنا پیئے کہ نشہ آجائے تو حرام ہے، لیکن اتنا پیئے کہ نشہ نہ آئے اس کی گنجائش ہے۔

2......بہر حال مکروہ ہے، کیونکہ عادت پڑنے کے بعد چھوٹتی نہیں ہے۔

3......افیون، گانجا، بھنگ، خشک اور جامد ہے، لیکن اس میں تمباکو سے زیادہ نشہ ہے اس لئے اس کو نہ پیئے۔

4......شریعت اس نشے کا اعتبار کرتی ہے جو ظاہر ہو، جو نشہ مشین کی باریک بینی سے نکالی گئی ہو اس کا اعتبار نہیں ہے، کیونکہ مشین چھوٹی چھوٹی چیز میں بھی الکحل [نشہ] نکال دیتی ہے۔

﴿پرفیوم اور عطر کے احکام﴾

1 ...... پرفیوم، اسپرے، اور عطر میں الکحل ہوتا ہے، پس اگر انگور کی شراب [خمر] اس میں شامل ہے تو ایسے پرفیوم کے لگانے سے کپڑا اور جسم ناپاک ہوگا۔ اور اگر خمر کی شراب اس میں شامل نہیں تو کپڑا، اور جسم ناپاک نہیں ہوگا، لگانے کی گنجائش ہے، البتہ احتیاط بہتر ہے، کیونکہ شراب کا استعمال ہے۔

2 ...... اگر پرفیوم میں شراب کا استعمال نہیں ہے، لیکن مشین اس میں الکحل [نشہ] بتلاتی ہے تو اس کا اعتبار نہیں ہے، کیونکہ شریعت میں ظاہری شراب کی حرمت ہے۔ مشین کی باریک بینی کا نہیں۔

﴿دوائی میں نشہ آور چیز ملی ہو اس کے احکام﴾

1 ...... اگر دوائی میں انگور کی شراب ملائی ہو تو چونکہ انگور کی شراب ناپاک ہے اس لئے یہ دوائی ناپاک ہوگی، اور اس کا کھانا جائز نہیں ہوگا، لیکن اگر بہت مجبوری ہو تو امام محمدؒ کے یہاں اس کی گنجائش ہے۔

2...... اگر دوائی میں انگور کے علاوہ کسی اور چیز کی شراب ملائی ہو تو وہ ناپاک نہیں ہے، اور دوائی میں ظاہری نشہ نہ آیا ہو تو اس کا پینا جائز ہے۔ کیونکہ شریعت میں ظاہری نشہ کا اعتبار ہے۔

﴿قسم کھانے کے احکام﴾

1......قسم کھانے کی تین صورتیں ہیں۔[ا] جھوٹ قسم [۲] منعقدہ قسم [۳] لغو قسم۔

2......[ا] یمین غموس [جھوٹ قسم] کوئی کام ہو چکا ہواوراس کو معلوم بھی ہو کہ ہو چکا ہے، پھر بھی اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ نہیں ہوا۔ یہ بالکل جھوٹ قسم [یمین غموس] ہے۔

3......مثلا روپیہ نہیں دیا ہے اور قسم کھا کر کہے کہ دے دیا ہے یہ جھوٹ قسم [یمین غموس] ہے یعنی گناہ میں ڈوبا ہوا قسم۔

4......جھوٹ قسم پر کفارہ نہیں ہے، یہ کبیرہ گناہ ہے اس پر اللہ سے توبہ کرے۔

5......[۲] دوسری قسم ،لغو قسم۔ایک آدمی نے روپیہ دیا نہیں تھا لیکن اس کو یقین ہے کہ روپیہ دیا ہے،اس پر اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ میں نے دے دیا ہے تو یہ لغو قسم ہے۔کیونکہ یہ جھوٹ قسم نہیں کھا رہا ہے بلکہ اپنے یقین پر قسم کھا رہا ہے۔

6......لغو قسم پر کفارہ بھی نہیں ہے اور استغفار بھی نہیں ہے، کیونکہ جھوٹ نہیں بولا

7......لیکن بار بار لغو قسم نہیں کھانا چاہئے۔

8......[۳] تیسری قسم ,منعقدہ قسم ، ہے۔آدمی آئندہ کے بارے میں اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ میں ایسا کر دوں گا،تو یہ منعقدہ قسم [یمین منعقدہ] ہے۔

9......اس کام کو کرلیا تو ٹھیک ہے۔اب اس پر کفارہ نہیں ہے۔

10 ......اگراس کام کونہیں کیا تو اب قسم میں حانث ہوگیا، اب اس کو کفارہ دینا پڑے گا۔

11 ......مثلاقسم کھا کر کہا کہ میں زید کو کھانا کھلاؤں گا، لیکن نہیں کھلایا تو اب یہ قسم میں حانث ہوگیا اب کفارہ دینا ہوگا۔

12 ......جان کر قسم کھائی، یا بھول کر قسم کھائی، یا کسی نے زبردستی کی جس کی وجہ سے قسم کھائی، تینوں صورتوں میں قسم ہوجائے گی، اور حانث ہونے پر کفارہ لازم ہوگا

13 ......یا جان کر قسم توڑی، یا بھول کر قسم توڑی، یا کسی نے قسم توڑنے پر زبردستی کی جسکی وجہ سے قسم توڑی، تینوں صورتوں میں کفارہ لازم ہوگا، قسم میں جان کر، بھول کر، یا زبردستی تینوں کا حکم ایک ہی ہے۔

﴿کس طرح قسم کھانے سے قسم منعقد ہوتی ہے﴾

1 ......اللہ کے ننانوے نام میں سے کسی ایک نام سے قسم منعقد ہوتی ہے۔

2 ......مثلا کہے اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں، رحمٰن کی قسم کھا کر کہتا ہوں، تو اس سے قسم منعقد ہوگی۔

3 ......اللہ کے ننانوے نام کے علاوہ سے قسم منعقد نہیں ہوگی۔

4......مثلا کہے قرآن کی قسم کھا کر کہتا ہوں، یا نبی کی قسم کھا کر کہتا ہوں، یا کعبہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں تو اس سے قسم منعقد نہیں ہوگی۔ کیونکہ یہ اللہ کا نام نہیں ہیں۔

5......اگر کہا کہ اگر میں نے یہ کام کیا تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو تو قسم نہیں ہوگی، کیونکہ یہ اللہ کا نام نہیں ہے اس کی صفت ہے، اور صفت سے قسم منعقد نہیں ہوتی۔

6......اگر کہے, اگر میں نے یہ کام کیا تو میں یہودی ہوں، یا نصرانی ہوں، یا میں کافر ہوں تو اس سے قسم منعقد ہو جائے گی۔

7......اگر کہے کہ مجھ پر اس کی نذر ہے تو اس سے بھی قسم منعقد ہو جائے گی۔

قسم کا کفارہ کیا ہے

1......قسم کا کفارہ دس مسکین کو کھانا کھلائے۔ یا دس مسکین کو کپڑا پہنائے۔

2......کھانا کھلانے کا مطلب یہ ہے کہ ایک وقت بھر پیٹ کھانا کھلائے۔

3......یا دس مسکین کو ایک ایک صاع گیہوں جو ایک کیلو 769 گرام گیہوں ہوتا ہے وہ دے دے۔

4......یا دس مسکین کو کپڑا پہنائے، کپڑا اتنا ہو کہ اس میں نماز جائز ہو جائے۔ یعنی ایک لنگی، کافی ہے۔ اس سے زیادہ بھی دے سکتا ہے۔

5......اگر کھانا بھی نہیں کھلا سکتا ہے اور کپڑا بھی نہیں پہنا سکتا ہے، تب یہ ہے کہ تین روز تک مسلسل روزہ رکھے۔

6......اگر درمیان میں ایک روز چھوڑ دیا تو دوبارہ مسلسل تین دن روزے رکھے

7......گویا کہ تین چیزیں قسم توڑنے کا کفارہ ہوئیں۔ اب غلام نہیں ہے اس لئے اس کو چھوڑ دیا۔

8...... پہلے قسم توڑے پھر کفارہ دے اگر پہلے کفارہ دے دیا پھر قسم توڑا تو یہ کفارہ کافی نہیں ہوگا، پھر سے کفارہ ادا کرنا ہوگا۔

9......اگر کسی گناہ کے کرنے پر قسم کھالی تو بہتر یہ ہے کہ اس قسم کو توڑ دے اور کفارہ ادا کر دے، کیونکہ گناہ کرنا اچھی بات نہیں ہے۔

10......اگر کسی آدمی نے اپنے اوپر کوئی حلال چیز حرام کر لی، مثلا کہا کہ اللہ کی قسم روٹی مجھ پر حرام ہے ،تو روٹی حرام نہیں ہوگی، حلال ہی رہے گی، لیکن چونکہ قسم کھائی ہے اس لئے اس کو استعمال کرے گا تو کفارہ ادا کرنا ہوگا۔

11......اگر اللہ کی قسم کے ساتھ ہی ان شاء اللہ، کہہ دیا تو اب قسم منعقد نہیں ہوگی، اور حانث ہونے پر کفارہ لازم نہیں ہوگا، کیونکہ قسم ہی منعقد نہیں ہوئی۔

12......اور اگر قسم کھائی اور تھوڑی دیر کے بعد ان شاء اللہ کہا تو چونکہ ان شاء اللہ قسم کے جملے کے ساتھ متصل نہیں ہے اس لئے قسم منعقد ہو جائے گی، اور حانث

ہونے کا کفارہ لازم ہوگا۔

13 ......اگر کسی کام کے کرنیکی قسم کھائی اور دن متعین نہیں کی، اور وہ کام نہیں کیا تو موت کے وقت سمجھا جائے گا کہ اس نے یہ کام نہیں کیا اور موت کے وقت حانث ہوگا، اور اس وقت کفارہ لازم ہوگا۔

14 ......اگر قسم کھائی کہ مثلا جمعہ کے دن یہ کام کروں گا، اور جمعہ کا دن گزر گیا اور وہ کام نہیں کیا تو اب حانث ہوگیا، اس لئے کفارہ لازم ہوگا۔

﴿ہبہ کے احکام﴾

1......کوئی چیز کسی کو مفت دے دے اس کو ہبہ کہتے ہیں۔

2...... ہبہ مکمل ہونے کے لئے قبضہ ہونا شرط ہے، پس اگر ہبہ کرنے والے نے کہا کہ فلاں چیز دوں گا لیکن ابھی تک اس چیز پر قبضہ نہیں دیا تو وہ چیز ہبہ لینے والے کی نہیں ہوئی، ہبہ کرنے والا مکرنا چاہے تو مکر سکتا ہے، البتہ مکرنے سے وعدہ کی خلافی ہوگی۔

3...... ہبہ مکمل ہونے کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ وہ چیز تقسیم شدہ ہو، اگر چیز تقسیم شدہ نہیں ہے تو اب اس کو شریک سے تقسیم کرنی پڑے گی۔ اس لئے ابھی اس کا ہبہ کرنا مکمل نہیں ہوا۔

4......اگر ابھی ہبہ کیا اور بعد میں اس کو تقسیم کر کے حوالہ کر دیا تو اب ہبہ مکمل ہوا۔

5......ہاں ایسی چیز جو تقسیم کرنے سے بیکار ہو جائے گی، جیسے غسل خانہ تو اس کو تقسیم کرنے سے پہلے بھی ہبہ کر سکتا ہے۔

6......ایک آدمی نے دو آدمیوں کو ایک گھر ہبہ کیا تو ابھی ہبہ مکمل نہیں ہوا، کیونکہ یہ تقسیم شدہ نہیں ہے، ہاں جب اس گھر کو تقسیم کر دے گا تو اب ہبہ مکمل ہو جائے گا

7 ......دو آدمیوں نے ایک آدمی کو ہبہ کیا تو یہ ہبہ مکمل ہو گیا، کیونکہ دونوں کا حصہ ایک ہی آدمی کے پاس ہے اس لئے تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس لئے ہبہ

مکمل ہو گیا۔

8 ...... چھوٹے بچے کو ہبہ کیا تو اس کا باپ اس پر قبضہ کرے گا۔ کیونکہ بچے کو تو عقل ہی نہیں ہے۔

9...... اگر ماں کی گود میں پل رہا ہو تو ماں اس پر قبضہ کرے گی، اگر یتیم ہے اور ولی کے تحت میں ہو تو ولی اس پر قبضہ کریں گے۔

﴿ہبہ کی ہوئی چیز کو ہبہ کرنے والا واپس لے سکتا ہے﴾

1 ...... ہبہ کی ہوئی چیز کو ہبہ کرنے والا واپس لے سکتا ہے۔

2 ...... لیکن واپس لینے کے لئے یہ ضروری ہے کہ دونوں واپس لینے کے لئے راضی ہوں۔

3...... یا حاکم کے فیصلے کے بعد واپس لے سکتا ہے۔

4...... اگر ہبہ لینے والا واپس دینے پر راضی نہیں ہے تو واپس نہیں لے سکتا۔

﴿یہ سات بات پائی جائیں تو ہبہ کرنے والا واپس نہیں لے سکتا ہے﴾

مندرجہ ذیل سات باتیں ہو جائیں تو اب واپس نہیں لے سکتا۔

1......[۱] اگر ذی رحم محرم ہو۔، مثلا ماں، باپ، بھائی، بہن کو ہبہ کیا تو واپس نہیں لے سکتا۔ کیونکہ رشتہ داری ہی اس کا بدلہ ہو گیا۔

2......[۲] اگر بیوی نے شوہر کو کوئی چیز ہبہ کی ہے تو واپس نہیں لے سکتی۔

3......[۳] اگر شوہر نے بیوی کو کوئی چیز ہبہ کی ہے تو شوہر واپس نہیں لے سکتا۔

4......[۴] اگر اجنبی کو ہبہ کیا اور وہ چیز ہلاک ہوگئی، یا اس کو بیچ دیا تو اب ہبہ کرنے والا اس کو واپس نہیں لے سکتا۔

5......[۵] ہبہ کی ہوئی چیز میں اضافہ ہو گیا، مثلا گائے میں بچہ ہو گیا، گھر تھا اس میں مزید کمرے بنوا دئے تو اب واپس نہیں لے سکتا۔

6......[٦] ہبہ کرنے والا، یا جسکو ہبہ کیا ہے وہ مر گیا تو اب وارث واپس نہیں لے سکتا۔

7......[۷] جسکو ہبہ کیا تھا اس نے ہبہ کا کچھ بدلہ دے دیا، اور ہبہ کرنے والے نے بدلے کے طور پر قبول کر لیا تو اب اس کو واپس نہیں لے سکتا۔

8......اگر ہبہ کیا اور یہ شرط لگائی کہ ہبہ لینے والا اس کا بدلہ دے گا، تو یہ بعد میں بیع

ہو جائے گی۔اور اس میں بیع کے سارے احکام جاری ہوں گے۔

نوٹ : نکاح کے وقت میاں بیوی ایک دوسرے کو خوش کرنے کے لئے بہت چیزیں دیتے ہیں، پھر جب جدا ہونے کی نوبت آتی ہے تو ہر چیز مانگتے ہیں، اس لئے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ دونوں نے ایک دوسرے کو بدلہ دے دیا ہے، چاہے زیادہ بدلہ دیا ہو یا کم بدلہ دیا ہو، لیکن بدلہ دے دیا ہے اس لئے کچھ بھی واپس نہیں لے سکتا۔

1 ...... ہاں اگر نکاح کرتے وقت گواہ بنا کر یہ کہہ دیا ہو، یا لکھوا دیا ہو کہ یہ چیز عاریت کے طور پر ہے اور صرف استعمال کے لئے دیتا ہوں بعد میں واپس کرلوں گا تو واپس لے سکتا ہے، ورنہ نہیں۔میاں بیوی کے جدا ہوتے وقت مکمل ثبوت ہونا چاہئے کہ واقعی یہ عارت کے طور پر دیا تھا تب ہی عاریت مانی جائے گی، ورنہ ہبہ مانا جائے گا، کیونکہ نکاح کے وقت لوگ ایک دوسرے کو ہبہ ہی کرتے ہیں۔

نوٹ؛ وارث کو کسی جائداد کی وصیت کرے تو باقی وارثین کی مرضی کے بغیر یہ وصیت کافی نہیں ہوتی، اس لئے اس کی صورت یہی ہوسکتی ہے کہ زندگی میں اس جائداد کو اس وارث کے نام ہبہ کر دیں، اور گھر، یا زمین، دکان پر اس کو قبضہ دے دیں، اور گورمنٹ کے یہاں اس کے نام پر لکھوا دیں، تو یہ زندگی میں ہبہ ہو جائے گا، اور موت کے بعد وارث اسکو واپس نہیں لے پائے گا۔

﴿صدقہ کے احکام﴾

1......ہبہ کی طرح صدقہ پر قبضہ کرنے کے بعد صدقہ لینے والا اس کا مالک ہوتا ہے

2......اگر صدقہ دینے والے نے کہا کہ میں صدقہ دیتا ہوں تو قبضہ سے پہلے یہ صرف وعدہ ہوگا۔

3......جو چیز تقسیم ہو سکتی ہو اس کو تقسیم کئے بغیر صدقہ کیا تو صدقہ لینے والا ابھی اس کا مالک نہیں بنے گا، ہاں جب تقسیم کر کے قبضہ دے گا تب اس کی ملکیت ہوگی۔

4......دو فقیر پر ایک ہی چیز صدقہ کیا تو قبضہ ہو جائے گا، کیونکہ یہ ایک اللہ کے ہاتھ میں گیا پھر فقیر کے ہاتھ میں گیا ہے۔

5......صدقہ کی چیز اس سے واپس نہیں لے سکتا۔ چاہے اس کا بدلہ نہ دیا ہو۔

﴿صدقہ کی دو قسمیں ہیں﴾

1......صدقہ کی دو قسمیں ہیں، صدقہ نافلہ اور صدقہ واجبہ۔

2......[۱] صدقہ نافلہ مالدار، اور ماں باپ کو بھی دے سکتا ہے، وہ ہدیہ کے درجے میں ہے۔

3......[۲] دوسرا صدقہ واجبہ، جیسے منت کا صدقہ، زکوۃ، اور صدقۃ الفطر، یہ مالدار کو نہیں دے سکتے، اور ماں، باپ اور بیٹے، بیٹی کو نہیں دے سکتا، اس کو فقیر کو

مالک بنانا ضروری ہے۔

4......البتہ بھائی، بہن، چچا ، چچازاد بھائی اگر غریب ہیں تو اس کو اپنی زکوۃ دے سکتا ہے اس لئے انکو صدقہ واجبہ بھی دے سکتا ہے۔

﴿منت کے احکام﴾

1......نذر کا معنی منت ہے۔

2......منت ماننا بھی قسم کے معنی میں ہے، اس لئے اگر مطلقا نذر مانی، مثلا یہ کہا کہ میں نذر مانتا ہوں کہ حج کروں گا تو اس پر حج کرنا واجب ہے اور حج ادا نہیں کی تو قسم کا کفارہ ادا کرے۔

3......اور اگر شرط کے ساتھ نذر مانی، مثلا یوں کہا کہ اگر میرا بیٹا امتحان میں پاس ہو جائے تو بیس آدمی کی دعوت کروں گا، پس اس کا بیٹا امتحان میں پاس ہو گیا تو بیس آدمی کی دعوت کرنا واجب ہوگا۔

4......اگر نذر میں یوں متعین کیا کہ فلاں بیس آدمی کو کھلاؤں گا تب تو فلاں ہی آدمی کو کھلائے، لیکن یہ متعین نہیں کیا تو اس مال کو مسکین کو کھلائے، کیونکہ نذر کا صدقہ واجبہ ہے، اور صدقہ واجبہ مسکین پر صدقہ کرنا واجب ہے۔

5......منت میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ منت ماننے والے کی نیت کیا تھی، جو اس کی

نیت ہوگی اسی اعتبار سے فیصلہ کیا جائے گا۔

6...... یہ منت مانی کہ میرا بیٹا تندرست ہو جائے تو بیس درہم صدقہ کروں گی تو یہ منت ہے، اور بیٹا تندرست ہونے کے بعد بیس درہم صدقہ کرنا واجب ہے، اس کو منت اور صدقہ واجبہ کہتے ہیں۔

7...... یہ مال مالدار نہیں کھا سکتا۔

8...... یہ مال ماں، باپ، اور بیٹا، بیٹی نہیں کھا سکتے، اس کا مصرف زکوۃ کا مصرف ہے

9......البتہ بھائی، بہن، چچا ، چچازاد بھائی اگر غریب ہیں تو اس کو اپنی زکوۃ دے سکتا ہے اس لئے انکو صدقہ واجبہ بھی دے سکتا ہے۔

10...... مسجدوں میں لوگ صدقہ کا مال [مثلا کھیر، بتاشا، شربت] دیتے ہیں اور جمعہ کے دن نمازیوں، اور بچوں میں تقسیم کرتے ہیں، پس اگر صدقہ نافلہ ہے تو مالدار کو بھی لینا جائز ہے، اور اگر صدقہ واجبہ ہے، مثلا منت کا مال ہے تو پھر مالدار کے لئے لینا جائز نہیں ہے۔ تقسیم کرنے سے پہلے مسجد میں تحقیق کر لینی چاہئے کہ یہ کون سا صدقہ ہے۔

11......اگر کسی عورت نے منت مانی کہ اگر میرا لڑکا بیماری سے ٹھیک ہو گیا تو میں مسجد میں بکرا دوں گی، تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ مسجد کی تعمیر کے لئے بکرا دیگی، اس لئے مسجد کی تعمیر اور اس کے خرچ میں بکرے کی قیمت خرچ کی جائے گی۔

12......اوراگر منت مانی کہ میرا لڑکا بیماری سے ٹھیک ہو جائے گا تو کھیر مسجد میں دوں گی ،تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کھیر تمام نمازیوں میں تقسیم کی جائے گی ،اس لئے یہ کھیر مالدار اور غریب سب نمازی کھا سکتے ہیں ۔،کیونکہ اس کی نیت سب نمازی کو کھلانا تھا ، چونکہ دیہات کی عورت ہے اس لئے صدقہ نافلہ اور صدقہ واجبہ کا فرق نہیں کر سکی۔

13......اگر کسی نے کہا کہ میں اپنا مال صدقہ کروں گا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جس مال پر زکوۃ واجب ہے وہی مال صدقہ کرے گا۔

﴿عاریت کے احکام﴾

1......عاریت کا معنی ہے استعمال کے لئے مانگ کر لائی ہوئی چیز۔

2......مانگی ہوئی چیز میں اس سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے، اور اصل چیز مالک کو واپس کی جاتی ہے۔

3...... مثلا برتن پڑوس سے مانگ کر لایا کہ اس کو شادی میں استعمال کر کے، پھر اس برتن کو واپس کر دوں گا، اس کو اعاریت [مانگ کر لائی ہوئی چیز کہتے ہیں]

4......عاریت پر لائی ہوئی چیز امانت کی چیز ہوتی ہے، اس کو واپس کرنا ضروری ہوتا ہے۔

5......اگر مانگنے والے نے لا پرواہی نہیں کی اور وہ چیز ہلاک ہوگئی تو مانگنے والے پر اس کی قیمت واجب نہیں ہوگی۔

6......عاریت کی چیز کو مالک کسی وقت بھی واپس مانگ سکتا ہے، کیونکہ یہ چیز اسی کی ہے۔

7......گر کہا کہ فلاں تاریخ تک برتن عاریت پر لیجاتا ہوں تو اس تاریخ تک برتن واپس نہیں لینا چاہئے، لیکن اگر پہلے مانگ لیا تو مانگ سکتا ہے، کیوکہ یہ برتن اسی مالک کا ہے۔

8......مانگنے والے پر واجب ہے کہ چیز کو مالک کے گھر تک پہنچائے۔

9......اگر اس نے گھر تک نہیں پہنچایا اور چیز ہلاک ہوگئی تو اس کی قیمت واجب ہوگی۔

10......مانگنے والے پر اس طرح مالک کے گھر تک پہنچانا ضروری ہے کہ وہ اس پر قبضہ کر سکے۔

11......اب مثلا برتن واپس لایا لیکن دروازے پر چھوڑ کر چلا گیا، اور مالک یا اس کا کوئی آدمی وہاں نہیں تھا کہ برتن کو گھر کے اندر لیجاتا، اب دروازے پر سے برتن چوری ہوگئی، تو مانگنے والے پر اس کی قیمت واجب ہوگی، کیونکہ اس نے مالک کو کما حقہ واپس نہیں کیا۔

12......مانگی ہوئی چیز کو اجرت پر نہیں دے سکتا ہے، صرف خود استعمال کر سکتا ہے

﴿ان سات صورتوں میں مانگ کی چیز کی قیمت ادا کرنی ہوگی﴾

1......[۱] چیز والے نے مانگا، اور واپس نہیں کیا اور چیز ہلاک ہوگئی تو قیمت دینی ہوگی۔

2......[۲] مانگنے والے نے بیجا استعمال کیا اور چیز ہلاک ہوگئی۔

3......مثلا برتن کو بہت استعمال کیا اور برتن ٹوٹ گیا تو اس کی قیمت واجب ہوگی

4......[۳] مانگنے والے نے اناڑی کو استعمال کرنے دے دیا اور چیز ہلاک ہوگئی

5......[۴] مانگنے والے نے کما حقہ چیز کی حفاظت نہیں کی اور وہ چوری ہوگئی، تو اس کی قیمت دینی ہوگی۔

6......[۵] مانگنے والے نے چیز واپس نہیں کی اور چیز ہلاک ہوگئی۔

7......[٦] چیز واپس تو کی لیکن اس طرح کی کہ مالک، یا اس کی فیملی کا کوئی آدمی اس پر قبضہ نہ کر سکا اور چیز ہلاک ہوگئی۔

8......[۷] اگر مانگی ہوئی چیز کو اجرت پر دے دیا اور ہلاک ہوگئی۔

تو ان سات صورتوں میں اس چیز کی قیمت مانگنے والے پر واجب ہوگی۔

9......ایسی چیز جو باقی رہتے ہوئے فائدہ نہیں دے سکتی، بلکہ خود ہلاک ہو کر ہی فائدہ دیتی ہے اس کو عاریت پر لے تب بھی قرض شمار ہوتی ہے۔

10......مثلا درہم، دینار، کرنسی میں روپیہ، پونڈ، عاریت پر لے تو وہ ہلاک ہونے کے بعد ہی فائدہ دیگا اس لئے وہ قرض شمار ہوگا، اسی طرح گیہوں، چاول وغیرہ خود ہلاک ہونے کے بعد فائدہ دیتا ہے اس لئے وہ قرض شمار کیا جائے گا۔

11......قرض کا حکم یہ ہے کہ کسی بھی طرح ہلاک ہوگی تو اس کی قیمت، یا اس کی مثل ہر حال میں دینی ہوگی، وہ امانت کی چیز نہیں ہوتی۔

12......اگر زمین عاریت پر دی، اور اس میں زراعت بوئی تو مالک کسی بھی وقت

اپنی زمین واپس لے سکتا ہے، زراعت کے نقصان کا زمین کا مالک ذمہ دار نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ اس کی زمین ہے۔

13 ......اگر زمین عاریت پر لیتے وقت تاریخ متعین کی تو اس تاریخ سے پہلے واپس مانگنا اچھا نہیں، لیکن اگر مانگ لیا اور ابھی تک زراعت پکی نہیں ہے جس سے فصل ضائع ہو جائے گی، تو اس ضائع ہونے کا نقصان زمین کے مالک پر ہوگا ۔کیونکہ اس کے وعدہ خلافی سے بونے والے کو نقصان پہنچا ہے، تاہم زمین اس کی ہےس لئے وقت سے پہلے بھی واپس لے سکتا ہے۔

14 ......گائے کو اجرت پر لیا جس میں فائدے کے ساتھ کھلانے کا خرچ بھی ہے تو جب تک مانگنے والا رکھے گا کھلانے کا خرچ مانگنے والے پر ہوگا۔

15......گاڑی مانگ کر لایا تو پڑول کا خرچ مانگنے والے پر ہوگا۔

16 ......اس درمیاں پارٹ ٹوٹنے کا خرچ، اور اس کو رپیئر کرانے کا خرچ بھی مانگنے والے پر ہوگا۔

17 ......اسی طرح گائے کی حفاظت، اور گاڑی کی حفاظت کا خرچ بھی مانگنے والے پر ہوگا۔

﴿کسی چیز کے پانے کے احکام﴾

1 ......کسی چیز کو پایا تو اس کو رکھ لے، اور اس پر گواہ بنا لے تو زیادہ بہتر ہے تا کہ لوگ اس کو چور ثابت نہ کرے۔

2......اور دیکھے کہ کتنی قیمتی ہے، اس اعتبار سے اس کا اشتہار کرے۔

3......مثلا دس درہم سے کم کی چیز ہے تو کچھ دنوں تک اس کا اشتہار کرے، اور زیادہ قیمتی ہے تو سال بھر تک اس کا اشتہار کرے۔

4...... چیز جس جگہ گم ہوتی ہے مالک بار بار وہیں کھوجنے جاتا ہے۔ اس لئے وہیں اس کا اشتہار کرے۔

5......اور ایسی جگہ پر اشتہار کرے جہاں مالک ملنے کی زیادہ امید ہو۔ مثلا بازار میں چوراہے پر۔

6......کافی دنوں تک اشتہار کرنے کے باوجود مالک نہ ملے تو اگر گائے وغیرہ ہے جس پر کافی خرچ پڑتا ہے تو اس کو بیچ کر اس کی قیمت رکھ لے۔

7......اگر گھڑی وغیرہ، یا روپیہ وغیرہ ہے تو اس کو رکھ لے تا کہ مالک کے آنے پر اس کو دے دیا جائے۔ کیونکہ لمبے عرصے تک اس کو رکھنے میں کوئی خرچ نہیں ہے۔

8......اگر پھر بھی مالک نہیں آیا تو اس کو غریب پر صدقہ کر دے۔

9......اب صدقہ کے بعد مالک آیا تو مالک چاہے تو صدقہ کو باقی رکھے، اور

چاہے تو صدقہ کرنے والے سے اپنی چیز کی قیمت لے لے، کیونکہ اس نے مالک کی اجازت کے بغیر صدقہ کیا ہے۔

10 ......اور یہ صدقہ پانے والے کی جانب سے ہوگا۔ کیونکہ اس نے چیز کی قیمت مالک کو دے دی۔

11 ......اگر خود پانے والا غریب ہے تو اسکی بھی گنجائش ہے کہ خود پانے والا اس کو استعمال کر لے۔

12 ......اگر پانے والے کے ماں، باپ، بالغ بیٹا، بالغ بیٹی غریب ہیں تو ان پر صدقہ کر سکتا ہے، کیونکہ یہ دوسرے کا مال ہے جو پانے والے کے غریب رشتہ دار کے لئے حلال ہے۔

13 ......لیکن اس صدقہ کرنے میں دھوکہ نہ کرے کہ رشتہ دار غریب نہیں ہے، یا خود غریب نہیں ہے اور پائی ہوئی چیز کو اپنوں پر صدقہ کر دیا۔

14 ......اگر پانے والا صاحب نصاب ہے، اور مالدار ہے تو پائی ہوئی چیز کو اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں ہے۔

15 ...... پائے ہوئے مال کو کسی مالدار پر خرچ کرنا جائز نہیں ہے۔

16 ...... پائے ہوئے مال کو مسجد میں صدقہ کے طور پر دینا جائز نہیں ہے، اس پر غریب کو مالک بنانا ضروری ہے۔

17 ......اگر پائی ہوئی چیز پر بغیر قاضی کے حکم کے خرچ کیا تو یہ تبرع اور احسان ہوگا، مالک سے اس کی قیمت نہیں لے سکے گا۔

18 ......اور اگر قاضی کے حکم سے خرچ کیا، مثلا گائے کو چارہ کھلایا تو اس چارے کی قیمت مالک سے لے سکتا ہے۔

19 ...... مالک آئے تو اس سے چیز کی علامت پوچھے، اگر پانے والے کو اطمینان ہو جائے کہ واقعی یہی مالک ہے تو یہ چیز اس کے حوالے کردے۔

20 ......قیمتی چیز ہو تو بہتر یہ ہے کہ دیتے وقت دو گواہ بنالے اور لینے والے کا پورا پتہ لکھ لے تا کہ یہ غلط ہو تو اس سے چیز واپس لے سکے۔

﴿امانت رکھنے کے احکام﴾

1 ......امانت کی چیز جس کے پاس رکھی گئی ہے اس سے ہلاک ہو جائے تو اس پر اس کی قیمت لازم نہیں ہے۔

2......لیکن قیمت لازم نہ ہونے کے لئے یہ پانچ [۵] باتیں ضروری ہیں۔

3......[ا] اس کی پوری حفاظت کرے، اس میں لاپرواہی نہ کرے۔

4......اگر حفاظت میں جان بوجھ کر لاپرواہی کی تو اس کی قیمت لازم ہوگی۔

5......[۲] اس چیز میں خیانت نہ کرے، یعنی اس کو استعمال نہ کرے۔

6......اگر بغیر مالک کی اجازت کے استعمال کیا تو اس کی قیمت لازم ہوگی۔

7......مثلا گیہوں امانت پر رکھا تھا رکھنے والے نے اس کو کھا لیا تو اس کی قیمت لازم ہوگی۔

8......یا روپیہ امانت پر رکھا تھا، اس نے اس میں سے خرچ کر دیا تو امانت رکھنے والے پر اس کی قیمت یعنی ضمان لازم ہوگا۔

9......یا مثلا گھوڑا امانت پر رکھا تھا، امانت رکھنے والا اس پر سوار ہو گیا اور گھوڑا ہلاک ہو گیا، یا گھوڑا کمزور ہو گیا تو اس پر گھوڑے کی قیمت لازم ہوگی۔

10......[۳] اس کو اپنے مال کے ساتھ نہ ملا دے۔

11......اگر اس کو اپنے مال کے ساتھ اس طرح ملا دیا کہ اب اس کی تمیز نہیں ہو سکتی ہے کہ کون سی امانت کی چیز ہے، اور کون سی اس کی اپنی ہے تو اس کی قیمت لازم ہوگی۔

12......مثلا امانت کے پونڈ، یا روپئے کو اپنے پونڈ، اور روپئے کے ساتھ ملا دیا، اب پتہ ہی نہیں چلتا ہے کہ امانت کا پونڈ کون سا ہے، اور اس کا اپنا کون سا ہے تو اب اس کی قیمت لازم ہوگی۔

13......[۴] جس نے امانت رکھی ہے، اس کے مانگنے پر دے دے۔

14......اگر مانگنے کے باوجود نہیں دیا اور چیز ہلاک ہوگئی تو قیمت لازم ہوگی، کیونکہ اس نے وقت پر نہیں دیا۔

15......[۵] اگر امانت رکھنے کا صاف انکار کر دیا، کہ میرے پاس تم نے امانت رکھی ہی نہیں، پھر بعد میں اقرار کر لیا، یا قاضی نے فیصلہ کیا کہ اس نے امانت رکھی تھی تو قیمت لازم ہوگی، کیونکہ اس نے دھوکہ دیا ہے۔

16......اگر دو آدمیوں نے مل کر امانت رکھی، پھر اس میں سے ایک آدمی اپنے حصے کی امانت لینے آیا تو اکو اسکے حصے کی امانت نہ دیں جب تک کہ دوسرا نہ آجائے، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس میں کوئی چکر ہو۔

17......ہاں اطمینان ہو جائے کہ اس میں کوئی چکر نہیں ہے تو صرف اس کا حصہ دینے کی گنجائش ہے، دوسرے کا حصہ اس کو نہیں دیا جائے گا، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس میں کوئی خیانت کرنے کی نیت ہو۔

18......اگر ایک آدمی نے دو آدمیوں کے پاس اپنی چیز امانت رکھی اور وہ چیز تقسیم بھی نہیں ہوسکتی ہے تو دونوں باری باری حفاظت کرے۔

19......دوسری صورت یہ ہے کہ ایک کی اجازت سے دوسرا آدمی اس کی حفاظت کرے

20......اور اگر اس کی تقسیم ہو سکتی ہو تو اس کو تقسیم کر کے دونوں اس کی حفاظت کرے۔

﴿امانت کی چیز کسکے پاس حفاظت کے لئے رکھ سکتا ہے﴾

1 ...... چیز کی حفاظت خود کرے، اور اپنی فیملی کے جس آدمی کے پاس اپنی چیز حفاظت کے لئے رکھتے ہیں اس کے پاس امانت کی چیز بھی حفاظت کے لئے رکھ سکتا ہے، مثلا بیوی، بچے کے پاس رکھ سکتا ہے، گھر میں بہو رہتی ہو تو اس کے پاس رکھ سکتا ہے۔

2......اگر اس حفاظت میں رہتے ہوئے چیز ہلاک ہوگئی تو قیمت لازم نہیں ہوگی

3......جن کے پاس اپنی چیز حفاظت کے لئے نہیں رکھتا ہو، امانت کی چیز بھی اس کے پاس حفاظت کے لئے نہیں رکھ سکتا۔ مثلا بہو [بیٹے کی بیوی] ساتھ نہیں رہتی ہو تو اس کے پاس حفاظت کے لئے نہیں رکھ سکتا ہے، اگر رکھا اور چیز ہلاک ہوگئی تو امانت رکھنے والے پر اس کی قیمت لازم ہو جائے گی۔

4......اگر بیوی کے پاس امانت کی چیز حفاظت کے لئے رکھا اور ہلاک ہوگئی تو قیمت لازم نہیں ہوگی، کیونکہ شریعت نے اس کے پاس رکھنے کی اجازت دی ہے

﴿غصب کرنے کے احکام﴾

1......کسی نے کسی کی چیز زبردستی لے لی تو اس کو غصب، کہتے ہیں۔

2......کسی کی چیز غصب کرنے میں بہت گناہ ہوتا ہے، یہ گناہ کبیرہ ہے۔

3......اس چیز کو فورا مالک کو واپس کر دینا چاہئے۔

4......غصب کی ہوئی چیز چاہے غاصب کی حرکت سے ہوئی ہو، یا خود بخود ہلاک ہوگئی ہو ہر حال میں اس کی قیمت لازم ہوتی، اس کا حکم امانت کی طرح نہیں ہے

5......اگر وہ چیز گیہوں، چاول وغیرہ مثلی چیز ہے جسکا مثل ہوتا ہے، تو اس کا مثل گیہوں، چاول دینا لازم ہوگا۔

6......اگر وہ ایسی چیز ہے کہ اس کا مثل نہیں ہوتا، اس کی قیمت ہوتی ہے جیسے بکری، گائے، وغیرہ تو اس کی بازار کی قیمت لازم ہوگی۔

7......اگر روپیہ، پیسہ غصب کیا تو اتنا ہی روپیہ دینا لازم ہوگا۔

8......اگر زمین غصب کی تو وہ ہلاک نہیں ہوتی، کسی نہ کسی حالت میں موجود رہتی ہے، اس لئے زمین کو ہی واپس کرے۔

9......اگر زمین میں کوئی نقصان کیا ہے، مثلا اس میں کنوان کھود دیا تو، زمین واپس کرے اور اس نقصان کی قیمت ادا کرے۔

10......اگر زمین کو غصب کیا، اور اس میں فصل بو دیا تو غاصب پر لازم ہے کہ

فصل کو کاٹ کر مالک کو زمین حوالہ کرے، اور اس میں غاصب کو نقصان ہوتا ہے تو یہ نقصان غاصب کو برداشت کرنا ہوگا، کیونکہ اس کی غلطی سے یہ نقصان ہوا ہے۔

11......غصب کی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھانا بھی جائز نہیں ہے۔

12......مثلا گھوڑا ہو تو اس پر سوار ہونا جائز نہیں، کپڑا ہو تو اس کو پہننا جائز نہیں ۔زمین ہو تو اس میں فصل بونا جائز نہیں۔

13......اگر اس نے فائدہ اٹھایا تو اس کی قیمت دینی ہوگی۔

14......اگر کپڑا تھا اور اس کو پہن کر پھاڑ دیا تو اگر تھوڑا بہت نقصان ہوا ہے تو کپڑے کو واپس کرے اور نقصان بھی ادا کرے۔

15......اور اگر زیادہ نقصان ہے تو غاصب کپڑا رکھ لے اور اس کی پوری قیمت مالک کو واپس کرے۔

16......غصب کی ہوئی چیز کا کوئی نفع ہے، مثلا گائے دودھ دیتی ہے، یہ نفع غصب کرنے والے کے ہاتھ میں امانت ہے۔

17......یہ نفع جو امانت ہے اس سے فائدہ اٹھانا غاصب کے لئے جائز نہیں۔

18......اس کو بیچ کر رکھے اور مالک کی طرف واپس کرے۔

19......لیکن اگر فائدہ اٹھایا تو اس کی قیمت مالک کی طرف واپس کرے۔

20......یہ نفع غاصب کے ہاتھ میں امانت ہے، اگر یہ غاصب کی حرکت کے بغیر

ہلاک ہو جائے تو اس پر اس کی قیمت نہیں ہے۔

21......لیکن اگر اس کی حرکت سے ہلاک ہوا تو اس کو اس کی قیمت دینی ہوگی۔

22......یا مالک نے چیز، یا نفع واپس مانگا، اور غاصب نے نہیں دیا، اور نفع ہلاک ہوگیا تو اس نفع کی قیمت دینی ہوگی، کیونکہ واپس دینے میں تاخیر کی جس کی وجہ سے نفع ہلاک ہوا۔

23......اگر مسلمان نے کافر کی ایسی چیز غصب کی اور ہلاک کر دی جو کافر کے لئے جائز تھی، لیکن مسلمان کے لئے جائز نہیں تھی، مثلا شراب ہلاک کر دی تو مسلمان پر اس کی قیمت لازم ہوگی، کیونکہ کافر کے حق میں وہ قیمتی تھی۔

﴿خرید وفروخت کے احکام﴾

1......کسی چیز کو بیچنے کو عربی میں بیع، کہتے ہیں۔

اصــــول :خرید وفروخت کے سارے احکام اس اصول پر ہیں کہ نہ بائع کو نقصان ہو، اور نہ مشتری کو نقصان ہو اور نہ پڑوسی کو نقصان ہو، اور نہ شریک کو نقصان ہو۔**لا ضرر و لا ضرار** ،الحدیث۔

اصــــول :جہاں بائع ،کو یا مشتری کو، یا پڑوسی کو نقصان ہوگا، وہاں بیع توڑی جائے گی ، یا پھر جس کو نقصان ہو رہا ہو اس کو لینے یا نہ لینے کا اختیار ہوگا۔

لـغـت :خرید وفروخت کو بیع کہتے ہیں۔جو بیچنے کو شروع کرے، اس کو ایجاب کہتے ہیں، اور جو اس کو قبول کرے اس کو قبول کہتے ہیں۔جس چیز کو بیچی جا رہی ہو اس کو مبیع ، کہتے ہیں، جو اس کی قیمت طے ہو اس کو ثمن ، کہتے ہیں۔ بیچنے والے کو بائع ،اور خریدنے والے کو مشتری، کہتے ہیں۔ان سب محاوروں کو یاد رکھیں۔

2......ایک نے ایجاب کیا، یعنی کہا کہ میں اس چیز کو بیچتا ہوں، اور دوسرے نے قبول کیا، یعنی کہا کہ میں نے خرید لیا تو بیع ہو جائے گی۔

3......بیع مکمل ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وعدہ والا جملہ نہ ہو کہ میں بیچوں گا، بلکہ یقینی والا جملہ ہو، مثلا میں نے بیچ دیا، یا میں نے خرید لیا، جسکو عربی میں فعل

ماضی کا جملہ کہتے ہیں۔

4......اردو میں اگر کہا کہ میں یہ چیز بیچتا ہوں، اور سامنے والے نے کہا کہ میں نے خرید لیا تو بیع ہو جائے گی، کیونکہ قبول کرنے والے کا جواب فعل ماضی کا ہے اور یقینی کا ہے، صرف وعدہ نہیں ہے۔

5......کسی نے ایجاب کیا تو مجلس باقی رہنے تک ہی قبول کر سکتا ہے، مجلس ختم ہو گئی تو اب ایجاب کرنے والا کہہ سکتا ہے کہ میں اب اس قیمت میں اس چیز کو نہیں بیچتا، یہ وعدہ خلافی نہیں ہوگی۔

6......اگر کسی نے دوسرے کی چیز اس کی اجازت کے بغیر بیچ دی تو جب تک مبیع موجود ہے، خریدنے والے نے اس کو بیچا یا کھایا نہیں ہے، اور بیچنے والا اور خریدنے والا موجود ہے اس وقت تک مالک بیچنے کی اجازت دے سکتا ہے۔

7......اگر مبیع ہلاک ہو گئی مثلا کھا لیا، یا اس کو بیچ دیا، تو اب بیع کی اجازت نہیں دے سکتا۔ کیونکہ اب مبیع ہی نہیں ہے تو بیع کس پر ہوگی۔

8......اب یہ ہوگا کہ جس نے ہلاک کیا ہے وہ بازار کی قیمت دے اور اس قیمت کو مالک کی طرف واپس کرے۔

9......اگر مبیع سامنے موجود ہے تو اس کی طرف اشارہ کر دیا کہ یہ مبیع ہے تو بیع کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ خامی اور خوبی خود ہی دیکھ سکتا ہے۔

10 ......اگر سامنے والی مبیع کی تعریف بیان نہیں کی ، مثلا اس کی مقدار اتنی ہے ، اس کی صفت یہ یہ ہے تب بھی بیع ہو جائے گی۔

11 ......اور خریدنے والے کو یہ کہنے کا حق نہیں ہوگا کہ اس کی مقدار اتنی کم کیوں ہے ، یا یہ مبیع اتنی اچھی کیوں نہیں ہے ، کیونکہ سامنے ہونے کی وجہ سے اس کو فورا دیکھ لینا چاہئے ، اس نے نہیں دیکھا تو یہ اس کی خود کی غلطی ہے۔

12 ......اسی طرح قیمت سامنے موجود ہو تو اس کی مقدار کتنی ہے ، اور کس صفت کی ہے اس کو بیان کئے بھی بیع جائز ہے ، کیونکہ بائع اس کو خود ہی دیکھ لیگا۔

اگر مبیع سامنے موجود نہیں ہے تو اس کی مقدار ، اور اس کی صفت بیان کرنی ہوگی ، تب بیع ہوگی ، کیونکہ اس کے بغیر کیا معلوم کہ کیا بیچ رہا ہے۔

13 ......اگر مبیع سامنے نہیں ہے تو پھر خریدنے والے کو دیکھنے کا حق ہوگا ، یعنی دیکھنے کے بعد پسند نہ آئے تو مبیع کو واپس کرنے کا حق ہوگا۔

14 ......اگر قیمت سامنے موجود نہیں ہے تو اس کی مقدار کتنی ہے اور اس کی صفت کیا ہے اس کو بیان کرے گا تب بھی بیع ہوگی ، ورنہ نہیں ہوگی ، کیونکہ مجہول قیمت سے جھگڑا ہونے کا خطرہ ہے۔

مبیع کی چھ قسمیں ہیں

1......[۱] کیلی: کسی برتن میں گیہوں بھر کر بیچے۔ یہ کیلی ہے

0......دودھ برتن میں ڈال کر لیٹر کے ذریعہ، بیچے یہ بھی کیلی ہے۔

2......[۲] وزنی: کیلو وغیرہ وزن کر کے بیچے یہ وزنی ہے۔

3......[۳] عددی: انڈا وغیرہ گن کر بیچے، یہ عددی ہے۔

4......[۴] زراعی: میٹر سے ناپ کر کپڑا بیچے یہ زراعی ہے۔

5......[۵] گائے، بیل، سامنے رکھ کر بیچے یہ مجازفتہ ہے۔

6......[٦] کاغذ، مکان، مشین سائز کے اعتبار سے بیچے۔

1......گیہوں کا ڈھیر سامنے ہو، اور اس کی مقدار بیان نہ کرے اور پورا ڈھیر بیچ دے تب بھی جائز ہے۔

2......ڈھیر کی مقدار بیان کرے کہ مثلا سو کیلو ہے، اور اس کو بیچے تو سو کیلو کی بیع ہوگی۔

3......اگر ڈھیر میں سے صرف ایک کیلو کی بیع کی تو صرف ایک کیلو کی بیع ہوگی۔

4......اسی طرح پورے تھان کپڑے کی بیع کی تو پورے کپڑے کی بیع ہوگی اور اگر اس میں سے ایک میٹر کی بیع کی تو ایک میٹر کی بیع ہوگی۔

5......اگر ایسا جملہ بولا کہ پورا تھان اور ایک میٹر دونوں معانی ہو سکتے ہیں تو کم سے کم کا فیصلہ کیا جائے گا۔تا کہ کسی کا نقصان نہ ہو۔

6......اگر پورے تھان کی بیع کی لیکن اندازہ کے طور پر بائع نے کہا کہ اس میں ایک سو میٹر کپڑا ہے، لیکن بعد میں ایک سو دس میٹر نکل گیا تو یہ دس میٹر بھی مشتری کا ہوگا، کیونکہ پورا تھان خریدا ہے۔اور ایک سو میٹر کا لفظ صرف اندازہ بتانے کے لئے تھا۔

7......لیکن اگر یوں کہا کہ اس تھان میں ایک سو میٹر ہے، اور ہر میٹر ایک درہم کا ہے، اب ایک سو دس میٹر نکلا تو یہ دس میٹر بائع کا ہوگا، کیونکہ یہاں پورے تھان کی بیع نہیں کی ہے، ہر ایک میٹر کی الگ الگ بیع کی ہے۔

8...... بائع نے مبیع کی جتنی تعداد کہی، مبیع اس سے کم نکلی تو مشتری کو لینے اور نہ لینے کا اختیار رہوگا، کیونکہ مبیع مرضی کے مطابق نہیں نکلی۔

9......مثلا بائع نے کہا کہ اس تھان میں سو میٹر ہے، لیکن دس میٹر کم نکلا تو خریدنے والے کو بعد میں لینے اور نہ لینے کا اختیار رہوگا، کیونکہ مبیع مرضی کے مطابق نہیں نکلی۔

10......لیکن لے گا تو پوری ہی قیمت دیکر لینا ہوگا، کیونکہ صفت کی کمی بیشی سے متعین شدہ قیمت میں کمی بیشی نہیں ہوتی، البتہ، لینے اور نہ لینے کا اختیار رہوتا ہے۔ اوپر کی صورت میں ایک سو میٹر صفت کے درجے میں ہے۔

11......اسی طرح اگر مبیع کی صفت میں کمی آئی تب بھی مشتری کو لینے، یا نہ لینے کا اختیار ہوگا۔

12......لیکن اگر لیگا تو اسی پہلی قیمت میں لیگا، کیونکہ صفت کی کمی سے قیمت میں کمی نہیں ہوتی۔

13......مثلا بائع نے کہا کپڑا لال رنگ کا ہے، اور اندر میں کالا رنگ نکلا تو مشتری کو لینے، یا نہ لینے کا اختیار ہوگا۔ کیونکہ لال رنگ کی صفت میں کمی آگئی۔

14......یا کہا کہ یہ گائے تین کیلو دودھ دیتی ہے، اور وہ دو کیلو دودھ دے رہی ہے تو مشتری کو لینے یا نہ لینے کا اختیار ہوگا، کیونکہ صفت کی کمی نکلی۔

15......یہ جو صفت کی کمی سے لوگ بعد میں قیمت کم کرواتے ہیں، اور دوکاندار قیمت کم کر دیتا ہے، اس کی شکل یہ ہوتی ہے کہ پہلی بیع گویا کہ ختم ہوگئی، اب شروع سے دونوں بیع کر رہے ہیں، اور بائع قیمت کم کرنے پر راضی ہوگیا ہے، اس لئے اب پہلی بیع ختم ہو کر دوسری بیع ہوئی۔ اگر بائع اور مشتری دونوں راضی ہو جائیں تو ایسا کرنا جائز ہے۔

16......جس قیمت پر بیع طے ہوئی تھی مشتری نے اس سے زیادہ دیا تو دے سکتا ہے، کیونکہ اس کی رقم ہے۔

17......مبیع جتنی طے ہوئی تھی بائع نے اس سے زیادہ دیا تو دے سکتا ہے، کیونکہ

یہ اس کی چیز ہے۔

18 ......اور بعد میں جو مبیع ہوئی، یا قیمت ہوئی وہی مبیع اور قیمت اصل سمجھی جائے گی

﴾مبیع میں کیا کیا چیزیں داخل ہوں گی﴿

1 ......اگر بیع کرتے وقت کسی چیز کو متعین کر دے، یا باضابطہ کسی چیز کو نکال دے تب تو وہ چیز نکل جائے گی، لیکن اگر خاموشی اختیار کی تو مندرجہ ذیل چیزیں داخل ہوں گی۔

اصول : قاعدہ یہ ہے کہ مبیع کے ساتھ جو چیزیں چپکی ہوں ہیں مبیع میں ان کا نام نہ بھی لیں پھر بھی وہ داخل ہوں گی۔

2......اور جو چیز چپکی ہوئی نہیں ہے وہ داخل نہیں ہوگی، ہاں باضابطہ نام لیکر اس کو داخل کرے تب داخل ہو جائے گی۔

3......یا جو چیز ہمیشہ کے لئے مبیع کے ساتھ ہو وہ چیز داخل ہوگی، اور جو چیز کچھ دنوں کے لئے وقتی طور پر اس کے ساتھ ہو وہ نام لئے بغیر داخل نہیں ہوگی۔

4......گھر خریدا تو اس کے ساتھ جتنی چیزیں چپکی ہوئی ہیں وہ سب داخل ہوں گی، مثلا دروازہ، دروازے کے ساتھ چپکا ہوا تالا دیوار، چھت وغیرہ۔

5......جو چیزیں گھر کے ساتھ چپکی ہوئی نہ ہو تو وہ چیز بیع میں داخل نہیں ہوں گی،

مثلا بستر، بکس، فرنیچر وغیرہ، ہاں ان سب کی شرط لگا دے کہ یہ چیزیں بھی خریدتا ہوں تب یہ چیزیں داخل ہوں گی۔

6......زمین خریدی تو اس میں لگا ہوا درخت داخل ہوگا، کیونکہ یہ ہمیشہ رہنے کے لئے ہے۔

7......زمین خریدی تو اس میں فصل داخل نہیں ہوگی، کیونکہ یہ تین چار مہینے تک ہی زمین میں رہتی ہے۔

8......اگر درخت خریدا تو پھل اس میں داخل نہیں ہوگا، کیونکہ یہ چند دنوں کے لئے درخت پر رہتا ہے، ہاں یوں کہا کہ پھل بھی ساتھ خریدتا ہوں تو اب پھل بھی بیع میں داخل ہوگا۔

9......اگر درخت خریدا اور پھل نہیں خریدا تو بائع سے یہ کہا جائے گا کہ، پھل کاٹ لو، تاکہ یہ پھل دوسرے کے درخت سے فائدہ نہ اٹھائے۔

10 ......اگر درخت پر پھل رکھنے کی شرط لگا دی تو بیع فاسد ہو جائے گی، کیونکہ دوسرے کے درخت سے رس چوسنے کی شرط لگائی ہے۔ جو فاسد شرط ہے۔

11 ......اگر کچا پھل خریدا تو جائز ہے لیکن پھل کو توڑنا ہوگا، پس اگر درخت پر پھل رکھنے کی شرط لگا کر پھل خریدا تو بیع فاسد ہو جائے گی، کیونکہ دوسرے کے درخت سے رس چوسنے کی شرط لگا رہا ہے، جو فاسد شرط ہے۔

12 ......اس کی شکل یہ نکالے کہ بیع کے وقت پھل رکھنے کی شرط نہ لگائے ، بعد میں بائع اپنی مرضی سے درخت پر پھل رکھنے دے تو بیع بھی جائز ہوگی اور مشتری کا بھی نقصان نہیں ہوگا ، کہ اس کو کچا پھل نہیں توڑنا پڑے گا۔

13 ......دوسری صورت یہ نکالے کہ کچا پھل خرید لے ، بعد میں درخت کو اجرت پر لے لے ، اس صورت میں دوسرے کے درخت سے مفت رس چوسنا نہیں ہوگا۔

14 ......اگر درخت کا پورا پھل خریدا ، اور مثلا کہا کہ سو کیلا بائع کا ہوگا تو بیع جائز نہیں ہوگی ، کیونکہ کہ ہوسکتا ہے کہ سو کیلو ہی پھل نکلے تو بائع کے پاس کیا بچے گا۔

15 ......مبیع ایسی چیز میں چھپی ہوئی ہو کہ پتہ ہی نہ چلے کی مبیع کتنی ہے اور اس کی حالت کیا ہے ، تو وہ بیع جائز نہیں ہے ، کیونکہ مبیع مجہول ہوگئی۔

16 ......مبیع ایسے ہلکے چھلکے میں چھپی ہوئی ہے کہ مبیع کی مقدار اور صفت کا پتہ چل جاتا ہے تو اب اس ہلکے چھلکے کے ساتھ مبیع خریدنا جائز ہے۔

17 ......مثلا گیہوں اس کے خوشے میں بیچے ، یا مونگ پھلی اس کے چھلکے میں بیچے تو جائز ہے ، کیونکہ اس کے بیچنے کا رواج ہے ، اور یہ چھلکا بہت ہلکا ہوتا ہے ، جس میں مبیع اتنی نہیں چھپتی۔

18 ......خربوزے کے اندر بیج ہو اس کو خریدے تو جائز نہیں ہوگا ، کیونکہ اس کا چھلکا بہت موٹا ہوتا ہے ، اور اس کے اندر بیج کتنی ہے اس کا پتہ نہیں لگتا ، اس لئے

مبیع مجہول ہونے کی وجہ سے بیع جائز نہیں ہوگی۔

19......ڈبے کے اندر مشین پیک ہو اور باہر اس کے صفات کی کوئی تفصیل لکھی ہوئی نہ ہو، اس کو خرید لے، تو چونکہ مشین کا پتہ ہے اس لئے بیع جائز ہو جائے گی، لیکن کھول کر دیکھنے کے بعد مشتری کو لینے، اور نہ لینے کا اختیار ہوگا۔ کیونکہ صفت کا پتہ نہیں تھا۔

20......ڈبے پر مشین کی صفات لکھی ہوئی ہے، لیکن اتنی صفت نہیں نکلی جتنی ڈبے کے اوپر لکھی ہوئی ہے تو خریدنے والے کو لینے اور ن لینے کا اختیار ہوگا، کیونکہ صفت کی کمی ہوگئی۔

21......ڈبہ توڑ کر مشین استعمال کر لیا، اب پتہ چلا کہ وہ تمام صفات نہیں ہیں جو ڈبے پر لکھی ہوئی ہے، اور مشین ایسی ہے کہ ڈبہ توڑنے اور استعمال کرنے کے بعد اس قیمت میں نہیں بکے گی، اس صورت میں بائع کا نقصان ہوگا۔ اس لئے بائع کی مرضی کے بغیر مشین واپس نہیں کر سکتا ہے۔ البتہ صفات میں جو کمی آئی ہے وہ نقصان بائع سے لے سکتا ہے۔

22......اگر مشین خریدی، اور شرط کی کہ لکھے ہوئے صفات میں کمی ہوگی تو واپس کروں گا، اس صورت میں ڈبہ توڑنے کے بعد بھی واپس کر سکتا ہے، کیونکہ پہلے سے شرط تھی۔

23......لیکن استعمال کرنے کے بعد واپس نہیں کر سکتا ہے، بلکہ کمی کا نقصان لے گا، کیونکہ اس میں بائع کا نقصان ہوگا۔

24......مبیع کو ناپنے کا، اس کو کاٹنے کا اس کو ڈبہ میں بھرنے کی اجرت بائع پر ہوگی، اس لئے کہ مبیع کے متعلقات ہیں، اور ابھی تک مبیع بائع کی ہے۔

25...... قیمت کو ناپنے، اس کو کاٹنے، اس کو بھنانے کی اجرت مشتری پر ہوگی، کیونکہ یہ قیمت کے متعلقات میں سے ہیں۔

26......اگر مبیع ادھار لی ہے تب تو بعد میں قیمت دے۔

27......لیکن اگر ادھار طے نہیں ہے تو مبیع کو اٹھانے سے پہلے قیمت ادا کرے تا کہ مشتری کو بار بار مانگنے کا نقصان نہ اٹھانا پڑے۔

28......اگر مبیع ادھار لیا تو قیمت دینے کی تاریخ متعین کرے، اور اس تاریخ پر ضرور قیمت ادا کرے، ورنہ وعدہ خلافی ہوگی اور گناہ گار ہوگا۔

﴿خیار شرط کے احکام﴾

1 ......بیع مکمل ہونے کے بعد بائع یا مشتری یہ شرط کرلے کہ تین دن تک مجھے سوچنے کا موقع دیں کہ بیچوں گا یا نہیں، یا خریدوں گا یا نہیں، تو اس شرط کے لینے کو ,خیار شرط، کہتے ہیں۔

2 ...... یہ شرط بائع لیگا تو بائع کو ملے گا، اور مشتری لیگا تو مشتری کو ملے گا، اور نہیں لیگا تو نہیں ملے گی۔

3 ...... یہ شرط تین دن تک لے سکتا ہے، امام ابو یوسفؒ نے فرمایا کہ زیادہ کا طے ہو جائے تو زیادہ کی مدت بھی مل جائے گی۔

4 ......جس نے خیار شرط لیا وہ اس مدت کے درمیان بیع کو توڑ سکتا ہے، کیونکہ پہلے سے شرط لے چکا ہے۔

5 ......شرط کے ماتحت بیع کو توڑا تو تین دن کے اندر اندر سامنے والے کو بتانا ضروری ہے، تا کہ وہ اس درمیان اپنا گاہک تلاش کر سکے گا۔

6 ......مثلا بائع نے توڑا ہے تو مشتری دوسری مبیع تلاش کرے گا، اور مشتری نے توڑا ہے تو بائع اپنی مبیع کے لئے دوسرا گاہک تلاش کرے گا۔

7 ......اگر تین دن تک نہیں توڑا تو بیع مکمل ہو جائے گی، اور اب شرط لینے والا بیع کو توڑ نہیں سکتا۔

8......اگر شرط لینے والا مر گیا تو اس کے وارث کی طرف یہ شرط منتقل نہیں ہوگی، یعنی اس شرط کے ماتحت وارث بیع کو نہیں توڑ سکے گا۔

9......اگر بائع نے خیار شرط لی تو یوں سمجھو کہ مبیع اس کی ملکیت سے نہیں نکلی۔

10 ...... چنانچہ اگر مشتری نے مبیع کو اپنے یہاں لے گیا اور وہ ہلاک ہوگئی تو مشتری پر پہلی قیمت لازم نہیں ہوگی، بلکہ بازار میں جو اس کی قیمت ہے وہ لازم ہوگی۔اور گویا کہ بازار کی قیمت پر الگ سے بیع ہوئی۔

11......اور اگر مشتری نے خیار شرط لی تھی اور اس کے ہاتھ سے مبیع ہلاک ہوگئی تو یوں سمجھا جائے گا کہ بیع مکمل ہوگئی اور مشتری پر پوری قیمت لازم ہوگی۔ کیونکہ مبیع مشتری کے یہاں جا کر ہلاک ہوئی ہے۔

12......اگر مشتری نے خیار شرط لی تھی اور بائع کے ہاتھ میں مبیع ہلاک ہوئی تو بیع ٹوٹ جائے گی، اور مشتری پر کوئی قیمت لازم نہیں ہوگی، کیونکہ اب مبیع ہی نہیں رہی تو بیع کس پر نافذ کریں گے۔

﴿خیار رویت کے احکام﴾

1......رویت کا ترجمہ ہے دیکھنا، مبیع کو دیکھے بغیر خرید لے تو مشتری کو دیکھنے کا حق ہوتا ہے، اور دیکھنے کے بعد پسند آئے تو لے ورنہ واپس کر دے۔ اسی اختیار کا نام خیار رویت ہے۔

2......کسی نے کوئی چیز دیکھی نہیں تھی اور اس کو خرید لیا تو اس کو دیکھنے کے بعد لینے یا نہ لینے کا اختیار ہوگا۔ کیونکہ اس نے دیکھی نہیں ہے۔

3......اگر ایک زمانے پہلے دیکھا تھا اور خرید لیا تو اگر وہ چیز اسی حالت میں ہو تو اب اختیار نہیں ہوگا، کیونکہ ایک مرتبہ دیکھ چکا ہے۔ لیکن اگر اس کی حالت بدل چکی ہے تو اب اختیار ہوگا، کیونکہ حالت بدل چکی ہے۔

4......اگر بیچنے والے نے خود اپنی مبیع کو نہیں دیکھا ہے تو اس کو خیار رویت نہیں ہوگا، اس کے پاس مبیع تھی تو اس نے کیوں نہیں دیکھا، یہ اس کی غلطی ہے۔

5......مبیع کے اندر دیکھنا ضروری نہیں ہے، بلکہ باہر کی ایسی چیز دیکھ لے جس سے پوری مبیع کا پتہ چل جائے اتنا ہی کافی ہے، یا عرف میں جس حصے کو دیکھنا سمجھتے ہیں اس کو دیکھ لیا تو کافی ہو جائے گا۔

6......مثلا گائے کے چہرے اور گردن کو دیکھ لے، مشین کے ڈبے پر جو تفصیل لکھی ہوتی ہے وہ پڑھ لے تو خیار رویت ساقط ہو جائے گا۔

7......گھر کا صحن اور دروازہ دیکھ لے تو خیار رویت ساقط ہو جائے گا۔

8......اگر ایک ہی قسم کی بہت ساری مشینیں خریدنی ہے تو ایک مشین کو دیکھ لینے سے باقی مشین کا خیار رویت ختم ہو جائے گا۔

9......اگر مشتری مر گیا تو یہ حق وراثت کے طور پر وراث کو منتقل نہیں ہو گا۔ کیوں کہ یہ اختیار ہے جو کسی اور کی طرف منتقل نہیں ہوتا۔

10......اندھے کے سامنے چیز کی صفات بیان کر دے اور اس پر وہ ہاں کہہ دے تو اس کا خیار رویت ساقط ہو جائے گا۔ کیونکہ اس کی مجبوری ہے۔

﴿خیار عیب کے احکام﴾

1......مبیع میں عیب تھا جسکو مشتری نے دیکھا نہیں تھا اور اس پر راضی بھی نہیں ہوا تھا اس کی وجہ سے مبیع واپس کرے اس کو ,خیار عیب، کہتے ہیں۔

2......اگر بائع نے مشتری سے کہہ دیا کہ ابھی تمام عیب کو دیکھ لو میں تمام عیب سے بری ہوں تو اب عیب کے ماتحت واپس نہیں کر سکتا، کیونکہ بائع نے پہلے ہی کہہ دیا ہے۔ کہ میں تمام عیب سے بری ہوں۔

3......یا مشتری نے عیب دیکھا اور اس پر راضی ہو گیا تو اب اس عیب کی وجہ سے مبیع واپس نہیں کر سکتا ہے۔

4......اگر مشتری نے مبیع میں عیب دیکھا اور اس عیب سے راضی بھی نہیں ہوا تھا تو اس کو مبیع واپس کرنے کا اختیار ہے۔

5......لیکن اگر لے گا تو جو قیمت طے ہوئی تھی اسی قیمت میں لینا ہوگا۔ کیونکہ عیب ایک صفت ہے، اور پہلے گزر چکا ہے صفت کی وجہ سے قیمت کم نہیں ہوتی۔

6...... یہ جو عیب کی وجہ سے قیمت کم کرواتے ہیں، اور بائع قیمت کم کر دیتے ہیں یہ گویا کہ پہلی بیع ختم ہوگئی اور بائع اور مشتری کے درمیان دوسری بیع ہوئی، اور بائع اور مشتری اب اس پر راضی ہو گئے۔

7...... ہاں مشتری کے پاس جانے کے بعد کوئی ایسی صورت پیدا ہوگئی کی اب مبیع بائع کے پاس واپس نہیں ہوسکتی تو اب عیب کی وجہ سے جو نقصان ہوا ہے اس کی قیمت بائع سے لے سکتا ہے۔

8......مثلا: مشتری کے یہاں جا کر ایک اور عیب پیدا ہو گیا، تو ظاہر ہے کہ اس دوسری عیب کے ساتھ مبیع بائع کی طرف واپس نہیں آسکتی، اس میں بائع کا نقصان ہوگا، اس لئے اب یہی ہوگا کہ نقصان کی قیمت بائع سے وصول کرے۔

9...... یا مبیع میں زیادتی ہوگئی مثلا گائے تھی اس میں بچہ پیدا ہو گیا تو اس بچے کے ساتھ گائے واپس نہیں ہوسکتی اس لئے اب نقصان کی قیمت وصول کرے گا۔

10...... ہاں اگر نئے عیب کے باوجود بائع اس کے لینے پر راضی ہو جائے تو لے

سکتا ہے، کیونکہ یہ اس کا ذاتی حق ہے کہ اپنا نقصان کر رہا ہے۔

11 ......اگر مبیع ختم ہو گئی، مثلا مبیع مر گئی، یا مبیع کو بیچ دیا تو اب عیب کا نقصان نہیں لے سکتا، کیونکہ اگر بائع کہے کہ ٹھیک ہے مجھے اپنی مبیع واپس کر دو تو وہ نہیں کر سکے گا، یا اس عیب کو کوئی دیکھنا چاہے کہ اس کو دیکھ کر نقصان کا فیصلہ کروں گا تو اس کو نہیں دیکھ سکتا، کیونکہ مبیع سامنے نہیں ہے اس لئے اب نقصان کی قیمت بھی نہیں لے سکتا

12 ......جس چیز کو تاجر لوگ عیب سمجھتے ہیں، یا اس کو عیب شمار کرتے ہیں اس کو عیب کہا جائے گا، اور جس چیز کو عیب شمار نہیں کرتے اس کو عیب نہیں کہا جائے گا۔ یہ قاعدہ ہے۔

﴿بیع فاسد کے احکام﴾

﴿بیع باطل کیا ہے﴾

اصــــول:[ا] اگر مبیع یا اس کی قیمت مال نہیں ہے،[مثلا مسلمان کے لئے شراب مال نہیں ہے] تو بیع باطل ہوگی ،یعنی بیع ہوگی ہی نہیں ،اس لئے بعد میں بائع ،یا مشتری راضی بھی ہو جائے ،اور مبیع اور قیمت پر قبضہ بھی کر لے تب بھی بیع نہیں ہوگی ،اسلئے مبیع بائع کی طرف اور قیمت مشتری کی طرف لوٹانا ضرری ہے

﴿بیع فاسد کیا ہے؟﴾

اصــول :[۲] لیکن مبیع اوراس کی قیمت مال ہے،لیکن غلط شرط لگائی ، یا بائع ، یا مشتری میں سے کسی کا نقصان ہے،جسکی وجہ سے بیع میں کمی آئی تو اس کو,بیع فاسد، کہتے ہیں، یہ باطل نہیں ہے۔

1 ......بیع فاسد میں اگر مبیع اوراس کی قیمت پر قبضہ کرلیا، اور بائع اور مشتری راضی ہوگئے تو بیع اب جائز ہو جائے گی۔اگر چہ پہلے فاسد تھی۔

2 ...... جہاں جہاں بیع فاسد کا معاملہ ہے وہاں بائع اور مشتری کے راضی ہونے کے بعد بیع جائز ہو جائے گی ۔ ہاں بائع اور مشتری راضی نہیں ہوئے ،تو بیع ٹوٹ جائے گی۔

اصـــول : بیع فاسد میں قبضہ کرنے سے پہلے اور بیع مکمل ہونے سے پہلے بائع اور مشتری کو بیع توڑنے کا اختیار رہتا ہے، کیونکہ یہ بیع بہت کمزور ہے۔

﴿ان ١١ صورتوں میں بیع فاسد ہوتی ہے﴾

1 ......[ا] مبیع بائع کی چیز کے ساتھ اس طرح چپکی ہوئی ہو کہ اس کو جدا کریں تو بائع کو نقصان ہوگا تو بیع فاسد ہوگی۔

2 ......مثلا چھت کی شہتیر جو چھت میں ابھی تک چپکی ہوئی ہے اس کو بیچا تو یہ بیع فاسد ہے، کیونکہ اس کو جدا کرنے میں بائع کی چھت گر جائے گی، اس لئے بیع فاسد ہوگی۔ ہاں شہتیر نکال کر جدا کر دے تو اب جائز ہو جائے گی، اس لئے کہ یہ بھی مال ہے، اور نکالنے کے بعد بائع کا نقصان نہیں ہے۔

3 ......[٢] اگر مبیع مجہول ہو تو بیع فاسد ہوگی۔

4 ......مثلا یہ کہا کہ ایک مرتبہ ندی میں جال پھینکنے سے جتنی مچھلی آئے گی اس کو ایک درہم میں خریدتا ہوں تو یہ بیع فاسد ہوگی، کیونکہ یہ معلوم نہیں ہے کہ کتنا کیلو مچھلی آئے گی۔

5 ......یا مثلا: چار پانچ قسم کی چیز رکھی ہوئی ہے، اب جس پر مشین کا کانٹا چلا جائے وہ چیز مشتری کی ہے تو یہ جوا ہے اور بیع فاسد ہوگی، کیونکہ ابھی پتہ نہیں ہے

کہ کون سی چیز اس کی ہے۔
6......[۳] اگر ابھی مبیع قبضے میں نہ ہو اور قبضہ کرنا مشکل ہو تو بھی بیع فاسد ہے۔
7......مثلا بہتی ندی میں مچھلی ہے، اب اس کو بیچ رہا ہے تو یہ بیع فاسد ہوگی کیونکہ ابھی مچھلی قبضے میں نہیں ہے۔ ہاں جب پانی سے مچھلی نکال لیگا اور مشتری کے حوالے کرے گا تب بیع جائز ہو جائے گی۔
8......[۴] مبیع ابھی وجود میں نہیں آئی ہو تب بھی بیع فاسد ہوگی۔
9......مثلا فیکٹری کا سامان ابھی بنا نہیں ہے، اور دس سامان کی بیع ابھی کر لی تو ابھی بیع فاسد ہوگی، کیونکہ پتہ نہیں کہ سامان بنے گا بھی یا نہیں۔
10......البتہ یہ بھاؤ کرنا ایک وعدہ ہوگا، اور جب سامان بن کر تیار ہو جائے گا اور مشتری اس پر قبضہ کر لے گا تو اب بیع شمار کی جائے گی۔
11......اس سے پہلے بیع کو توڑنا جائز ہوگا، البتہ یہ وعدہ کی خلافی ضرور ہوگی۔
12......[۵] مبیع کسی چیز میں ایسی چھپی ہوئی ہو کہ پتہ ہی نہیں چلتا ہو کہ مبیع کتنی ہے تو بیع فاسد ہوگی۔
13......مثلا گائے کے تھن کے اندر دودھ ہے اور ابھی اس کو بیچ رہا ہے تو یہ بیع فاسد ہے، کیونکہ دودھ ابھی اتنا چھپا ہوا کہ پتہ ہی نہیں چل رہا ہے کہ تھن میں دودھ کتنا ہے، اس لئے بیع فاسد ہوگی۔ ہاں نکال کر سامنے رکھ دیگا تو اب بیع

جائز ہوگی۔

14 ......[٦] بائع ایسی شرط لگا دے کہ مشتری کا اختیار ختم ہو جائے تب بھی بیع فاسد ہے۔

15 ......مثلا ہندو گائے بیچے اور یہ شرط لگا دے کہ اس کو قربانی مت کرنا تو بیع فاسد ہوگی، لیکن پھر بھی خرید لیا اور قبضہ کر لیا تو بیع جائز ہو جائے گی۔ اور چونکہ اس کی چیز ہو گئی اس لئے اس کو قربانی کر سکتا ہے، البتہ وعدہ خلافی ہوگی۔

16 ......[ے] ایسی شرط لگائے جس میں بائع کا فائدہ ہو اور مشتری کا نقصان ہو تو بیع فاسد ہوگی۔

17 ......مثلا، گھر بیچا اس شرط پر کہ ایک ماہ بائع کو رہنے دیگا تو بیع فاسد ہوگی، کیونکہ اس میں بائع کا فائدہ ہے، البتہ گھر بیچ دے اور بعد میں مشتری اپنی مرضی سے گھر میں رہنے دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

18 ...... یا گھر بیچا اس شرط پر کہ ایک ماہ کے بعد گھر حوالہ کروں گا تو یہ بھی فاسد ہے، کیونکہ اس میں بائع کا فائدہ ہے۔ تاہم اس شرط پر گھر خرید لیا اور مہینے بعد گھر پر قبضہ کر لیا تو اب بیع ہو جائے گی۔

19 ...... برطانیہ میں گھر خریدنے کی بات آج ہوتی ہے، لیکن آفس کی کاروائی کرتے کرتے تین ماہ نکل جاتے ہیں تو یہ بیع جائز ہے، کیونکہ اس میں تین ماہ کی

شرط نہیں ہے بلکہ آفس کی مجبوری کی وجہ سے تاخیر ہوتی ہے۔

20......[۸] یا ایسی شرط لگائی جس میں مشتری کا فائدہ ہو تو بیع فاسد ہوگی۔

21......مثلا کپڑا خریدا اس شرط پر کہ آپ اس کو سل کر دیں گے تو اس میں مشتری کا فائدہ ہے اور بائع کا نقصان ہے، اس لئے فاسد ہوگی۔

22......لیکن اگر خریدنا الگ ہو اور اسی آدمی کے پاس سلائی کی اجرت الگ سے طے ہو تو جائز ہے۔

23......یا اس دکان میں رواج ہی ہے کہ کپڑا سل کر دیتا ہے تو اب جائز ہو جائے گی، کیونکہ اس میں بائع کا نقصان نہیں ہے، وہ کپڑا اور سلائی دونوں کی قیمت کے ساتھ بیع کر رہا ہے۔

24......یا جیسے جوتے بنانے والے کی دکان سے چمڑا اس شرط پر خریدتے ہیں کہ وہ اس کا جوتا، یا چپل بھی بنا کر دیگا تو چونکہ وہاں اس کا رواج ہے، اور اس میں بائع کو نقصان نہیں ہے اس لئے جائز ہو جائے گا۔

25......[۹] یا ایسی تاریخ پر بیع طے کی کہ بائع اور مشتری کو وہ تاریخ ہی معلوم نہیں ہے تو بیع فاسد ہوگی۔

26......مثلا کہا کہ نصاری کی عید پر گھر بیچتا ہوں، اور نصاری کی عید کس دن ہے یہ نہ بائع کو معلوم ہے نہ مشتری کو معلوم ہے تو تاریخ کی جہالت سے بیع فاسد ہوگی

، کیونکہ مشتری پہلے مانگے گا، اور بائع بعد میں مبیع حوالہ کرے گا، جس سے جھگڑا ہو گا، اور اگر دونوں کو نصاری کی عید کی تاریخ معلوم ہو تو جائز ہے۔

27......تاہم اگر بیع کر ہی لیا، اور دونوں میں جھگڑا نہیں ہوا اور مبیع پر قبضہ کر لیا تو اب بیع جائز ہو جائے گی۔

28......[۱۰] دکاندار کے پاس مشین ابھی دکان میں نہیں ہے فیکٹری سے لیکر دیگا تو ابھی اس کی بیع کرنا بیع فاسد ہے، کیونکہ چیز ہی اس کے پاس نہیں ہے تو بیچے گا کیا۔ لیکن اگر ایسا کیا تو صرف بیع کا وعدہ ہوگا بیع نہیں ہوگی، ہاں جب مشین لاکر مشتری کو حوالہ کرے گا اس وقت بیع سمجھی جائے گی۔

29......[۱۱] دوسرے کے مال کو اس کی اجازت کے بغیر بیچ دیا تو یہ بھی بیع فاسد ہے، کیونکہ اس کا مال نہیں ہے۔

30......ہاں مال والے نے بعد میں اجازت دے دی تو اب بیع جائز ہوگی۔ بشرطیکہ وہ مال ابھی تک موجود ہو ختم نہ ہوا، اور مشتری نے اسکو بیچا نہ ہو۔

﴿باطل بیع کے احکام﴾

اصـــول :اگر مبیع مال ہی نہ ہو، یا قیمت مال نہ ہو تو بیع باطل ہوگی، بعد میں بائع اور مشتری راضی ہو جائے اور مبیع پر قبضہ کر لے تب بھی بیع نہیں ہوگی، اس بیع کو بہر حال توڑنا ہی ہوگا، کیونکہ جب مال نہیں ہے تو بیع کس بات کی ہوگی۔

اصـــول :شراب، سور، مردار، خون، مسلمان کے حق میں مال نہیں ہے، آزاد آدمی کسی کے یہاں بھی مال نہیں ہے۔

1......پس اگر مسلمان نے شراب بیچی تو یہ بیع باطل ہوگی۔

2......غیر مسلم کے یہاں یہ مال ہے اس لئے اگر غیر مسلم نے شراب بیچی تو اس کی بیع جائز ہوگی۔

3......غیر مال کو مال کے ساتھ ملا کر بیچا تو دونوں کی بیع باطل ہوگی، کیونکہ مال کو غیر مال کے ساتھ ملایا اور عقد ایک ہے تو غیر مال کی بیع ختم ہوگئی تو اب جو مال ہے اس کی قیمت کتنی ہوگی وہ بھی مجہول ہوگئی اس لئے مال کی بیع بھی اس کے ساتھ ختم ہو جائے گی۔

4......مثلا شراب کو ایک من گیہوں کے ساتھ بیچی تو شراب کی بیع ختم ہوگئی تو اب گیہوں کی قیمت کتنی ہوگی اس میں جہالت ہوگئی، اور قاعدہ یہ ہے کہ ثمن [قیمت] میں جہالت ہو جائے تب بھی بیع باطل ہو جاتی ہے۔

﴿بیع کس کس چیز کی ہوسکتی ہے﴾

1......جو چیز مال ہے اس کی بیع جائز ہے، جیسے گیہوں، چاول، مشین وغیرہ۔

2......مسلمان کے حق میں جو چیز مال نہیں اس کی بیع جائز نہیں۔

3......جیسے شراب، سور، خون، مردار۔

4......جو جانور کھانے کے لئے حلال نہیں، مگر دوسرے کام کے لئے ہے، اس کی بیع جائز ہے، جیسے شیر، چیتا، بھیڑیا، وغیرہ۔

5......یہ بیع جس طرح مسلمان سے کرسکتا ہے، غیر مسلم سے بھی کرسکتا ہے۔اس لئے کہ وہ بھی انسان ہیں۔

6......البتہ شراب، سور، مردار کی بیع مسلمان غیر مسلم سے نہیں کرسکتا، کیونکہ یہ چیزیں انکے لئے حلال نہیں ہیں۔

7......غیر مسلم دوسرے غیر مسلم سے سور، شراب، خون، مردار کی بیع کرسکتا ہے، اس لئے کہ انکے معاشرے میں یہ چیز جائز سمجھی جاتی ہے۔

﴿مکروہ بیع کے احکام﴾

1......مکروہ بیع میں دونوں طرف مال ہوتے ہیں، اور بیع جائز ہوتی ہے، لیکن کچھ غیر مناسب خارجی وجہ ہوتی ہے اس لئے بیع جائز تو ہے لیکن بیع کرنا اچھا نہیں ہے

2...... جمعہ کی اذان کے وقت بیع کرنا مکروہ ہے۔ کیونکہ جمعہ کی تیاری کرے۔

3...... دلالی کرنا مکروہ ہے۔ دلالی کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ چیز خریدنی نہیں ہے، لیکن دوسروں کو ترغیب دینے کیلئے اور قیمت بڑھانے کے لئے بیع کرتا جارہا ہے

4...... بھاؤ پر بھاؤ کرنا مکروہ ہے، ایک آدمی لینے کے قریب ہے اور دوسرا آدمی بھاؤ کرنے لگے، اس کو بھاؤ پر بھاؤ کرنا کہتے ہیں۔ اگر ابھی لینے کے قریب نہیں ہے تو بھاؤ کرنا مکروہ نہیں ہے۔

5...... سوداگروں سے آگے بڑھ کر ملنا مکروہ ہے۔

6...... شہر کے باہر سے بیچنے والا آرہا ہے اب اس سے سستی قیمت میں خریدنے کے لئے شہر سے باہر چلا جائے یہ مکروہ ہے۔ کیونکہ شہر والوں کو مہنگا پڑے گا۔

7...... اگر شہر والوں کو اس کی ضرورت نہیں ہے، اور آنے والوں کو دھوکا بھی نہیں دے رہا ہے تو پھر تاجروں سے پہلے ملنا مکروہ نہیں۔

8...... شہر والوں کو غلے کی سخت ضرورت ہے اس کے باوجود اس کو نہ دیکر دیہات والوں سے مہنگا بیچنا، اور شہر والوں کو بھوکا چھوڑ دینا یہ مکروہ ہے، لیکن اگر شہر والوں کو اتنی ضرورت نہیں ہے اس لئے دیہات والوں سے بیچا تو مکروہ نہیں ہے۔

9...... یہ کراہیت ان چیزوں میں ہے جو انسان کی بنیادی ضرورت کھانا کپڑا وغیرہ ہے دوسری چیزوں میں نہیں ہے۔

﴿مبیع واپس لینے [اقالہ] کے احکام﴾

1......مبیع میں کوئی خامی نہ ہو لیکن مشتری کو پسند نہیں آئی جس کی بنا پر بائع اس کو واپس لے لے اس کو ,اقالہ، اور مبیع کو واپس لینا کہتے ہیں۔

2......بائع اپنی خوشی سے مبیع واپس لے لے تو یہ جائز ہے، اور یہ اس کا حق ہے، اس میں بائع کو ثواب ملے گا۔

3......جتنی رقم میں بیچا ہے اتنی ہی میں واپس لینا ہوگا، اس سے کم، یا زیادہ میں نہیں

4......اگر کم یا زیادہ میں واپس کیا تو یوں سمجھا جائے گا کہ یہ نئی بیع کی۔

5......مشتری کو مجبور کرنے کے لئے بائع کم رقم دیکر واپس لے یہ مکروہ ہے، اور گناہ گار ہوگا۔

6......اگر مبیع ہلاک ہوگئی تو اب اقالہ نہیں ہو سکے گا، کیونکہ مبیع ہی نہیں ہے تو کس چیز کو واپس کرے گا۔

7......لیکن اگر قیمت ہلاک ہوگئی تو اقالہ ہو سکے گا، کیونکہ بائع اس قسم کی دوسری قیمت ادا کر دے گا۔

8......اگر کچھ مبیع ہلاک ہوگئی تو باقی مبیع کا اقالہ ہوسکتا ہے۔

﴿تولیہ اور مرابحہ کے احکام﴾

﴿جس قیمت میں خریدا ہے اسی میں بیچنے کے احکام﴾

1......اگر بائع نے یہ نہیں کہا کہ میں نے کتنے میں خریدا ہے، بس اتنا کہا کہ اس چیز کی قیمت اتنی ہے تو یہ عام بیع ہے، اس صورت میں جتنے میں چاہے بیچ دے اس میں کوئی وعدہ خلافی نہیں ہے، اور نہ اس میں گناہ ہے۔

2......اگر بائع نے مشتری سے باضابطہ کہا کہ مثلا پانچ درہم میں خریدا ہوں، اور پانچ ہی میں بیچتا ہوں تو یہ صورت ,تولیہ، کی ہے، یعنی جتنے میں خریدا ہے اسی میں بیچتا ہوں۔

3......جو چیز اپنے گھر کی ہے کہیں سے خرید کر نہیں لایا ہے اس میں مرابحہ یا تولیہ نہیں ہوتا، اس کو تو کہیں سے خریدا ہی نہیں ہے تو کیسے کہے گا کہ اس کو پانچ پونڈ میں خریدا ہوں اس لئے پانچ پونڈ میں بیچتا ہوں، یا نفع لیکر چھ پونڈ میں بیچتا ہوں

4......انہیں قیمت میں تولیہ، یا مرابحہ [نفع لیکر بیچنا] کرسکتا ہے جس قیمت کی مثل ہو جیسے روپیہ، پونڈ، گیہوں چاول، وغیرہ، تاکہ دوسرا خریدنے والا اس جیسی چیز قیمت میں دے سکے۔

5......اگر مثلا بکری کے بدلے گیہوں خریدا ہے تو دوسرا خریدنے والا اپنی جانب سے اس جیسی بکری کہاں سے لائے گا، جو بکری بھی دیگا، وہ بڑی ہو جائے گی، یا

چھوٹی ہو جائے گی، کیونکہ بکری مثلی نہیں ہے۔اس لئے بکری میں مرابحہ، یا تولیہ نہیں ہوگا۔

6......مبیع کو منتقل کرنے،اس کو حفاظت سے رکھنے، یا اس پر نقش ونگار کرنے میں جو خرچ ہوا ہو، یا مبیع کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے میں جو خرچ ہوا ہو اس کو اصلی قیمت کے ساتھ شامل کرسکتا ہے،لیکن اس صورت میں یہ نہیں کہے کہ اتنے میں خریدا ہے، کیونکہ یہ جھوٹ ہو جائے گا۔ بلکہ یوں کہے کہ اتنے میں یہ مبیع مجھکو پڑی ہے۔ کیونکہ تاجران چیزوں کے خرچ کو اصل قیمت کے ساتھ ملاتے ہیں،اوراس سے قیمت میں بڑھوتری بھی ہوتی ہے۔

7......جانور کو کھلانے کا خرچ قیمت میں نہیں ملاسکتا، کیونکہ تاجراس کے خرچ کو اصل قیمت کے ساتھ نہیں ملاتے ہیں۔

8......اگر مشتری کو بعد میں معلوم ہوا کہ کم قیمت میں خریدا تھا،اور دھوکہ دیکر زیادہ قیمت لی ہے تو جتنی قیمت زیادہ لی ہے وہ واپس لیگا،اس لئے کہ جھوٹ بالا ہے۔

﴿مرابحہ کے احکام﴾

(نفع لیکر بیچنے کے احکام)

1 ...... بائع نے مشتری کو یہ بتایا کہ مثلا پانچ پونڈ میں خریدا ہوں اور ایک پونڈ نفع لیکر چھ پونڈ میں بیچتا ہوں تو یہ نفع لیکر بیچنا ہوا اس کو عربی میں مرابحہ، کہتے ہیں۔

2......اگر مشتری سے یہ نہیں کہے کہ میں نے اتنے میں خریدا ہے تب تو جتنے میں بیچے مرابحہ نہیں ہے، عام بیع ہے۔

3......اس کے تمام احکام وہی ہیں جو تولیہ کے ہیں۔

4......اگر بعد میں مشتری کو معلوم ہوا کہ جتنے میں خریدا ہے تھا اس سے زیادہ بتایا ہے تو جتنا زیادہ بتایا اس کو واپس لے۔اور اسی حساب سے نفع بھی واپس لے۔

﴿سود کے احکام﴾

1......سود حرام ہے اور سود لینے میں بہت بڑا گناہ ہوتا ہے، یہ گناہ کبیرہ ہے۔

2......سود دو قسم کے ہوتے ہیں۔

3......[۱] ایک طرف مال میں زیادہ ہو اور دوسری طرف کم ہو۔ مثلا ایک طرف پانچ درہم ہو اور دوسری طرف چھ درہم ہو تو یہ سود ہے۔

4......[۲] دوسری صورت یہ ہے کہ ایک ادھار ہو اور دوسرا نقد ہو یہ بھی ایک قسم کا سود ہے، اور حدیث میں اس کی بھی ممانعت ہے۔

5......ان دو قسم کی چیزوں میں سود ہوتا ہے۔

6......[۱] درہم، دینار جسکو پچھلے زمانے میں وزنی چیز کہتے تھے، یعنی وزن کر کے دیتے تھے اس میں سود ہوتا ہے۔

7...... پونڈ، ڈالر، روپیہ، ریال اس وقت اصل کرنسی مانی جاتی ہے، لیکن سونے کی جگہ پر مانی جاتی ہے۔ اس لئے پونڈ کو پونڈ کے بدلے میں کمی زیادتی حرام ہے

نوٹ :حضور ﷺ کے زمانے میں درہم اور دینار وزن کر کے بیچتے تھے اس لئے یہ وزنی ہیں۔

8......[۲] دوسری قسم ہیں، چاول، گیہوں وغیرہ تمام غلے، یہ پچھلے زمانے میں کیل کر کے یعنی برتن میں رکھ کر بیچتے تھے اس لئے ان میں بھی سود ہوتا ہے۔

نوٹ :اس زمانے میں تمام چیزیں کیلو سے ناپنا شروع ہوگیا، یہ اس زمانے کا رواج ہے، حضور ﷺ کے دور میں غلے برتن میں ڈال کر بیچنے کا رواج تھا اس لئے یہ چیزیں کیلی ہیں۔

9......دونوں طرف کی جنس ایک ہوں اور وزنی ہوں تو کمی بیشی بھی حرام ہے اور ادھار بھی حرام ہے، دونوں پر مجلس میں قبضہ کرنا ہوگا۔

10......مثلا چاندی کو چاندی کے بدلے میں بیچے تو کمی بیشی بھی حرام ہے، کیونکہ ایک جنس ہے، اور ادھار بھی حرام ہے، کیونکہ چاندی وزنی ہے۔ دونوں طرف کی چاندی پر مجلس میں قبضہ کرنا ضروری ہوگا۔

11......یا مثلا گیہوں کو گیہوں کے بدلے میں بیچے تو کمی بیشی حرام ہے، کیونکہ ایک جنس ہے، اور ادھار بھی حرام ہوگا، کیونکہ کیلی ہے، اس لئے دونوں طرف کے گیہوں پر مجلس میں قبضہ کرنا ہوگا۔

12......مثلا ایک کیلو گیہوں کے بدلے دو کیلو گیہوں لینا سود ہوگا۔

13......ایک طرف اچھے قسم کا گیہوں ہے اور دوسری طرف ادنی قسم کا گیہوں ہے تب بھی برابر سرابر کر کے ہی بیچنا ہوگا، ورنہ سود ہوگا کیونکہ شریعت میں صفت کا اعتبار نہیں ہے۔

14......اگر ادنی گیہوں کے بدلے میں اعلی گیہوں خریدنا ہو تو اس کی صورت یہ

ہے کہ اپنے ادنی گیہوں کو روپیہ، یا ڈالر کے بدلے بیچو اور اس روپیہ سے اسی آدمی سے اعلی گیہوں خرید لو۔ اس صورت میں گیہوں کا گیہوں کے بدلے میں خریدنا نہیں ہوا بلکہ گیہوں کو ڈالر کے بدلے میں خریدنا ہوا۔

15......مثلا دو کیلو گیہوں ڈیڑھ ڈالر میں بیچیں، اور اس ڈیڑھ ڈالر کا ایک کیلو گیہوں اسی آدمی سے خرید لیں تو جائز ہو جائے گا، حدیث میں یہی ترکیب بتائی ہے۔

16......اگر چیز روپیہ، پیسہ ہو یا غلہ، آناج ہو اور دونوں طرف ایک ہی طرح کی چیزیں ہوں ہو تو کمی زیادتی بھی حرام ہے، اور ادھار بھی حرام ہے۔

17......مثلا گیہوں کو گیہوں کے بدلے میں بیچا تو کمی زیادتی بھی حرام ہے اور ادھار بھی حرام ہے۔ کیونکہ دونوں غلے ہیں اور دونوں کیلی یعنی برتن میں ڈال کر بیچنے کی چیزیں ہیں۔

18......اسی طرح ڈالر کو ڈالر کے بدلے میں بیچا تو کمی زیادتی بھی حرام ہے اور ادھار بھی حرام ہے۔ کیونکہ دونوں ایک ہی جنس کی چیزیں ہیں اور دونوں ہی وزنی ہیں

19......اور اگر گیہوں کو جو کے بدلے میں بیچا تو چونکہ دو جنس ہیں اس لئے کمی زیادتی جائز ہے، لیکن دونوں کیلی ہیں اس لئے ادھار حرام ہے، اس لئے دونوں پر مجلس میں قبضہ کرنا ضروری ہے۔

20......اگر پونڈ کو پونڈ کے بدلے میں بیچے تو چونکہ دونوں ایک ہی قسم کی جنس ہیں

اور وزنی ہیں اس لئے کمی زیادتی بھی حرام ہوگا، اور ادھار بھی حرام ہوگا، دونوں پونڈ پر مجلس میں قبضہ کرنا ضروری ہوگا۔

21......یہ جو پونڈ کو بینک کے ذریعہ یا ایجنٹ کے ذریعہ دوسری جگہ بھیجتے ہیں، اور بینک والا زیادہ پونڈ لیتا ہے تو اس کی صورت یہ نکالی جائے گی کہ زیادہ پونڈ سروس چارج کے لئے ہے، اور بھیجنے کے خرچ میں لے رہا ہے، اور اصل اصل کے برابر ہے، اس طرح جائز کی ایک صورت نکالی جائے گی، کیونکہ اس وقت یہ عالمی مجبوری ہے۔

22......مثلا پانچ پونڈ دوسری جگہ بھیجنا ہے تو بینک نے چھ پونڈ وصول کئے، تو پانچ پانچ کے بدلے میں ہے، اور ایک پونڈ سروس چارج اور بھیجنے کا خرچ ہے۔

23......اگر پونڈ کو روپیہ کے بدلے میں بیچے تو چونکہ دونوں دو قسم کی کرنسی ہیں اس لئے دونوں دو جنس ہیں اس لئے کمی زیادتی جائز ہے۔

24......اس وقت پوری دنیا میں ایجنٹ کو پونڈ اور ڈالر دیکر روپیہ خریدتے ہیں، اور اس کو یہ کہتے ہیں کہ اس کو ہندوستان، اور پاکستان بھیجو جس میں ایک ہفتہ لگ جاتا ہے۔

25......پس اگر پونڈ یا روپیہ میں سے ایک کرنسی پر قبضہ ہوگیا تو بیع ہوجائے گی، اور اگر دونوں میں سے کسی پر قبضہ نہیں ہوا تو یہ دونوں طرف ادھار ہے اس لئے بیع

نہیں ہوگی ،صرف وعدہ ہوگا۔

26......پس جس وقت دونوں میں سے ایک کرنسی پر قبضہ ہوا تو اس وقت بیع شروع ہوگی۔

27......مثلا: دودن بعد ایجنٹ کو پونڈ دیا تو اب دودن بعد بیع شروع ہوئی، کیونکہ اب ایک طرف کی کرنسی پر قبضہ ہوا۔

28......قاعدہ یہ ہے کہ دونوں طرف ادھار ہوں تو عددی چیز کی بیع جائز نہیں ہوگی ،اور ایک طرف ادھار ہوتو بیع جائز ہو جائے گی۔

29......حضور ﷺ نے صراحت کے ساتھ جن چیزوں کو وزنی کہا وہ وزنی شمار کی جائے گی اور جن چیزوں کو کیلی کہا وہ کیلی شمار کی جائے گی۔اور جن چیزوں کے بارے میں کچھ نہیں کہا وہ آج کے زمانے کی لوگوں کی عادت پر محمول کی جائے گی

30......تر کھجور کو خشک کھجور کے ساتھ بیچے تو برابر سرابر ہی بیچنا ہوگا، کیونکہ یہ ایک ہی جنس شمار کی جاتی ہے،اسی طرح انگور کو کشمش کے ساتھ بیچے تو برابر سرابر ہی بیچنا ہوگا، کیونکہ کشمش انگور ہی کا سوکھا ہوا پھل ہے۔

31......گائے کے دودھ کو اونٹ کے دودھ کے ساتھ بیچے تو کمی بیشی کے ساتھ بیچ سکتا ہے، کیونکہ اونٹ الگ جنس ہے اور گائے الگ جنس ہے اس لئے انکے دودھ

بھی الگ الگ جنس شمار کیے جائیں گے۔

32......گیہوں کی روٹی اس کے آٹے کے ساتھ کمی بیشی کے ساتھ بیچ سکتا ہے، کیونکہ روٹی عددی بن گئی اور آٹا کیلی ہے، اس لئے گویا کہ دو جنس ہو گئے۔

33......جو چیز عددی ہے یعنی گن کر بیچتے ہیں جیسے انڈا، اخروٹ تو اس کو کمی بیشی کے ساتھ بیچ سکتا ہے، مثلا ایک انڈا کو دو انڈوں کے بدلے بیچ سکتا ہے، البتہ دونوں کی جنس ایک ہے اس لئے دونوں پر مجلس میں قبضہ کرنا ہوگا۔

34......جو چیز زراعی ہے، یعنی ہاتھ سے ناپ کر بیچی جاتی ہے، مثلا کپڑا تو اس کو بھی کمی بیشی کے ساتھ بیچی جا سکتی ہے، مثلا ایک گز کپڑا دو گز کپڑے کے بدلے بیچ سکتا ہے۔ البتہ جنس ایک ہے اس لئے دونوں کپڑوں پر مجلس میں قبضہ کرنا ہوگا، ورنہ بیع فاسد ہو جائے گی۔

35......جو دار الامن ہے، وہاں کے ملک والے دار الاسلام کے ساتھ اسلامی جنگ نہیں کر رہے ہیں، بلکہ مسلمانوں کو امن دئے ہوئے ہیں، تو اس دار الامن والوں کا مال مسلمانوں کے لئے زبردستی لینا حلال نہیں ہے اس لئے اس سے سود کے طور پر کچھ مال لے لینا حلال نہیں ہے۔

﴿سونا، چاندی بیچنے کے احکام﴾

1......سونا چاندی کو سونے چاندی کے بدلے بیچنے کو بیع صرف، کہتے ہیں۔

2......سونے چاندی کو دنیا میں اصلی ثمن کہتے ہیں۔

3......آج کل کی کرنسی سونے کا بدل ہے۔

4......سونے کو سونے کے بدلے میں بیچے تو برابر سرابر بیچنا ہوگا، اور دونوں پر مجلس میں قبضہ کرنا ہوگا۔ کیونکہ دونوں کی جنس ایک ہے اور دونوں وزنی ہیں۔

5......وزن کے اعتبار سے دونوں برابر ہوں۔

6......اگر کمی زیادتی کے ساتھ بیچے تو سود ہوگا۔

اگر کسی ایک پر مجلس میں قبضہ نہیں کیا تو بیع فاسد ہو جائے گی۔

7......اگر سونے کو چاندی کے بدلے میں بیچے تو کمی زیادتی کے ساتھ بیچ سکتا ہے، کیونکہ دو جنس ہیں۔

8......لیکن چونکہ دونوں وزنی ہیں اس لئے دونوں پر مجلس میں قبضہ کرنا ہوگا۔

9......اگر سونے کو چاندی کے بدلے بیچے تو اٹکل سے بھی بیچ سکتا ہے، کیونکہ کمی زیادتی جائز ہے۔

10......مثلا ایک طرف دو دینار اور ایک درہم ہوں اور دوسری طرف دو درہم اور ایک دینار ہوں تو بیع جائز ہوگی، کیونکہ دینار کو درہم کے بدلے قرار دیا جائے گا

،اور درہم کو دینار کے بدلے قرار دیا جائے گا،اور کمی زیادتی جائز قرار دی جائے گی

11......اگر چاندی کے ساتھ کھوٹ ملی ہوئی ہو، پس اگر کھوٹ کم ہے تو پورا مال چاندی قرار دیا جائے گا۔ کیونکہ ہر چاندی میں تھوڑا بہت کھوٹ تو ہوتا ہی ہے۔

12......اور اگر چاندی کم ہے تو سب کو سامان قرار دیا جائے گا۔

13......جس چاندی میں کھوٹ غالب ہے اس کو خالص چاندی کے ساتھ بیچے تو کمی زیادتی کے ساتھ بیچ سکتا ہے، کیونکہ یہ اب چاندی نہیں رہی بلکہ سامان بن گیا۔

14......کاغذ کا نوٹ جب تک حکومت کی جانب سے جاری ہے اس وقت کرنسی کے حکم ہے،اور جب حکومت نے اس کو ختم کر دیا تو اب وہ سامان اور کاغذ کے حکم میں ہو گیا۔

﴿بیع سلم کے احکام﴾

1......بیع سلم کا مطلب یہ ہے کہ قیمت ابھی لے لے، اور مبیع بعد میں دے۔

2......مبیع موجود نہیں ہے اس لئے قاعدے کے اعتبار سے یہ بیع جائز نہیں ہونی چاہئے، لیکن غریبوں کے لئے یہ بیع حدیث میں جائز قرار دی ہے۔

3......مثلا بائع کے پاس ابھی گیہوں نہیں ہے لیکن مشتری کے پاس سو درہم ابھی لے لیا اور ایک ماہ کے بعد گیہوں دیگا تو اس کو بیع سلم کہتے ہیں۔

4......جس چیز کو پہلے سے متعین کیا جا سکتا ہے اسی میں بیع سلم ہوگی، اور جس چیز کو پہلے سے متعین نہیں کیا جا سکتا ہے اس میں بیع سلم جائز نہیں ہے۔

5......جیسے، کیلی چیز گیہوں، چنا وغیرہ، یا وزنی چیز لوہا، پیتل وغیرہ، یا ایسی عددی، یعنی گن کر بکنے والی چیز جو آپس میں بہت زیادہ فرق نہ ہو، جیسے انڈا، آخروٹ، وغیرہ۔

6......لیکن جن چیزوں کی عدد میں بہت فرق ہو اس میں بیع سلم جائز نہیں ہوگی، جیسے جانور، گائے، بھینس وغیرہ، کیونکہ ہر بھینس الگ الگ قسم کی ہوتی ہے

﴿بیع سلم صحیح ہونے کے لئے ۱۲ شرطیں ہیں﴾

1......[۱] جب سے بیع طے ہوئی ہے اس وقت سے لیکر گیہوں دینے کے وقت تک گیہوں بازار میں ملتا ہو تا کہ کسی وقت بھی گیہوں خرید کر مشتری کو حوالہ کر سکے۔

2......[۲] تاخیر سے قیمت دے تب ہی بیع سلم کہلائے گی ، ورنہ فوری بیع ہوجائے گی۔

3......[۳] کس وقت گیہوں دیگا اس کی تاریخ متعین ہو تا کہ جہالت میں جھگڑا نہ ہو۔

4......[۴] گیہوں دینے کے لئے کسی خاص آدمی کا برتن متعین نہ ہو بلکہ کیلو وغیرہ سے دینا طے ہو جو عام طور پر بازار میں ملتا ہے۔تا کہ اگر برتن گم ہوجائے تو کس کے برتن میں ناپ کر گیہوں دیگا

0......اگر مبیع کپڑا ہے تو کسی خاص آدمی کے ہاتھ سے دینا طے نہ ہو بلکہ عام میٹر ، یا گز سے دینا طے ہو تا کہ وہ آدمی مرجائے تو کس کے ہاتھ سے دے گا۔

5......[۵] کسی خاص گاؤں کا گیہوں دینا طے نہ ہو تا کہ اس گاؤں کا گیہوں پیدا نہ ہو تو کس گاؤں کا گیہوں ادا کرے گا۔

6......[٦] مبیع کی جنس طے ہو یعنی کیا چیز ہے گیہوں ، یا چاول تب بیع درست ہوگی۔

7......[۷] مبیع کی نوع طے ہو، نوع کا مطلب یہ ہے کہ گیہوں کئی قسم کا ہوتا ہے تو کس قسم کا گیہوں لینا ہے یہ متعین ہو۔

8......[۸] صفت متعین ہو، جس قسم کا گیہوں طے ہو اس میں اعلی ہو، یا ادنی ہو یا اوسط ہو یہ بھی طے ہو۔

9......[۹] مقدار معلوم ہو کہ کتنا کیلو گیہوں لینا ہے۔

10......[۱۰] قیمت کی مقدار معلوم ہو کہ کتنے پونڈ میں یہ گیہوں لینا ہے۔

11......[۱۱] گیہوں کس جگہ ادا کرنا ہے یہ جگہ بھی متعین کریں، کیونکہ بعد میں اٹھا کر لیجانے میں اختلاف ہوگا۔

12......[۱۲] یہ بھی ضروری ہے کہ بائع قیمت پر مجلس میں ہی قبضہ کرے، کیونکہ مبیع پر ابھی قبضہ نہیں کرے گا، اب قیمت پر بھی قبضہ نہ کرے تو دونوں جانب سے ادھار بیع ہوگی، اور حضور ﷺ نے بیع الکالی بالکالی، یعنی دونوں جانب سے ادھار بیع سے منع کیا ہے۔ اس لئے اس وقت قیمت پر قبضہ کرنا ضروری ہے۔

0......مشین ہے، کمپیوٹر ہے، جن چیزوں کی تفصیلات سامنے رکھ کر پہلے سے متعین کر سکتا ہے، اس کی قیمت ابھی لے لے اور دینے کی تاریخ متعین کر دے، اور اس کی قیمت پر ابھی قبضہ دے دے، اور وہ چیز بازار میں ملتی بھی ہو، تو اس میں بیع سلم جائز ہو جائے گی، بشرطیکہ ان [۱۲] بارہ شرطوں کو طے کر دے۔

13......اگر دوسو کمپیوٹر کی بیع سلم کی اور آدھی قیمت پر ہی مشتری نے قبضہ دیا، اور کہا کہ باقی قیمت بعد میں دوں گا تو جتنی قیمت ابھی دی اتنی ہی کی بیع ہوگی، کیونکہ مجلس میں قیمت پر قبضہ کرنا ضروری ہے۔ اور باقی کی بیع فاسد ہوگی۔

14......لیکن اگر باقی کمپیوٹر بعد میں دے دیا تو جس وقت باقی کمپیوٹر دے گا اس وقت اس باقی کمپیوٹر کی بیع شروع سمجھی جائے گی۔ کیونکہ بیع فاسد پر قبضہ ہو جائے تو الٹ کر صحیح ہو جاتی ہے۔

15......اسی طرح ہر ایسی چیز جس کو تفصیلات کے ذریعہ پہلے سے متعین کیا جا سکتا ہے اس کی بیع سلم ہو سکتی ہے۔

16......مثلا اینٹ کا فرما متعین ہو جائے تو اس کی بیع سلم جائز ہے۔

17......مشین کی ساری تفصیلات متعین ہو جائے تو اس کی بیع سلم ہو سکتی ہے۔

18......اور تفصیلات کے ذریعہ پہلے سے اس کی صفت متعین نہیں کی جا سکتی ہو تو اس کی بیع سلم جائز نہیں ہے۔

﴿گروی [رہن] کے احکام﴾

لغت: جو آدمی قرض لینے کی وجہ سے اپنی چیز رہن رکھتا ہے اس کو راہن [گروی پر دینے والا] کہتے ہیں۔

1......جس آدمی کے پاس چیز رہن پر رکھی جاتی ہے اس کو مرتہن [گروی پر اپنے پاس رکھنے والا] کہتے ہیں۔

2......جو چیز رہن پر ہے اس کو شئی مرہون [گروی کی چیز] کہتے ہیں۔

3......اور جس چیز کی وجہ سے رہن پر رکھا اس کو قرض یا دین، کہتے ہیں۔

4......زید نے عمر سے دوسو درہم قرض لیا، اور یہ قرض ادا کرے گا اس کی توثیق کے لئے اپنی گائے عمر کو دیا اس کو رہن [اور گروی] کہتے ہیں۔ یہ قرض پر گروی رکھنے کی صورت ہوئی۔

5......یا زید نے عمر سے دوسو درہم میں گھر خریدا، اور یہ دوسو درہم ایک سال بعد دے گا،، اب اس کے اعتماد کے لئے کہ یقیناً دوسو درہم دے گا ہی اپنی گائے کو عمر کے پاس گروی رکھ دیا اس کو گروی کہتے ہیں۔ یہ دین پر گروی رکھنے کی صورت ہوئی۔

6......اگر زید نے دوسو درہم نہیں دیا تو عمر اس گائے کو بیچ کر اپنا دوسو درہم وصول کرے گا۔

7......رہن رکھنے کی بات طے ہونے کے بعد، جب رہن کی چیز پر رہنے پر رکھنے والا قبضہ کرے تب رہن مکمل ہوگا۔

8......قبضہ کرنے سے پہلے رہن پر دینے والا مکر جائے تو رہن مکمل نہیں ہوگا، البتہ یہ وعدہ کی خلافی ہوگی۔

9......رہن پر رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس چیز میں کسی کی شرکت نہ ہو، اس میں رہن رکھنے والے کا سامان نہ ہو، اور رہن رکھنے والے کی زمین کے ساتھ چپکا ہوا نہ ہو۔

10......رہن رکھنے والے کی چیز سے بالکل الگ تھلگ ہوتا کہ رہن پر رکھنے والا اس پر پوری طرح قبضہ کر سکے۔

11......اگر رہن کے گھر میں کسی کی شرکت ہے تو رہن رکھنا صحیح نہیں ہوگا۔

12......مثلا کھیتی ہے جو رہن پر دینے والے کی زمین پر ہے تو اس کھیتی کو رہن رکھنا صحیح نہیں ہے، کیونکہ رہن پر لینے والے کا پورا قبضہ نہیں ہو سکے گا۔

13...... یا پھل ہے جو رہن پر دینے والے کے درخت پر ہے تو رہن پر رکھنا صحیح نہیں ہے، کیونکہ رہن پر لینے والے کا پورا قبضہ نہیں ہو سکے گا۔

14......رہن پر جو کچھ رکھی گئی اس کی حفاظت کی ذمہ داری رہن پر رکھنے والے کی ہے

15......اگر رہن کی چیز ہلاک ہوگئی تو اس کی جتنی قیمت ہوگی، قرض میں سے اتنی

ختم ہو جائے گی۔

16......مثلا دوسو درہم قرض تھا اور جو گائے ہلاک ہوئی اس کی قیمت ڈیڑھ سو تھی تو قرض دینے والے کا ڈیڑھ سو درہم کم ہو گیا، اب رہن پر دینے والے سے ڈیڑھ سو وصول نہیں کر سکتا، صرف پچاس ہی وصول کرے گا۔

17......اور اگر گائے کی قیمت ڈھائی سو درہم ہو تو دو سو درہم قرض کے بدلے میں رہن ہوگا، اور باقی پچاس درہم امانت کے طور پر رہے گا۔

18......یعنی یہ پچاس درہم رہن پر رکھنے والے کی حفاظت کے باوجود ہلاک ہو جائے تو اس کو اس کا بدلہ نہیں دینا ہوگا۔

اصول: اگر رہن کی قیمت قرض سے زیادہ ہو تو زیادہ درہم امانت کی شمار کی جاتی ہے، اور جتنا قرض ہے اتنا ضمانت کا یعنی بدلے کا شمار کیا جاتا ہے۔

19......جو رہن پر دیتا ہے یہ چیز خالص اسی کی ملکیت ہونی چاہئے۔

20......چنانچہ کسی کی امانت رکھی ہوئی ہو تو اس کو رہن پر دینا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ چیز اس کی نہیں ہے۔

21......کسی کی چیز مانگ کر لایا ہو تو اس کو رہن پر رکھ دینا درست نہیں ہے، کیونکہ یہ چیز اس کی ملکیت کی نہیں ہے۔

22......اگر یہ طے ہو جائے کہ رہن کی چیز کسی تیسرے کے پاس رکھنا ہے تو یہ

درست ہے۔

23......اب رہن پر دینے والا، اور رہن پر رکھنے والا اس تیسرے آدمی سے رہن کی چیز نہیں لے سکتا۔ کیونکہ یہ اعتماد کیا گیا ہے کہ یہ چیز تیسرے کے پاس رہے گی

24......تیسرے کے پاس رہن کی چیز ہلاک ہوئی تو یہ رہن پر رکھنے والے [یعنی قرض دینے والے] کا ہلاک ہوگا، کیونکہ اسی کی ذمہ داری پر تیسرے کے پاس رکھی گئی تھی۔

25......اس رہن پر رکھی ہوئی چیز کی ملکیت تو رہن پر دینے والے کی ہے، لیکن یہ قرض کے بدلے میں رہن رکھنے والے کے قبضے میں ہے۔

26......اس لئے رہن پر دینے والا بیچنا چاہے تو رہن پر رکھنے والے کی اجازت بغیر نہیں بیچ سکتا۔

27......اور اگر اس نے بیچ دیا تو رہن پر رکھنے والے کی اجازت پر بیع موقوف رہے گی، وہ اجازت دے گا تو بیع نافذ ہوگی ورنہ نہیں۔

28......رہن کی چیز کی حفاظت کرنے کی ضرورت پڑے تو اس کا کرایہ رہن پر رکھنے والے [قرض دینے والے] کے ذمہ ہے۔ کیونکہ حفاظت کی ذمہ داری اسی کی ہے۔

29 ......رہن کی چیز مثلا گائے ہو تو اس کو کھلانے اور چرانے کا خرچ رہن پر

دینے والے کی ذمہ ہے، کیونکہ یہ گائے حقیقت میں رہن پر دینے والے [مقروض
] کی ہے

30......رہن کی چیز میں بڑھوتری ہوئی تو یہ رہن پر رکھنے والے [مقروض] کی
ہے، کیونکہ گائے اسی کی ہے۔

31......مثلا گائے میں بچہ ہوا تو یہ بچہ مقروض [رہن پر دینے والے] کا ہے،
کیونکہ گائے بھی اسی کی ہے، اور گائے کے کھانے کا خرچ بھی اسی نے دیا تھا۔

32......اب یہ بچہ اور گائے دونوں پر رہن پر رہیں گے۔

33......لیکن یہ بڑھوتری رہن رکھنے والے کے ہاتھ میں امانت ہوگی، اگر بغیر
اس کی حرکت کے ہلاک ہو جائے تو رہن رکھنے والے پر اس کی قیمت نہیں دینی
ہوگی

34......اگر دو آدمیوں سے قرض لیا اور دونوں کے بدلے میں ایک ہی چیز مثلا
ایک گائے رہن پر رکھا تو یہ جائز ہے۔

35......یہ ایک گائے دونوں آدمیوں کی جانب سے رہن ہوگی۔

36......اگر ایک آدمی کا قرض ادا کر دیا تو دوسرے کے قرض کے بدلے میں یہ
پوری گائے رہن پر رہے گی۔

37......اگر یہ کہہ کر مثلا گھر خریدا کہ اس کے بدلے میں گائے رہن پر رکھوں گا،

لیکن بعد میں گائے رہن پر نہیں رکھا تو اس کو رہن رکھنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا ہے، لیکن بائع کو اختیار رہے کہ بیع فسخ کر دے، کیونکہ اعتماد کے لئے گائے رہن پر نہیں رکھا۔

38......لیکن اگر بیع جاری رکھے تب بھی بائع کو اختیار رہے، کیونکہ یہ بائع کی اپنی چیز ہے

39......رہن پر رکھنے والا رہن کی چیز کی حفاظت خود بھی کر سکتا ہے، اور فیملی کے ان ممبر سے بھی کروا سکتا ہے، جو اس کے ساتھ رہتے ہوں، اور اپنے سامان کی حفاظت ان سے کرواتے ہوں، مثلا بیوی سے، بچے سے، ساتھ رہنے والی بہو سے، خاص خادم سے۔

40......اگر ایسے آدمی سے حفاظت کروایا جو اس کے ساتھ نہیں رہتا ہو، اور رہن کی چیز ہلاک ہوگئی تو اس کا بدلہ دینا ہوگا۔

41......اگر رہن پر دینے والا مقروض مر گیا تو جو چیز رہن پر رکھی ہوئی ہے اس کو بیچ کر اس کی قیمت سے قرض ادا کیا جائے گا،

42......اس سے اگر روپیہ بچ گیا تو یہ وارث میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

43......اگر رہن کی چیز بیچنے کے باوجود قرض پورا نہیں ہوا تو اس کی وراثت کے مال سے قرض پورا کیا جائے گا۔

44......رہن پر رکھنے والا [قرض دینے والا] رہن کی چیز سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

45......مثلا مشین رہن پر رکھا تو اس مشین سے قرض دینے والا[رہن پر رکھنے والا] اپنا کام نہیں کرسکتا۔

46......یا مثلا گائے میں دودھ ہے تو اس کو رہن رکھنے والا[قرض دینے والا] خود استعمال نہیں کرسکتا۔

47......اگر گائے میں دودھ ہے تو اس کو روزانہ بیچے، اور اس کی قیمت پہلے گائے کے چارے میں خرچ کرے، اور جو بچ جائے وہ رہن پر دینے والے [قرض لینے والے] کے لئے محفوظ رکھے، کیونکہ یہ چیز رہن پر دینے والے [مقروض] کی ہے

48......اگر زمین رہن پر رکھی ہے تو رہن پر رکھنے والے [قرض دینے] کے لئے اس کی فصل سے فائدہ اٹھانا جائز نہیں ہے۔

49......اگر قرض دیتے وقت یہ شرط لگائی کہ زمین رہن پر رکھنی ہوگی، اور اس کی فصل میں کاٹوں گا تو یہ ربو، اور سود ہوگا، جو حرام ہے۔

50......اگر فصل لینے کی شرط نہیں لگائی، لیکن بعد میں زمین والے نے فصل لینے کی اجازت دے دی تو بعض حضرات نے فرمایا کہ اس کی گنجائش ہے،

51......لیکن چونکہ قرض دینے والے نے فصل بونے کی نیت سے قرض دیا ہے

اس لئے یہ ایک شرط کے درجے میں ہے اس لئے اصحاب فتوی نے اس کو بھی سود کے درجے میں رکھا ہے، جو حرام ہے۔

52......اگر رہن پر رکھی زمین میں فصل اگی تو یہ فصل زمین والے [مقروض] کی ہے

53......اس فصل سے پہلے زمین میں کھیتی کرنے کی اجرت نکالی جائے گی، اور جو بچ جائے گا وہ زمین والے کی ہوگی۔

54......یہ زائد فصل زمین کے ساتھ رہن پر رہے گی، جب قرض ادا کرے گا تب یہ زمین اور بچی ہوئی تمام فصل کی آمدنی زمین والے کو لوٹا دی جائے گی۔ اس لئے کہ یہ اسی کی زمین کی پیداوار ہے۔

﴿اجرت کے احکام﴾

1...... قیمت دیکر کسی چیز کے نفعے کو حاصل کرنے کا نام اجرت ہے۔

2......مثلا گھوڑے کو اجرت پر لیا، اور اس پر سواری کر کے نفع اٹھایا تو یہ اجرت ہے

4......اجرت صحیح ہونے کے لئے ضروری ہے کہ کتنی رقم اجرت دینی ہے وہ معلوم ہو اور نفع کتنا اٹھانا ہے وہ بھی معلوم ہو۔

5......اگر اجرت میں ابہام رہ جائے یا نفع میں ابہام رہ جائے تو اجارہ فاسد ہو جائے گا۔

6......لیکن اگر نفع اٹھا ہی لیا اور اس کی قیمت بھی دے دی، اور کسی قسم کا جھگڑا نہیں ہوا تو اب پھر سے اجارہ درست ہو جائے گا۔

﴿نفع متعین کرنے کی یہ پانچ شکلیں ہیں﴾

1......[۱] مدت متعین کرنے سے نفع متعین ہوتا ہے، جیسے گھر میں کتنا دن رہے گا، یا کتنے سال تک زمین میں فصل اگائے گا۔

2......[۲] کام پورا کرنے نفع متعین ہوتا ہے، کپڑا رنگ دیا تو اجرت ملے گی۔

3......[۳] متعین جگہ تک سامان لیجانے سے نفع متعین ہوتا ہے جیسے سامان بازار تک لیجائے۔

﴿جسکو اجرت پر لیا اس کی دو قسمیں ہیں﴾

1......[۱] اجیر خاص: جیسے کسی آدمی کو دن بھر کے لئے مزدوری پر رکھا، یہ آدمی اس دن کسی اور کا کام نہیں کرے گا، صرف اجرت پر لینے والے کا ہی کام کرے گا۔ یہ مزدور کتنا کام کرے گا اس پر اجرت نہیں ہے، بلکہ صبح سے شام تک کام میں لگا رہنے سے مزدوری مل جائے گی۔

2......[۲] اجیر مشترک: مثلا کپڑا رنگنے کے لئے دیا، تو یہ آدمی دوسرے کا کپڑا بھی رنگ سکتا ہے، اس لئے یہ مشترک اجیر ہے۔ یہ ایک آدمی کا خاص مزدور نہیں ہے۔ یہ آدمی کپڑا رنگ دے تو مزدوری مل جائے گی، چاہے جتنی دیر میں ہو۔

3......اگر کسی چیز کو اجرت پر لیا تو اس سے نفع اٹھانے کے لئے جتنے ضروری آلات ہیں وہ سب اجرت میں خود بخود داخل ہوں گے۔ کیونکہ اس کے بغیر نفع نہیں ٹھا سکے گا۔

4......مثلا چھاپنے کی مشین اجرت پر لی تو مشین کے ساتھ چھاپنے کے جتنے سامان ہیں وہ بھی مشین کے ساتھ دینے ہوں گے، تا کہ چھاپ سکے۔

5......زمین اجرت پر لی تو زمین پر جانے کا راستہ، اور پانی سیراب کرنے کی نالی بغیر ذکر کئے اجرت میں داخل ہو گی، تا کہ فصل اگا سکے۔

6......مشین اجرت پر لی تو مشین کے ٹھیک کرنے کی ذمہ داری مشین کے مالک پر

ہوگی،اس درمیان مشین خراب ہوئی تو مشین کا مالک اس کو ٹھیک کرائے گا۔

7......مشین میں جو بجلی لگے گی وہ کرایہ دار پر ہوگا۔

8......اگر کار کئی دنوں کے لئے کرایہ پر لیا،اس کا پٹرول کرایہ پر لینے والے پر ہوگا۔کیونکہ یہی عرف ہے۔

9......یہ اس وقت ہے جب دونوں میں کوئی واضح بات طے نہیں ہوئی ہو،اور اگر واضح بات طے ہوگئی ہو کہ مثلا پٹرول مالک پر ہے تو پھر پٹرول مالک پر ہی ہوگا۔

10......اگر دوکان اجرت پر لیا اور یہ طے نہیں ہوئی کہ کس چیز کی دکان رکھے گا،تو کسی چیز کی بھی دکان رکھ سکتا ہے۔البتہ ایسی چیز کی دکان نہیں رکھ سکتا،جس سے دیوار کو نقصان ہو،مثلا لوہاری کی دکان نہیں کرسکتا،کیونکہ کہ اس سے دیوار کو نقصان پہنچتا ہے۔

11......زمین اجرت پر لی اور یہ طے نہیں ہوئی کہ کیا بونا ہے تو ہر چیز بوسکتا ہے،البتہ ایسی چیز نہیں بوسکتا جس سے زمین کو نقصان ہو۔

12......اگر زمین چھ مہینے کے لئے اجرت پر لی اور مدت ختم ہوگئی،اور ابھی کچی فصل زمین میں لگی ہوئی ہے تو قاعدے کے اعتبار سے کچی فصل کاٹ کر زمین سپرد کرنا ہوگا۔

13......دوسری صورت یہ ہے مزید دو مہینے کے لئے زمین الگ سے اجرت پر

لے اور فصل پکنے دے۔ یا زمین والا اپنی مرضی سے فصل پکنے دے۔

14......تیسری صورت یہ ہے کہ فصل کٹ جانے کے بعد جو اس کی قیمت ہو سکتی ہے وہ زمین والا دے دے اور پوری فصل لے لے، لیکن یہ دونوں کی مرضی پر ہوگا

15......کسی چیز، مثلا مشین کو اجرت پر لی اور اس پر کام کرنے کے لئے کسی کو متعین نہیں کیا تو ایسا آدمی اس کو استعمال کر سکتا ہے جو اس کام کا ماہر ہو، اور جو اس کو نقصان نہ دے، جو آدمی اسکو نقصان دے سکتا ہے وہ اس کو استعمال نہیں کر سکتا۔

16......مثلا گھوڑا کرائے پر لیا تو ہر ایسا آدمی سوار ہو سکتا جو سواری جانتا ہو اور گھوڑے کو نقصان نہ دے، لیکن جو گھوڑے کی سواری جانتا نہ ہو وہ سواری نہیں کر سکتا ہے۔

17......اور اگر ایسا آدمی سوار ہو گیا اور گھوڑے کو نقصان ہوا تو اس کی قیمت دینی ہوگی۔

18......ہاں گھوڑے کا مالک اس کی اجازت دے دے تو اب کوئی بھی سوار ہ و سکتا ہے

19......جو آدمی اجیر خاص ہے، یعنی صرف اسی کی مزدوری کر رہا ہے، اس کے ہاتھ مالک کی کوئی چیز امانت ہوتی ہے، اگر بغیر اس کی زیادتی کے وہ چیز ہلاک

ہو جائے تو مزدور پر اس کی قیمت نہیں ہے۔

20......مثلا مشین چلانے کے لئے مزدور کیا اور مشین مزدور کے ہاتھ میں دیا، اس دوران بغیر مزدور کی لا پرواہی کے خراب ہوگئی تو اس کی قیمت مزدور پر نہیں ہوگی، کیونکہ یہ مشین اس کے ہاتھ میں امانت ہے۔ ہاں مزدور کی لا پرواہی سے یا اس کی حرکت سے مشین خراب ہوئی ہو تو پھر اس کی قیمت مزدور پر ہوگی۔

21......اگر ہر دن کے اعتبار سے اجرت پر لی تو ایک دن پورا کرنے پر اجرت لینے کا حقدار بن جائے گا۔اور ایک مہینے کی اجرت پر لیا تو ایک مہینہ پورا ہونے پر اجرت کا حقدار ہوگا۔

22......اگر اجیر مشترک ہے تو کام پورا کرنے پر اجرت کا مستحق ہوگا۔

23......مثلا مشین ٹھیک کرنے دیا، اور اس نے آدھا ٹھیک کیا تو ابھی اجرت کا مستحق نہیں ہوگا، پوری مشین ٹھیک کرے گا تب اجرت کا مستحق ہوگا۔

24......مشین ٹھیک کرنے دیا اور شرط لگائی کہ اس کی اجرت پہلے لوں گا تو پہلے اجرت لے سکتا ہے۔اور آدھی اجرت پہلے لینے کی شرط لگائی تو پہلے لے سکتا ہے۔

25......لیکن اگر مشین ٹھیک کر کے نہیں دے سکا تو پوری اجرت مالک واپس لے گا

26......عام عرف میں جو کام جہاں تک کرنے کا رواج ہے وہاں تک کام کرنے سے اجرت کا مستحق ہوگا۔

28......مثلاً ولیمہ کا کھانا بنانا ہے تو ہانڈی تیار کر کے چمچے سے سالن نکالنے کے مطابق ہو جائے تو اجرت کا مستحق ہوگا، یہی عرف کا رواج ہے۔

29......اگر یوں بات طے ہوئی کہ اس دکان میں لوہاری کی دکان رکھے گا تو ہر ماہ میں تین سو پونڈ، اور عطر کی دکان رکھے گا تو ہر ماہ میں دو سو پونڈ۔ تو اب جس چیز کی دکان رکھے گا اسی اعتبار سے اجرت لازم ہوگی۔

30......مکان کرایہ پر لیا اور پورے ایک سال کی مدت متعین نہیں کی بلکہ ہر مہینے کی بات کی، پس دوسرے مہینے کی پہلی تاریخ کو گھر میں رہا تو اب دوسرے پورے مہینے کی اجرت ہوگئی، گھر والا اس کو اس ماہ تک نکال نہیں سکتا ہے، اور رہنے والے کو پورے مہینے کی اجرت دینی ہوگی، کیونکہ اس وقت گھر والا کرایہ دار کہاں سے تلاش کرے گا۔

31......مشین خراب ہو جائے اور ٹھیک نہ ہوتی ہو تو اجارہ کا عقد ختم ہو جائے گا۔

1......اسی طرح اجرت پر لینے والے پر کوئی ایسی مجبوری آگئی کہ اب مشین نہیں چلا سکتا تب بھی اس عذر سے اجارہ ختم ہو جائے گا۔

32......مثلاً دکان اجرت پر لی اور مال ہلاک ہو گیا تو اجرت کا معاملہ ختم ہو جائے گا

33......یا گاڑی کرایہ پر لیا اور اس پر سوار ہونے سے پہلے سفر کرنے کا ارادہ ترک کر دیا تو اجارہ ختم ہو جائے گا۔

34......اجرت پر دینے والا یا اجرت پر لینے والا دونوں میں سے کوئی ایک مر گیا تو یہ عقد ختم ہو جائے گا، کیونکہ اب وصول کرنے والا نہیں رہا۔

35......مشین کو ٹھیک کرنے کے لئے کاریگر کو دیا تو اجرت لینے کے لئے مشین کو اپنے پاس روک سکتا ہے، کہ جب تک پوری اجرت نہیں دو گے مشین واپس نہیں دونگا۔

36......اگر اجرت فاسد ہو گئی اور اجرت والے نے پھر بھی کام کر دیا تو بازار میں اس کام کی جو اجرت ہو سکتی ہے وہ ملے گی۔

37......کسی نے ایک مہینے کے لئے مشین کرایہ پر لیا، اور اس سے کام نہیں لیا تب بھی اس پر اجرت لازم ہو جائے گی، کیونکہ اس نے مشین لیکر رکھا ہے۔

38......کسی نے ایک مہینے کے لئے گھر کرایہ پر لیا، اور اس میں نہیں رہا تب بھی اس پر اجرت لازم ہو جائے گی، کیونکہ اس نے گھر لے لیا ہے۔

﴿مکروہ اجرت کے احکام﴾

1......اگر ایسا کام ہے جو خود حرام ہے، جیسے گانا گانا، ڈھول بجانا تو اس کی اجرت حرام ہے، اس اجرت کو چھوڑ دے، کیونکہ یہ خود حرام ہے۔

2......اگر ایسا کام ہے جو خود تو حرام نہیں ہے، لیکن حرام کام کرنے والوں کی مدد

کرنا ہے، جیسے شراب کو پینے کے لئے دوسرے کو دینا، شراب اٹھانا، بینک میں ملازمت کرنا، تو یہ ملازمت کرنا بھی اچھا نہیں ہے کیونکہ گناہ پر مدد کرنا ہے اس لئے اس کو بھی چھوڑنا چاہئے۔

3......لیکن اگر دوسری کوئی ملازمت نہیں مل رہی ہے، اور روزی روٹی کی مجبوری ہے تو دوسری ملازمت تلاش کرتا رہے، اور اس گناہ کا استغفار کرتا رہے۔ اور جب دوسری ملازمت مل جائے تو گناہ والی ملازمت چھوڑ دے۔

4......قرآن کی تعلیم، اور دینی تعلیم کے لئے اجرت لینا علماء متاخرین نے جائز لکھا ہے۔

5......بچے کو دودھ پلانے کے لئے عورت کو اجرت پر لینا جائز ہے۔

6......اس کے لئے ماہانہ رقم متعین کر لیں تو بھی جائز ہے، اور کھانا متعین کر لیں تب بھی جائز ہے۔

﴿شفعہ کے احکام﴾

1......زمین کا مالک کسی اور کے ہاتھ زمین بیچ رہا ہو، اور شریک یہ چاہتا ہو کی اسی قیمت میں یہ زمین میں لے لوں، اس کو شفعہ کہتے ہیں۔

2......زمین، دکان، اور گھر میں شفعہ کا حق ملتا ہے،

3......کیونکہ یہ چیزیں ہمیشہ رہتی ہیں۔ پس اگر کسی اجنبی کے ہاتھ میں چلی گئی اور وہ خراب آدمی ہے تو ہمیشہ کے لئے پریشانی ہوگی، اس لئے شریعت نے شفعہ کا حق رکھا تاکہ شریک کو ہمیشہ کی پریشانی نہ ہو۔

4......منتقل ہونے والی چیز، ہمیشہ نہ رہنے والی چیز، مثلا گائے، بھینس، درخت وغیرہ میں شفعہ نہیں ہے، مالک کسی کے ہاتھ بھی بیچ سکتا ہے۔

5......تین آدمیوں کو شفعہ کا حق ملتا ہے۔

6......پہلے مبیع میں شریک کو شفعہ کا حق ملتا ہے۔ وہ نہ ہو تو جو مبیع کے راستے میں شریک ہو اس کو حق ملتا ہے، اور وہ بھی نہ ہو، یا وہ زمین نہ لینا چاہے، تو مبیع کے پڑوس میں جو ہو اس کو حق ملتا ہے۔

7......شفعہ کے حق کو ثابت کرنے کے لئے تین باتیں کرنی پڑتی ہیں۔

8......چونکہ دوسرے کی زمین بغیر اس کی مرضی کے لے رہا ہے اس لئے شریعت نے یہ سب شرطیں لگائی، تاکہ پتہ چل جائے کہ واقعی وہ یہ زمین لینا چاہتا ہے۔

9......[ا] جیسے ہی زمین بکنے کی خبر ملے تو شفیع اسی مجلس میں فورا کہے کہ میں اس زمین کو لوں گا۔ اگر مجلس ختم ہوگئی اور لینے کی بات نہیں کی تو شفعہ کا حق ختم ہو جائے گا

10......[۲] دوسرے نمبر میں اگر مبیع بیچنے والے کے ہاتھ میں ہے تو بائع کے سامنے گواہ بنائے کہ یہ زمین مجھے لینی ہے۔ اور مشتری کے پاس ہے تو وہاں گواہ بنائے، اور وہ بھی نہ ہو سکے تو زمین پر کھڑا ہو کر گواہ بنائے کہ یہ زمین مجھے لینی ہے

11......اگر مجلس میں گواہ بنایا لیکن بائع کے پاس، یا مشتری کے پاس گواہ نہیں بنایا تو بھی شفعہ کا حق ختم ہو جائے گا۔

12......[۳] تیسرے نمبر پر قاضی کے سامنے درخواست دے کہ یہ زمین مجھے لینی ہے۔ اور اس کے سامنے بھی یہ ذکر کرے کہ میں نے مجلس میں گواہ بنایا ہے، پھر بائع، یا مشتری پر بھی گواہ بنایا ہے کہ اس زمین کو لینی ہے۔

13......اگر مجلس میں گواہ بنایا، پھر بائع کے پاس گواہ بنایا، لیکن بغیر کسی عذر کے قاضی کے پاس درخواست نہیں دی یا درخواست دینے میں بلا وجہ بہت تاخیر کی تب بھی شفعہ کا حق ساقط ہو جائے گا۔

﴿ان چار چیزوں سے شفعہ کا حق ساقط ہوجاتا ہے﴾

1......[۱] کسی بھی حرکت سے ثابت ہوجائے کہ شفیع اس زمین کو نہیں لینا چاہتا ہے تب بھی شفعہ کا حق ساقط ہوجائے گا،

2......مثلا بائع سے کہا کہ مجھے کچھ درہم دے دو میں شفعہ کا حق چھوڑ دونگا، تو درہم لینے کا مطلب یہی ہوا کہ وہ زمین نہیں لینا چاہتا ہے، اس لئے اس کا شفعہ کا حق ساقط ہوجائے گا۔

3......[۲] اگر شفیع کے لئے زمین کے فیصلہ سے پہلے اس کا انتقال ہوجائے تو یہ حق اس کے وارث کی طرف منتقل نہیں ہوگا، اور شفعہ کا حق ساقط ہوجائے گا۔

4......[۳] قاضی کے فیصلے تک شفیع کی زمین اس کی ملکیت میں رہنی چاہئے تب شفعہ کا حق ملے گا۔

5......اگر قاضی کے فیصلے سے پہلے شفیع نے اپنی وہ زمین بیچ دی جسکے ذریعہ شفعہ کا دعوی کررہا تھا تب بھی اس کا حق ساقط ہوجائے گا۔

6......قاضی کے فیصلے سے پہلے وہ زمین جس کے ذریعہ شفعہ کا دعوی کررہا تھا اس کی ملکیت سے چلی گئی تب بھی شفعہ کا حق ساقط ہوجائے گا۔ مثلا یہ زمین بیوی کو ہبہ کردیا یا اس کو مہر میں دے دیا تو شفعہ کا حق ساقط ہوجائے گا۔

7......[۴] زمین بکی ہو یا کسی نہ کسی طرح مال کے بدلے میں گئی ہو تب شفعہ کا

حق ہوگا۔

8......لیکن اگر مہر میں زمین دی ہو یا خلع میں زمین دی ہو تو یہ مال کے بدلے میں نہیں ہے اس لئے شریک کو شفعہ کا حق نہیں ہے۔

9......جو چیز تقسیم نہیں ہو سکتی ہو مثلا کنواں، فیکٹری تو اس میں شفعہ کا حق ہوتا ہے

10......جس طرح مسلمان کو شفعہ کا حق ملتا ہے، اسی طرح اگر غیر مسلم پڑوس میں ہو تو اس کو بھی شفعہ کا حق ملتا ہے۔

﴿شرکت کے احکام﴾

1......دو آدمی کسی تجارت میں شریک ہو جائے تو اس کو شرکت کہتے ہیں۔

شرکت کی چار قسمیں ہیں

2......[۱] شرکت مفاوضہ [۲] شرکت عنان [۳] شرکت صنائع [۴] شرکت وجوہ۔

ہر ایک کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

3......[۱] پہلی شرکت مفاوضہ: مفاوضہ کا مطلب ہے بالکل سونپ دینا۔ اس شرکت میں دونوں تاجر ایک دوسرے کو وکالت بھی سونپتے ہیں، اور کفالت بھی سونپتے ہیں اس کو شرکت مفاوضہ کہتے ہیں۔

4......دونوں کا مال برابرا ہوں ، دونوں ایک دوسرے کے وکیل ہوں ، اور دونوں ایک دوسرے کا کفیل ہوں ، اور دونوں کا تصرف برابر ہوں تو شرکت مفاوضہ کہتے ہیں

5......وکیل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو کام بھی یہ لیگا اس کام کو انجام دینے کی ذمہ داری شریک پر بھی ہوگی ۔ یا جو چیز شریک خریدے گا اس کا حصہ شریک کا بھی ہوگا۔

6......مثلا اس نے تجارت کی رقم سے گائے خریدی تو آدھی گائے شریک کی بھی ہوگی ، کیونکہ یہ آدمی شریک کا وکیل ہے۔

7......اور کفیل ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تجارت میں اس پر قرض آیا تو آدھا قرض شریک پر بھی ہوگا۔ کیونکہ یہ شریک کا کفیل ہے۔

8......مثلا گائے خریدی تو گائے والا اس کی قیمت شریک سے سے بھی مانگ سکتا ہے کیونکہ وہ اس کا کفیل ہے۔

9......اس شرکت کے لئے ضروری ہے کہ دونوں مسلمان ہوں ، یا دونوں غیر مسلم ہوں ، کیونکہ ایک غیر مسلم ہوگا ، اور وہ شراب خریدے گا تو مسلمان کی جانب سے نہیں ہوسکے گا ، اس لئے دونوں کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔

10...... یہ شرکت صرف روپئے ، پیسے سے ہوتی ہے ، سامان سے نہیں ہوتی۔

11......اس شرکت میں ضروری ہے کہ دونوں کے مال برابر ہوں ، اور دونوں

کے نفع بھی برابر تقسیم کیے جائیں۔

12......[۲] دوسری شرکت عنان ہے۔

13......شرکت عنان میں ایک شریک دوسرے کا صرف وکیل ہوتا ہے، کفیل نہیں ہوتا۔

14......وکیل کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ خریدے گا اس کا آدھا شریک کا بھی ہوگا، اور کفیل نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک شریک پر قرض آیا تو اس کا آدھا قرض شریک پر نہیں ہوگا، صرف قرض لینے والے پر ہی پورا قرض ہوگا، قرض دینے والا صرف قرض لینے والے سے پورا قرض وصول کرے گا، شریک سے نہیں

15......شرکت عنان میں دونوں کا مال برابر ہونا ضروری نہیں ہے، ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ایک کا ایک تہائی مال ہو اور دوسرے کا دو تہائی مال ہو۔

16......شرکت عنان میں دونوں کا نفع برابر ہونا ضروری نہیں، اگر یہ طے ہو جائے کہ ایک کا نفع ایک تہائی ہو اور ر دوسرے کا نفع دو تہائی ہو تب بھی جائز ہے۔

17......اگر ایک نے گائے خریدی تو گائے والا اس کی قیمت دوسرے سے نہیں لے سکے گا صرف خریدنے والے سے ہی لیگا، کیونکہ اس شرکت میں قرض دوسرے پر نہیں آتا۔

18......ہاں جس نے گائے خریدی وہ اپنے شریک سے آدھی رقم وصول کرے گا ، کیونکہ آدھی گائے اس کے حصے میں گئی ہے۔

19......اگر مال خریدنے سے پہلے تجارت کی رقم ہلاک ہوجائے تو شرکت باطل ہوجاتی ہے۔

20......اگر یوں طے کرلے کہ ہر مرتبہ بیچنے میں مجھے مثلا سو درہم الگ سے دو پھر جو بچے گا اس میں دونوں کے درمیان نفع تقسیم کیا جائے گا تو یہ شرکت جائز نہیں ہے، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ ایک سو ہی نفع ہو تو دوسرے شریک کو کچھ نہیں ملے گا، اس لئے یہ شرکت جائز نہیں ہے۔

21......تجارت کا مال دونوں شریکوں کے ہاتھ امانت ہوگا ، یعنی بغیر اس کی حرکت کے ہلاک ہوجائے تو اس کی قیمت نہیں دینی ہوگی۔

22......[۳] تیسرا: شرکت صنائع ؛ صنائع کا ترجمہ ہے کاریگری، درجی وغیرہ کا پیشہ کرنا۔

23......دو آدمی ہنر جانتا ہو لیکن اس کے پاس مال نہ ہو، دونوں یہ طے کریں کہ لوگوں سے مثلا کپڑا لینگے اور دونوں سی کر دیا کریں گے، اور جو نفع ہوگا اس کو آدھا آدھا تقسیم کریں گے، اس ہنر میں شرکت کو شرکت صنائع، کہتے ہیں۔

24......شرکت صنائع میں ایک شریک جو کام لیگا ، وہ دوسرے کے لئے بھی شمار

ہوگا، یعنی دوسرا بھی سینے کا ذمہ دار ہوگا، گاہک دوسرے سے بھی کپڑا مانگ سکتا ہے۔ کیونکہ وہ بھی ذمہ دار ہے۔

25......اور جو نفع آئے گا وہ دونوں کے لئے ہوگا۔

26......اگر ایک نے کام کیا مثلا کپڑا سیا، اور دوسرے نے انتظام کیا تب بھی دونوں کو نفع ملے گا، دونون کا سینا ضروری نہیں ہے۔

27......[۴] شرکت وجوہ: چوتھی شرکت وجوہ، ہے۔

28......وجہ کا ترجمہ ہے چہرہ، کسی کے پاس مال نہ ہو، اور ہنر بھی نہ ہو، لیکن دونوں کہے کہ اپنے تعلقات سے لوگوں سے مال لینگے اور اس کو بیچ کر نفع کمائیں گے، اور نفع میں دونوں شریک ہوں تو اس کو شرکت وجوہ، کہتے ہیں۔ کیونکہ اپنے اپنے چہرے کے دبدبے سے سامان لے رہا ہے۔

29......اس شرکت میں بھی دونوں ایک دوسرے کے وکیل ہوتے ہیں، کفیل نہیں ہوتے، یعنی جو آدمی کسی سے سامان لیگا، اس میں سے دوسرے شریک کا آدھا مال شمار کیا جائے گا۔

30......اس شرکت میں جو آدمی جتنا مال لائے گا اسی حساب سے اس کا نفع ہوگا۔

31......یعنی ایک شریک دو تہائی مال لاتا ہے تو اس کو دو تہائی نفع ملے گا، اور دوسرے نے ایک تہائی مال لایا اس لئے اس کو ایک تہائی نفع ملے گا۔ کیونکہ یہاں

نفع ذمہ داری پر ہے۔

32......نفع لینے کا اصول: یا تو مال پر نفع ہوگا، جیسے مضاربت میں جس کا مال ہوتا ہے اس کو اس کا نفع ملتا ہے، یا کام کی وجہ سے نفع ملتا ہے، جیسے مضاربت میں مضارب کام کرتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کو نفع ملتا ہے، یا ذمہ داری کی وجہ سے نفع لے۔ جیسے شرکت وجوہ میں جسکی جتنی ذمہ داری ہوگی اس کا اتنا نفع ہوگا۔

33......اگر شریک میں سے ایک کا انتقال ہو جائے تو تمام شرکت باطل ہو جائے گی، اگر وارث کو شرکت میں رہنا ہے تو دوبارہ شرکت کی شرائط طے کرے۔

34......ان چاروں شرکتوں میں ایک شریک دوسرے شریک کی زکوۃ ادا نہیں کر سکتا، کیونکہ یہ اس کا ذاتی کام ہے، ہاں دوسرے کو اس کی اجازت دے دے تب ادا کر سکتا ہے۔

35......تجارت کے علاوہ کوئی چیز خریدے گا تو یہ دوسرے شریک کی جانب سے نہیں ہوگا۔

36......مثلا چلانے کے لئے اپنا اسکوٹر خرید لیا، یا کھانا خریدا، یا گھر کا کپڑا خریدا تو یہ شریک کا نہیں ہوگا، بلکہ صرف خریدنے والے کا ہوگا۔

37......اگر شرکت ٹوٹ جائے اور ختم ہو جائے تو حساب کر کے جس کا جتنا مال ہے، اور جسکا جتنا نفع ہے اس کو واپس دیا جائے گا، تا کہ امانت میں خیانت نہ ہو۔

﴿مضاربت کے احکام﴾

1......ایک آدمی کا مال ہو اور دوسرا آدمی اس کی تجارت کرے اور نفع میں دونوں شریک ہوں اس کو مضاربت، کہتے ہیں۔

لغت: جو کام کرنے والا ہوتا ہے اس کو مضارب کہتے ہیں، اور جس کا مال ہوتا ہے، اس کو مال والا [رب المال] کہتے ہیں، اور خود مال کو مال مضاربت کہتے ہیں۔ اور ایسے معاملے کو شرکت مضاربت، کہتے ہیں۔

2......اس کے لئے ضروری ہے کہ مال والا مضارب کو مال حوالہ کر دے تا کہ وہ تجارت کر سکے۔

3......اگر مال والے نے یہ شرط لگائی کہ فلاں قسم کی تجارت کرنا، یا فلاں شہر میں تجارت کرنا تو ایسی شرط لگا سکتا ہے جس میں تجارت کو فائدہ ہو، یا تجارت اچھی طرح چلے۔

4......مال والے، کو یا کام کرنے والے کو ہر تجارت میں ایک متعین مقدار رقم دینا طے کرے تو جائز نہیں ہے

5......مثلا ایک سو درہم مال والے کو پہلے دیں پھر نفع تقسیم کرے، یہ جائز نہیں، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ایک سو ہی نفع ملے تو کام کرنے والے کو کیا ملے گا۔

6......مضارب کوئی ایسی چیز نہیں خرید سکتا جس کی وجہ سے مالک کا گھاٹا ہو۔

7......مثلا مضارب کے باپ کو نہیں خرید سکتا کہ کیونکہ یہ مال والے پر آزاد ہو جائے گا۔

8......مضاربت کا مال مضارب کے ہاتھ میں امانت ہے۔

9......اگر یہ مال مضارب کی حرکت کے بغیر ہلاک ہو جائے تو مضارب اس کا ضامن نہیں ہوگا۔

10......تجارت ک فروغ کے لئے کوئی شرط لگائے تو جائز ہے۔

11......پھر مضارب اس شرط کے خلاف نہیں کر سکتا، اگر کرے گا تو خلاف وعدہ ہوگا۔

12......اگر یہ شرط ہو کہ مثلا دو سال تک مضاربت کریں تو جائز ہے، اور دو سال پورے ہونے کے بعد مضاربت ختم ہو جائے گی۔

13......اگر اب مضاربت جاری رکھنی ہو تو دوبارہ عقد طے کرے۔

14......اگر مضارب، یا مال والے میں سے کوئی ایک مر جائے تو مضاربت ختم ہائے گی۔

15......اگر مال والے نے مضارب کو معزول کر دیا اور اس کو اس کا پتہ نہیں تھا تو اس دوران کی خرید و فروخت جائز ہے۔ کیونکہ اس کو پتہ نہیں تھا، اس لئے وہ مضاربت سے معزول نہیں ہوا۔

16......اگر مال والے نے معزول کیا اور مضارب کو اس کا پتہ چل گیا، لیکن اس دوران مال دوکان میں ہے تو اس کو بیچنے تک مضاربت باقی رہے گی تاکہ مال بیچ کر ختم کیا جا سکے۔

17......لیکن اب مضاربت کے مال سے کوئی سامان خریدنا جائز نہیں ہوگا۔ کیونکہ پھر مضاربت لمبی ہو جائے گی۔

18......اگر مضاربت ختم ہوگئی اور کچھ مال کی قیمت گاہک کے پاس ہے تو اس کو وصول کرنے کی ذمہ داری مضارب کی ہے، کیونکہ اس نے سامان بیچا ہے۔

19......لیکن اگر وہ مال والے کو قیمت وصول کرنے کا وکیل بنا دے تو مال والا وصول کر سکتا ہے۔

20......اگر مضاربت میں گھاٹا ہوا تو پہلے نفع میں سے وضع کیا جائے گا، پھر مال مضاربت سے۔

21......مثلا دوسو درہم نفع ہوا بعد میں تین سو درہم کا گھاٹا ہوا تو جو دوسو درہم نفع تقسیم کیا تھا وہ جمع کر کے پہلے اس سے نکالا جائے گا، پھر جو ایک سو درہم باقی رہ گیا، وہ مال مضاربت میں سے جائے گا اور یہ گھاٹا مال والے کا شمار کیا جائے گا، کیونکہ مضاربت کا مال مضارب کے ہاتھ میں امانت تھا اس لئے اس کی حرکت کے بغیر ہلاک ہوا تو اس پر کوئی ضمان نہیں ہے۔

22......مضارب کواس کا اختیار ہوتا ہے کہ نقد بیچے، اوراس کا بھی اختیار ہوتا ہے کہ ادھار بیچے، کیونکہ تجارت میں صرف نقد بیچنے سے ہی تجارت نہیں چلتی، بلکہ ادھار بھی دینا پڑتا ہے۔

23......البتہ یہ شرط لگانے کی گنجائش ہے کہ ایسے آدمی کے ہاتھ ادھار نہ بیچے جس قیمت وصول ہونا ناممکن ہو۔

24......یا جس کوادھار دے اس سے کوئی چیز گروی لے لے، تاکہ اگر قیمت نہ دے تو گروی کی چیز بیچ کر قیمت وصول کرلے، جیسا کہ آج کل بینک والے کرتے ہیں۔

﴿وکالت کے احکام﴾

1......اپنا کام کرنے کے لئے کسی کو ذمہ دار بنانے کا نام وکیل بنانا ہے۔

لغت : جس نے وکیل بنایا اس کو مؤکل کہتے ہیں اور جسکو کام کرنے کے لئے کہا اس کو وکیل کہتے ہیں۔

2......خرید وفروخت کے لئے وکیل بنانا جائز ہے۔

3......مقدمہ کرنے کے لئے وکیل بنانا جائز ہے۔

جسکو وکیل بنایا جا رہا ہے ضروری ہے کہ وہ عاقل، بالغ ہو، اور کام کرنے کا اختیار رکھتا ہو۔

4......اگر بچہ یا مجنون کو وکیل بنایا تو چیز کی ذمہ داری اس پر نہیں ہوگی، کیونکہ اس میں عقل نہیں ہے۔

﴿وکالت کی دو قسمیں ہیں﴾

1......[۱] ایک وہ عقد ہے جسکی ذمہ داری وکیل پر نہیں ہوتی، وکیل صرف وکیل محض ہوتا ہے۔ جیسے نکاح کرانے کا وکیل، خلع کرانے کا وکیل، اس میں نکاح کرانے کے بعد مہر، نان ونفقہ کی ساری ذمہ داری مؤکل کی ہوتی ہے۔

2......[۲] دوسرا وہ عقد ہے، جس میں قیمت وغیرہ دینے کی ساری ذمہ داری وکیل کی ہوتی ہے، جیسے خریدنے کا وکیل، بیچنے کا وکیل۔

3......خریدنے کا وکیل بنایا تو قیمت دینے کی ذمہ داری، مبیع پر قبضہ کرنے کی ذمہ داری، خیار عیب، خیار رویت، یہ سب وکیل کی ذمہ داری ہے۔

4......بیچنے کا وکیل بنایا تو قیمت پر قبضہ کرنے کی ذمہ داری، رقم کو پرکھنے کی ذمہ داری، کوئی کمی بیشی ہو جائے تو اس پر مقدمہ کرنے کی ذمہ داری وکیل کی ہے۔

5......اگر مثلا گائے بیچنے کا وکیل بنایا تو وکیل ہی قیمت وصول کرے گا، پس اگر

مؤکل نے مشتری سے گائے کی قیمت مانگی تو مشتری انکار کرسکتا ہے، کیونکہ وہ وکیل کو جانتا ہے، مؤکل کو نہیں جانتا، تاہم اگر مؤکل کو ہی قیمت دے دی تب بھی جائز ہے، اب دوبارہ وکیل قیمت کا مطالبہ نہیں کرسکتا ہے۔ اس لئے کہ جسکی قیمت تھی اس کو پہنچ گئی۔

6......جس چیز کا وکیل بنائے، اس کی جنس [کہ کیا چیز ہے، گیہوں، یا چاول] اس کی نوع [کہ وہ گیہوں کس قسم کا ہے] اس کی صفت [کہ وہ گیہوں اعلی درجے کا خریدے گا یا ادنی درجے، کا یہ سب وکیل کو بتانا ہوگا۔

7......اور یہ بھی بتانا ہوگا کہ کتنی قیمت کا خریدے گا، اس سب کی تفصیل بتانی ضروری ہے تب وکیل بنانا درست ہوگا۔

8......وکیل کے ہاتھ میں جب تک خریدی ہوئی چیز ہے اس وقت تک وہ عیب وغیرہ کے ماتحت واپس کرسکتا ہے، اور جب وہ چیز مؤکل کو دے دی تو وکالت ختم ہوگئی اس لئے اب اس کی ذمہ داری نہیں رہی۔

9......ہاں مؤکل نے مبیع واپس کر دیا تو اب پھر عیب کے ماتحت واپس کرسکتا ہے، کیونکہ اب عیب کے ماتحت وکیل کو مبیع واپس کرنا ضروری ہوگیا۔

10......اگر سونا چاندی خریدنے کا وکیل بنایا تو مجلس میں قبضہ کرنے کی ذمہ داری وکیل کی ہوگی، مؤکل کی نہیں، چنانچہ اگر وکیل مجلس سے اٹھ گیا تو بیع ختم ہوجائے

گی ،مؤکل کے اٹھنے سے نہیں۔

11......اگر وکیل نے مؤکل کو مبیع لینے سے منع نہیں کیا تو یہ مبیع اس کے ہاتھ میں امانت ہوگی۔

12......چنانچہ اگر اس کے ہاتھ میں ہلاک ہوجائے تو یہ مؤکل کی چیز ہلاک ہوگی ،کیونکہ یہ موکل کی امانت ہے۔

13......وکیل نے اپنی جیب سے قیمت ادا کی ہے تو مؤکل سے یہ قیمت لینے کے لئے مبیع کو روک سکتا ہے۔

14......اگر دو آدمیوں کو وکیل بنایا تو ایک آدمی اکیلے وہ کام نہیں کرسکتا دونوں کے مشورے سے کرنا ہوگا۔ کیونکہ دونوں کو وکیل بنایا ہے۔

15......البتہ اگر دو آدمیوں کو طلاق کا وکیل بنایا تو ایک آدمی بھی طلاق دے سکتا ہے، کیونکہ اس میں مشورہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔

16......اگر وکیل نے کسی اور کو وکیل بنایا تو یہ جائز نہیں ،لیکن اگر پہلے وکیل کے سامنے انجام دیا ، یا اس کے مشورے سے دوسرے وکیل نے کام کیا تو اب ہوجائے گا، کیونکہ پہلے وکیل کا مشورہ شامل ہوگیا۔

17......اگر وکیل کو دوسرا وکیل بنانے کا مالک بنایا تو اب دوسرے کو وکیل بنا سکتا ہے۔

18......مؤکل کو یہ اختیار رہتا ہے کہ کسی وقت بھی وکیل کو وکالت سے ہٹا دے۔

19......وکیل کو معزول کرنے کے علم ہونے تک وہ وکیل رہتا ہے۔

20......مثلا وکیل کو معزول کر دیا لیکن اس کو پانچ دنوں تک اس کا علم نہ ہو سکا تو یہ پانچ دنوں تک وہ وکیل رہے گا، اوراس دوران کی خرید فروخت مؤکل کی سمجھی جائے گی

21......مؤکل مر جائے، یا مجنون ہو جائے تو وکالت خود بخود ختم ہو جاتی ہے، اس میں وکیل کو خبر دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

22......اگر وکیل مر جائے، یا مجنون ہو جائے تو بھی وکالت ختم ہو جاتی ہے، کیونکہ وکیل اب اہل ہی نہیں رہا تو وکالت کیسے باقی رہے گی۔

23......اگر کسی خاص چیز کے خریدنے کا وکیل بنایا پھر مؤکل نے خود ہی وہ چیز خرید لی تو وکالت ختم ہو جائے گی، کیونکہ وہ چیز ہی نہیں رہی تو وکیل اب کیا خریدے گا۔

24......وکیل کوئی ایسا کام نہیں کر سکتا ہے جو مؤکل کو نقصان دے، مثلا وکیل اپنے بھائی، باپ وغیرہ سے چیز نہیں خرید سکتا ہے، کیونک یہ شبہ ہے کہ زیادہ قیمت دیکر خریدا ہو۔

25......بیچنے کا وکیل کم بیش میں بیچ سکتا ہے، لیکن اتنی کمی میں نہیں بیچ سکتا ہے، جس میں عام طور پر لوگ نہیں بیچتے، کیونکہ بہت کم میں بیچنے کا مطلب یہ ہے کہ

جان کر مؤکل کو گھاٹا دیا۔

26......خریدنے کا وکیل کم بیش میں خرید سکتا ہے، لیکن اتنی زیادہ قیمت میں خریدنے کی اجازت نہیں جس میں وہ چیز عام طور سے لوگ اتنے میں نہیں خریدتے۔اس کو عربی محارہ میں **ما یتغابن الناس فیه**، کہتے ہیں۔

27......اگر وکیل کو کوئی خاص چیز خریدنے کے لئے کہا تو اب وکیل اس چیز کو اپنے لئے نہیں خرید سکتا، کیونکہ یہ مؤکل کے لئے خریدنا ہے۔

28......اگر مؤکل نے کسی خاص چیز کے خریدنے کا حکم نہیں دیا تو جو چیز خریدے گا تو یہ خود وکیل کے لئے ہوگا۔ کیونکہ یہ شبہ ہے کہ اپنے لئے خریدا ہو لیکن پسند نہیں آیا تو اب مؤکل کے سر تھوپ دیا۔

29......ہاں اگر مؤکل کی رقم سے خریدی ہو، یا خریدتے وقت کسی کو وکیل بنا دیا کہ یہ چیز مؤکل کے لئے ہی خرید رہا ہوں، یا مؤکل کی نیت سے خریدی ہو، تو اب یہ چیز مؤکل کی شمار کی جائے گی۔

30......کوئی کہے کہ میں فلاں کا قرض واپس لینے آیا ہوں، اور قرض لینے والا کہے کہ ہاں تم اس کا وکیل ہو اور اس کا اطمینان ہو جائے کہ یہ فلاں کا ہی وکیل ہے تو اپنی رقم اس کو دے سکتا ہے، پس اگر اس نے قرض پہنچا دیا تب تو ٹھیک ہے، اور نہیں پہنچایا تو قرض والے کو دوبارہ قرض واپس کرنا پڑے گا، کیونکہ اس کا قرض

اس کو واپس نہیں ملا۔

31......مقدمہ کا وکیل قاضی کے سامنے کسی ایسی چیز کا اقرار نہیں کر سکتا جس سے مؤکل کا نقصان ہو، ایسے موقع پر وہ خاموش رہے، تا کہ جھوٹ بھی نہ ہو۔

﴿کفیل بننے کے احکام﴾

لغت: جس نے قرض ادا کرنے کی ذمہ داری لی اس کو عربی میں ,کفیل، کہتے ہیں۔جس پر قرض تھا اور اس کے قرض ادا کرنے کی ذمہ داری لے لی تو اس کو مکفول عنہ، کہتے ہیں۔اور جس آدمی کا قرض تھا، اس کو مکفول لہ، کہتے ہیں۔اور جو مال ہے اس کو ,مکفول بہ، کہتے ہیں۔

1 ......کسی پر قرض ہو اور دوسرا آدمی کہے کہ میں اس کو ادا کرنے کا ذمہ دار ہوں تو اس کو کفیل بننا کہتے ہیں۔

2......اگر یوں کہے کہ قرض والے کو بالکل چھوڑ دو اب میں ہی اس قرض کو ادا کروں گا تو اس کو ,حوالہ، کہتے ہیں۔

3......کفالت میں اصل آدمی بھی ذمہ دار رہتا ہے، اور کفیل بھی قرض ادا کرنے کا ذمہ دار رہتا ہے۔اور حوالہ میں اصل آدمی چھوٹ جاتا ہے، اور جو کفیل بنتا ہے

صرف اس کی ذمہ داری ہوجاتی ہے ۔ ہاں اصل آدمی سے قرض ادا ہونا ناممکن ہوجائے تب اصل آدمی سے وصول کیا جاتا ہے۔

4......کفیل بننے کے لئے ضروری ہے کہ جس کے لئے کفیل بن رہا ہے [مکفول لہ] ،یعنی جس کا قرض ہے] وہ بھی مان لے کہ ہاں میں اس کو کفیل مانتا ہوں ، کیونکہ خراب کفیل ہوگا تو اس سے رقم وصول کرنا مشکل ہوگا۔

﴿کفالت کی دو قسمیں ہیں﴾

1......[ا] کسی آدمی کو قاضی کے سامنے حاضر کرنے کا کفیل بننا ، اس کو کفالہ بالنفس، کہتے ہیں۔

2......اگر کسی متعین وقت میں کورٹ میں کسی کو حاضر کرنے کا کفیل بنا تو اس وقت میں اس کو حاضر کرنا لازم ہوگا۔جیسا کہ آج کل کورٹ میں ہوتا ہے،جسکوضمانت ،کہتے ہیں۔

3......کفیل پر یہ لازم ہے کہ ایسے طریقے سے مجرم حاضر کرے کہ جج اس سے محاسبہ کرسکے۔

4......اگر مجرم مرگیا تو کفالہ بالنفس ختم ہوجائے گا، کیونکہ مجرم ہی نہیں رہا تو اب کسکو حاضر کرے گا۔

5......اگر مال دینے اور جان حاضر کرنے دونوں کا کفیل بنا تو دونوں کی کفالت ہو جائے گی۔

6......[۲] دوسری قسم ہے مال کا کفیل بننا۔

7...... مال معلوم ہو یا مجہول دونوں کا کفیل بننا جائز ہے

8......مثلا یوں کہے کہ میرے بیٹے پر جو بھی قرض ہے میں اس کا کفیل ہوں تو یہاں بیٹے پر کتنا قرض ہے یہ ابھی معلوم نہیں ہے پھر بھی کفیل بننا جائز ہے، یہ بعد میں معلوم ہو جائے گا کہ کتنا قرض ہے۔

9......کفیل بننے کے بعد قرض دینے والے کو یہ بھی اختیار ہے کہ اصل قرض لینے والے سے قرض مانگ لے، اور اس کا بھی اختیار ہے کہ جو کفیل بنا ہے اس سے قرض مانگ لے، کیونکہ دونوں ذمہ دار ہیں۔

10 ......کسی شرط پر معلق کئے بغیر بھی کفیل بننا جائز ہے، مثلا یوں کہے کہ میں زید کا کفیل بنتا ہوں۔

11 ......اور معلق کر کے کفیل بننا بھی جائز ہے، مثلا یوں کہے کہ جو کچھ میرے بیٹے پر قرض آئے گا اس کا میں ذمہ دار ہوں، یا یوں کہے کہ میرے دوست پر اگر قرض آیا تو میں اس کا ذمہ دار ہوں، تو آنے کی شرط پر کفیل بنا ہے، جو جائز ہے۔

12......قرض لینے والے کے حکم سے کفیل بن سکتا ہے، اور یہ بھی جائز ہے کہ بغیر

اس کے حکم سے کفیل بنے۔

13......اگر قرض لینے والے کے حکم کے بغیر کفیل بنا تو جو کچھ قرض ادا کرے گا وہ قرض لینے والے سے وصول نہیں کرسکتا ہے، یہ تبرع اور احسان ہوگا، کیونکہ قرض لینے والے نے اس کو ادا کرنے کے لئے نہیں کہا تھا۔

14......ہاں قرض لینے والا رقم دے دے تو اس کی مرضی ہے، بلکہ دے دینا چاہئے

15......اگر قرض والے کے کہنے سے کفیل بنا ہے تو جو کچھ ادا کرے گا وہ بعد میں قرض لینے والے سے وصول کرے گا کیونکہ اس کے کہنے پر دیا ہے۔

16......اگر کفیل نے اپنی رقم دے دی ہے تب قرض لینے والے سے وصول کرسکتا ہے، اس سے پہلے نہیں، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ مقروض خود قرض ادا کردے۔

17......اگر قرض دینے والے نے کفیل کا پیچھا کیا ہے تو اس وقت رقم کے لئے کفیل بھی مقروض کا پیچھا کرسکتا ہے، کیونکہ مقروض کی وجہ سے اس کو یہ پریشانی ہوئی ہے تو یہ پریشانی مقروض کو بھی دے سکتا ہے۔

18......اگر قرض دینے والے نے اصل مقروض کو معاف کردیا تو کفیل سے بھی معاف ہوجائے گا، کیونکہ جب اصل پر قرض نہیں رہا تو فرع پر بھی نہیں رہے گا۔

19......اگر اصل نے قرض ادا کردیا تو کفیل سے بھی ادا ہوجائے گا، اب کفیل

سے رقم نہیں مانگ سکتا۔

20......اگر کفیل سے یوں کہا کہ تم کو کفالت سے بری کرتا ہوں تو اصل سے معاف نہیں ہوگا، کیونکہ کفالت ختم ہوئی ہے، اصل قرض معاف نہیں ہوا ہے۔

21......اگر پورا قرض ہی معاف کیا تو کفیل اور اصیل دونوں سے معاف ہو جائے گا

22......کفیل اسی چیز کا بن سکتا ہے، جو اپنی جانب سے کفیل دے سکتا ہو، جو چیز اپنی جانب سے نہیں دے سکتا اس کا کفیل نہیں بن سکتا۔ یہ قاعدہ ہے۔

23...... چنانچہ، اگر بائع کی جانب سے مبیع دینے کا کفیل بنا تو جائز نہیں کیونکہ وہ خاص مبیع تو صرف بائع کے پاس ہی ہے، کفیل اپنی جانب سے کون سی مبیع دیگا!

24......اگر خریدنے والے کی جانب سے قیمت دینے کا کفیل بنا تو جائز ہے، کیونکہ وہ اپنا روپیہ دے دیگا۔

25......اگر کوئی خاص گھوڑا سواری کے لئے کرائے پر لیا تو اس کا کفیل نہیں بن سکتا، کیونکہ کفیل وہ خاص گھوڑا کہاں سے لائے گا۔

26......اگر کوئی غیر متعین گھوڑا کرایہ پر لیا تو اس کا کفیل بن سکتا ہے، اور یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ اپنا گھوڑا نہیں دیگا تو میں اپنا گھوڑا کرائے کے لئے دے دوں گا، کیونکہ کوئی بھی گھوڑا کرائے پر لینا ہے۔

27......اگر آدمی مر رہا ہو اور اس وقت کوئی آدمی قرض ادا کرنے کا کفیل بنے تو مقروض کا قبول کرنا ضروری نہیں ہے، مقروض کے قبول کئے بغیر بھی کفیل بن جائے گا، کیونکہ موت کے وقت میں تمام مقروض کو تلاش کرنے کہاں جائے گا، اس لئے مجبوری ہے۔

28......اگر دو آدمی کسی ایک آدمی کا کفیل بنا تو ہر ایک کے حصے میں آدھی آدھی رقم آئی اس لئے جب تک آدھی سے زیادہ رقم ادا نہ کرے، اس کا مطالبہ دوسرے کفیل سے نہیں کر سکتا۔

29......اگر کوئی آدمی مر گیا اور اس کے قرض ادا کرنے کا کفیل کوئی آدمی بنا تو یہ کفیل بننا صحیح ہے۔

30......جب یہ کفیل قرض ادا کرے گا تو میت کے چھوڑے ہوئے مال سے اپنا قرض وصول کرے گا۔

﴿حوالہ کے احکام﴾

1......اگر یوں کہے کہ اصل مقروض اب ادا نہیں کرے گا اب میں اس قرض کو ادا کروں گا تو اس کو حوالہ کہتے ہیں، کیونکہ قرض کو کفیل کے حوالے کر دیا۔

2......حوالے کے لئے ضروری ہے کہ جس کا قرض ہے وہ اس پر راضی ہو جائے، کیونکہ اگر آدمی خراب ہو تو اس کو قرض وصول کرنا مشکل ہوگا۔

3......اب تین صورتوں میں اصل آدمی سے قرض وصول کر سکتا ہے

4......[ا] یا تو کفیل مفلس ہو کر مر جائے ، تو اب اصیل سے وصول کرے گا۔ کیونکہ کفیل کی وراثت میں کچھ نہیں رہا۔

5......یا کفیل کفالت سے انکار کر جائے اور قرض والے کے پاس کفیل بننے کی کوئی گواہی نہ ہو، تو ظاہر بات ہے کہ اب کفیل سے وصول نہیں کر سکتا ہے، اس لئے اب اصیل سے ہی وصول کرے گا۔

6......[۳] اور تیسری صورت یہ ہے کہ قاضی یہ اعلان کر دے کہ کفیل بالکل مفلس ہے، پس جب وہ مفلس ہو گیا تو اب اصیل ہی سے وصول کرے گا۔

7......اگر قرض لینے والے کے حکم سے کفیل بنا ہے تو قرض ادا کرنے کے بعد یہ رقم قرض لینے والے سے واپس لے سکتا ہے، کیونکہ اس کے حکم سے کفیل بنا ہے۔

﴿حجر[بیع سے روکنے] کیا حکام﴾

1......تین آدمیوں کوحجر یعنی خرید وفروخت سے روکا جاتا ہے۔

2......[۱] غلام کو: اس دور میں غلام نہیں ہے اس لئے اس کی بحث کو چھوڑتا ہوں

3......[۲] وہ بچہ کو جو بالغ نہیں ہے، اس لئے کہ اس میں عقل نہیں ہوتی۔

4......[۳] مجنون کو: اس لئے کہ اس میں بھی عقل نہیں ہوتی۔

5......اگر مجنون اور بچے میں کچھ تھوڑا سا شعور ہے اور خرید وفروخت کو سمجھتا ہے، اور انہوں نے خرید وفروخت کیا تو باپ کو اور مجنون کے ولی کو اختیار ہے، اگر مناسب سمجھے تو نافذ کردے، اور اگر سمجھے کہ غلط کیا ہے تو بیع کو توڑ دے۔

6......ان دونوں کی بیع انکے ولی کی اجازت سے جائز ہے۔لیکن ذمہ داری ان پر نہیں ہوگی، بلکہ انکے ولی پر ہوگی۔

7......مثلا بچے نے گائے خریدی تو اس کی قیمت انکے باپ پر ہوگی بچے پر نہیں ہوگی۔

8......اگر بچے کو باپ نے خرید وفروخت کی اجازت نہیں دی تو اس کی خرید و فروخت کا اعتبار نہیں ہے۔

9......بچہ اور مجنون اپنا نکاح خود نہیں کرسکتا۔

10......اگر نکاح کرنا ہو تو انکے ولی نکاح قبول کریں گے تب نکاح ہوگا۔

11......یہ دونوں طلاق نہیں دے سکے۔

12......اور انکے ولی بھی طلاق نہیں دے سکتے، کیونکہ ولی کے ذمے طلاق نہیں ہے

13......اگران دونوں کی بیوی کو طلاق دلوانا ہوتو قاضی کے پاس جائے اور فسخ نکاح کروائے، یہی ایک صورت ہے۔

14......اگران دونوں نے کسی کا نقصان کیا تو اس کی قیمت دینی ہوگی۔

15......اگران دونوں کے پاس مال ہوتو اس کے مال سے قیمت ادا کرے، اور نہیں ہے تو ان کا ولی قیمت ادا کرے گا۔

﴿بالغ ہونے کے احکام﴾

0......بچہ ان تین طریقوں سے بالغ ہوتا ہے

1......[۱] احتلام ہو جائے۔

2......[۲] اس کی بیوی سے صحبت کرے اور حمل ٹھہر جائے۔

3......[۳] اور یہ بھی نہ ہو تو پندرہ سال کی عمر ہو جائے تو شریعت اس کو بالغ شمار کرے گی۔ اور اس پر بالغ کے تمام احکام لازم کر دئے جائیں گے۔

4......[۱] لڑکی کو حیض آجائے تو بالغ ہوگئی۔

5......[۲] یا حمل ٹھہر گیا تو بالغ ہوگئی۔

6......[۳] اور یہ بھی نہ ہو تو پندرہ سال گزرنے پر شریعت کی نگاہ میں بالغ شمار کی جائے گی۔

7......اگر بچہ یا بچی بلوغ کے قریب ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بالغ ہو گئے تو ان کی بات مان کر بالغ شمار کر دی جائے گی، زیادہ کھود کرید کرنے کی ضرورت نہیں ہے

8......آدمی مجنون نہیں ہے لیکن پندرہ سال عمر ہونے کے باوجود عقل کم ہے تو اس کو سفیہ [بیوقوف] کہتے ہیں۔

9......سفیہ کو اس کا مال دیا جائے گا۔

10......البتہ اس پر نگرانی رکھی جائے گی۔تا کہ مال بیجا صرف نہ کرے۔

11......اس کا خرید و فروخت جائز ہے۔

12......اس کا نکاح کرنا جائز ہے۔

13......اس کی دی ہوئی طلاق واقع ہو گی، کیونکہ اس میں کچھ نہ کچھ عقل موجود ہے

14......یہ حج کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

15......اگر یہ صاحب نصاب ہے تو اس کے مال کی زکوۃ واجب ہے۔

16......بیوی بچوں کا نفقہ اس کے مال میں واجب ہے۔

﴿اقرار کے احکام﴾

1......عاقل، اور بالغ آدمی کسی چیز کا اقرار کرے تو اس کا اعتبار کیا جاتا ہے، اور وہ چیز اس پر لازم ہو جاتی ہے۔

2......بچے اور مجنون کے اقرار کا اعتبار نہیں ہے، کیونکہ ان میں عقل نہیں ہے۔

3......ہاں ولی اس اقرار کی تصدیق کر دے تو اتنی رقم دلوائی جائے گی۔

4......اقرار اگر صاف صاف ہو تب تو کوئی بات نہیں ہے، اور اگر مجہول ہو تو اقرار کرنے والے سے کہا جائے گا کہ اس کی وضات کریں۔

5......اگر اقرار کے جملے کے بالکل ساتھ استثناء کر دے تو اس استثناء کا اعتبار کیا جائے گا۔

6......مثلا کہے میرے اوپر ایک سو درہم ہے مگر دس درہم۔ تو اس صورت میں نوے درہم لازم ہوں گے، کیونکہ دس درہم کو استثناء کر کے نکال دیا ہے۔

7......لیکن اگر جملہ پورا کرنے کے تھوڑی دیر بعد استثناء کیا تو اس استثناء کا اعتبار نہیں ہے۔

8......مثلا کہا کہ مجھ پر ایک سو درہم ہے، اور تھوڑی دیر کے بعد کہتا ہے مگر دس درہم، تو اب سو درہم ہی لازم ہوں گے، کیونکہ استثناء دیر کے بعد کی ہے۔

9......موت کے وقت کسی کے لئے اقرار کرے تو یہ دیکھا جائے گا اس اقرار کا

کوئی سبب ہے یا نہیں، اگر سبب ہے تب تو اس کی بات مانی جائے گی۔

10......مثلا مرنے والے نے گائے خریدی اور یہ اقرار کیا کہ فلاں کا گائے کی قیمت کا سو درہم میرے اوپر ہے تو اقرار مان لیا جائے گا، اور اس کو پہلے ادا کیا جائے گا۔

11......اور اگر کوئی سبب نہیں ہے تو اس اقرار کو صحت کے زمانے میں جو قرض ہوا ہے اس کو ادا کرنے کے بعد ادا کیا جائے گا، کیونکہ اس کا کوئی سبب نہیں ہے۔

12......اگر مرض الموت میں وارث کے لئے کسی چیز کا اقرار کرے تو اگر باقی ورثہ اس کی تصدیق کردیں کہ ہاں اس وارث کا میت پر اتنا قرض تھا تب تو مان لیا جائے گا، اور اگر وہ لوگ تصدیق نہ کریں تو اس اقرار کا اعتبار نہیں ہے، کیونکہ کہ ہو سکتا ہے کہ اقرار کر کے اس وارث کو زیادہ فائدہ دینا چاہتا ہو۔

﴿صلح کے احکام﴾

صلح کرنے کی تین قسمیں ہیں۔

1......[۱] ایک آدمی نے دعوی کیا کہ میرا تمہارے اوپر سو درہم ہے، اس نے اقرار کرلیا کہ ہاں سو درہم میرے اوپر قرض ہے، تو یہ اقرار کے ساتھ صلح ہے۔

2......اس کا حکم یہ ہے کہ مال کے بدلے میں مال ہے، اس لئے یہ بیع کے درجے میں ہے، اور اس میں بیع کے احکام جاری ہوں گے۔

3......اور اگر منافع کا دعوی تھا تو یہ اجرت کی شکل بن جائے گی۔

4......[۲] دوسری صورت یہ ہے کہ ایک آدمی نے دعوی کیا کہ میرا تمہارے اوپر سو درہم ہے، اس پر یہ چپ رہا، بعد میں نوے درہم دیکر صلح کرلی، تو یہ سکوت پر صلح ہے

5......اس کا حکم یہ ہے جس پر سو درہم کا دعوی تھا وہ درہم حقیقت میں اسی کا تھا لیکن جھگڑا ختم کرنے کے لئے اپنی رقم دے دی۔

6......[۳] تیسری صورت یہ ہے کہ ایک آدمی نے دعوی کیا کہ میرا تمہارے اوپر سو درہم ہے، اس نے انکار کیا، پھر نوے درہم پر صلح کرلی۔ تو یہ انکار پر صلح ہے۔

7......اس کا حکم یہ ہے جس پر سو درہم کا دعوی تھا وہ درہم حقیقت میں اسی کا تھا لیکن جھگڑا ختم کرنے کے لئے اپنی رقم دے دی۔

8......ہاں دعوی کرنے والا یہ سمجھ رہا ہے کہ میں نے اپنے سو درہم کے بدلے میں

نوے درہم لئے ہیں۔اس لئے اس پر بیع کا حکم لاگو ہوگا۔

9......یہ جو سو درہم کے بدلے نوے درہم پر صلح کی تو یوں سمجھا جائے گا کہ دس درہم چھوڑ دیا، کیونکہ یوں کہیں کہ سو درہم کے بدلے نوے درہم لئے تو سود ہو جائے گا، جو حرام ہے، اس لئے یہی سمجھا جائے گا کہ دس درہم چھوڑ دیا۔

10......اگر کسی دوسرے کو صلح کرنے کا وکیل بنایا تو رقم دینے کی ذمہ داری وکیل کی نہیں ہوگی، وہ رقم تو اصل آدمی کو ہی دینا ہوگا۔

11......ہاں وکیل خود سے اپنے ذمہ لے لے تو اور بات ہے۔

12......اگر وکیل نے اپنی جانب سے رقم دی تو یہ رقم بعد میں مؤکل سے وصول کرے گا، کیونکہ دوسرے کے لئے رقم دی ہے۔

13......اگر کسی نے صلح کے لئے نہیں بھیجا اور اپنی جانب سے صلح کر لی تو اصل آدمی اس صلح کو قبول کرلے گا تو صلح ہو جائے گی، اور اگر انکار کر دے تو صلح باطل ہو جائے گی۔

14......اگر کوئی وارث یوں کہے کہ مجھے باقی وارث ایک سو درہم دے دے اور مجھے وراثت نہیں چاہئے، اور باقی وارثوں نے مان لیا تو راثت سے نکلنے والے کو ایک سو درہم ملے گا، اور اب اس کو وراثت میں حصہ نہیں ملے گا۔

15......اب میت کی جو وراثت ہے وہ باقی ورثہ کے درمیان تقسیم ہوگی۔

﴿کھیتی کی بٹائی [مزارعت] کے احکام﴾

1......مزارعت: کا ترجمہ ہے کھیتی کرنا۔ اردو میں اس کو بٹائی کہتے ہیں۔

2......لوگ اپنی کھیتی کو بٹائی پر دیتے ہیں، یہ جائز ہے۔

3......کھیتی میں چار چیزیں استعمال ہوتی ہیں۔

4......[۱] زمین [۲] بیج [۳] ہل اور بیل [۴] محنت۔

5......شریعت کا ماننا ہے کہ بیج جسکی ہے پیدا شدہ غلہ اسی کا ہے، کیونکہ اسی کی بیج سے غلہ اگتا ہے۔

6......عموما ہوتا یہ ہے کہ زمین ایک کی ہوتی ہے، اور بیج، بیل اور محنت دوسرے کی ہوتی ہے۔

7......اس میں یہ صورت ہو کہ جو پیداوار بھی نکلے اس کا مثلا آدھا زمین والے کا اور آدھا بیل، بیج، اور محنت والے کا ہو۔

8......بٹائی صحیح ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ کتنے مہینے تک بٹائی کرے گا اس کو متعین کرے، کیونکہ تاریخ متعین نہ ہونے سے جھگڑے کا خطرہ ہے۔

9......تاریخ متعین نہیں کی پھر بھی بٹائی جاری رکھی اور کوئی جھگڑا نہیں ہوا اور بعد میں فصل کے اپنے اپنے حصے پر قبضہ کرلیا تو اب بٹائی صحیح ہو جائے گی۔

10......اگر یوں شرط رکھی کہ مثلا پہلے ایک سو کیلو مجھے دے دو، اس کے بعد باقی

فصل کو دو حصوں میں تقسیم کرو تو یہ جائز نہیں ہے، کیونکہ اگر صرف ایک سو کیلو ہی پیدا ہوا تو دوسرے کو کیا ملے گا۔ اس لئے شرکت سب کو شامل ہونی چاہئے۔

11......یا شرط رکھی کہ نالی کے پاس جو پیداوار ہوگی وہ ایک فریق کو دی جائے گی تب بھی بٹائی فاسد ہوگی، کیونکہ اگر صرف نالی ہی کے پاس فصل ہوئی اور باقی زمین میں نہیں ہوئی تو دوسرے کو کیا ملے گا، اس کی محنت بیکار جائے گی۔

12......اگر زمین سے کچھ بھی پیدا نہیں ہوا تو اب کام کرنے والے کو بھی کچھ نہیں ملے گا، اور زمین والے کو بھی کچھ نہیں ملے گا، کیونکہ شرط یہ تھی کہ پیداوار میں حصہ ہوگا، اور یہاں پیدا ہی نہیں ہوا تو کس کو کیا ملے گا۔

13......اگر بٹائی کسی شرط کی بنیاد پر فاسد ہوگئی تو غلہ پورا کا پورا بیج والے کا ہوگا، اور جو کام کرنے والے ہیں اس کو جو بازار میں اتنے کام کی مزدوری مل سکتی ہے وہ مزدوری ملے گی۔

14......اگر کام کرنے والے کی بیج ہے تو زمین والے کو اتنے دنوں کا کرایہ ملے گا

15......اگر بٹائی کی بات طے ہوگئی اور بغیر کسی عذر کے کھیتی نہیں کر رہا تو اس کو کھیتی کرنے پر مجبور کیا جائے گا، کیونکہ کھیتی نہ کرنے سے دونوں بھوکے مریں گے

16......اگر پھر بھی کھیتی نہیں کرتا تو بٹائی کو توڑوانے پر زور دیا جائے گا، تا کہ دوسرا آدمی اس موسم میں کھیتی کر سکے۔

17......مثلا تین مہینے کے لئے بٹائی پر لیا تھا اب وقت ختم ہو گیا اور فصل پکی نہیں ہے، تو باقی دنوں کے لئے زمین کو کرایہ پر لے اور اس فصل کو پکنے دے۔

18......جو بیل والے ہیں وہ اپنے حصے کی کھیتی کا کرایہ دے گا، زمین والے کا جو حصہ غلے میں ہوگا اس کا کرایہ نہیں دے گا۔ کیونکہ یہ تو اس کے حصے کی فصل ہے۔

19......مثلا آدھی فصل پر بٹائی تھی، اور ایک مہینہ اور فصل کو کھیت میں رکھنا ہے جسکی پوری اجرت ایک سو درہم ہے، تو پچاس درہم اجرت دے، کیونکہ باقی پچاس تو زمین والے کے حصے کا ہے۔

20......کھیتی کی مدت جو طے ہوئی تھی وہ ختم ہوگئی تو اب کھیتی پر جو خرچ ہوگا، مثلا سیراب کرنے کا، یا کاٹنے کی اجرت یہ دونوں پر اس کے حصے کے مطابق ہوگی۔ کیونکہ بٹائی ختم ہوگئی ہے۔

21......کھیتی پکنے کے بعد بٹائی ختم ہو جاتی ہے، اس لئے اس کے بعد جو کام ہے اس کا کرایہ زمین والے اور بیل والے دونوں پر لازم ہوگا۔

22......لیکن اگر وہاں کے عرف میں ہو کہ فصل کاٹنا، اس کو گاہنا، اس کو جمع کرنا کام کرنے والے کے ذمے ہوتے ہوں تو پھر وہاں کے عرف کے اعتبار سے کاٹنا، گاہنا، کام کرنے والے اور بیل والے کے ذمے ہوگا۔

23......مزارعت کی ایک شکل یہ بھی ہے کہ زمین کو کچھ مہینوں کے لئے اجرت پر

لے اور اس میں کھیتی کر کے فصل پیدا کرے، اس صورت میں زمین والے کو اجرت مل چکی ہے اس لئے الگ سے کچھ غلہ نہیں ملے گا۔

﴿ پھل سیراب کرنے [مساقات] کے احکام ﴾

1......مساقات؛ کا ترجمہ ہے پانی سے درخت اور پھل کو سیراب کرنا۔

2......پھل سیراب کرنے میں بیج کا استعمال نہیں ہوتا، بیل کی بھی ضرورت نہیں ہے، صرف محنت، نگرانی، اور پانی پلانے کی ضرورت پڑتی ہے۔

3......اس لئے اگر مساقات فاسد ہو جائے تو جس کا درخت ہو گا اسی کا پھل ہو گا، اور کام کرنے والے کو اس کی بازار کی مزدوری ملے گی۔

4......مساقات کی ایک شکل یہ ہے کہ پانی پلانے کی مزدوری نقد درہم، یا نقد پھل میں لے لے، اور پھل پیدا ہونے میں حصہ داری نہ کرے، یہ شکل اجرت کی ہوگی۔

5......دوسری صورت یہ ہے کہ جتنا پھل پیدا ہو اس میں ایک تہائی، یا آدھا لے اس کو مساقات کہتے ہیں۔ یہ جائز ہے۔

6......پھل اتنا چھوٹا ہو کہ پانی پلانے سے ابھی اور بڑھے گا تب تو مساقات جائز ہو گی۔

7......اور اگر پھل اتنا بڑا ہو گیا ہو کہ پانی پلانے سے اب مزید بڑا نہیں ہو گا تو مساقات جائز نہیں ہے۔ اب اجرت کی شکل ہو جائے گی، کیونکہ پانی کا اثر پھل پر نہیں پڑا۔

8......درخت والا یا کام کرنے والے کا انتقال ہو جائے تو مساقات ختم ہو جاتا ہے، اس لئے کہ اب عاقدین نہیں رہے۔

9......جس طرح اجارہ عذر سے ختم ہو جاتا ہے اسی طرح مساقات بھی عذر سے ختم ہو جاتا ہے۔

باقی احکام وہی ہیں جو مزارعت میں گزرے۔

﴿وقف کے احکام﴾

1......زمین، دکان، مکان کا وقف ہوتا ہے، کیونکہ یہ چیزیں ہمیشہ رہتی ہیں۔

2......منتقل ہونے والی چیز، جیسے گھوڑا، ہتھیار، وغیرہ بھی وقف ہوتا ہے، لیکن وہ چیز ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے اس لئے کا نام وقف نہیں صدقہ ہے۔

3......جس پر وقف کیا ہے وہ اس صدقے کے مال سے فائدہ اٹھائے، مثلا گھوڑا رفاہ عام کے کام میں استعمال کر کے پھر اصطبل میں واپس کر دے۔

4......دو طریقے سے وقف ہوتا ہے۔

5......[۱] زمین کو حاکم کے یہاں وقف لکھوا دے۔

6......[۲] زمین کا مالک یوں کہے کہ میرے مرنے کے بعد یہ زمین وقف ہے۔

7......وقف کے بعد زمین وقف کرنے والے کی ملکیت سے نکل جاتی ہے، لیکن جس پر ووقف ہے اس کی ملکیت میں داخل نہیں ہوتی، بلکہ اللہ کی ملکیت میں داخل ہو جاتی ہے۔

8......وقف ہونے کے بعد زمین کا پہلا مالک اس کو نہ بیچ سکتا ہے۔ اور نہ دوسرے کو ہبہ کر سکتا ہے، کیونکہ اس کی ملکیت میں نہیں رہی۔

9......جس پر وقف کیا ہے وہ بھی نہ بیچ سکتا ہے اور نہ ہبہ کر کتا ہے، کیونکہ یہ اس کی ملکیت نہیں ہے۔

10......ہاں جس پر وقف کیا ہے وہ اس کی آمدنی سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

11......اگر وقف کرنے والے نے اپنی اولاد پر وقف کیا تو یہ بھی جائز ہے۔

12......یا یوں وقف کیا کہ اس کی آمدنی سے میں فائدہ اٹھاؤں گا تو بھی جائز ہے

13......یا یوں وقف کیا کہ اس کی نگرانی میری ہوگی، یا میری اولاد کی ہوگی، اور اس کی آمدنی فقراء پر وقف ہوگی تب بھی جائز ہے۔

14......وقف کی آمدنی سے پہلے زمین کا خرچ نکالا جائے گا، مثلا کھیتی کرنے میں

جو خرچ ہو ہے پہلے وہ نکالا جائے گا۔اس سے جو بچے گا اس سے فقراء فائدہ اٹھائیں گے۔

15......یا مکان ہے تو آمدنی سے مکان کی مرمت کرائی جائے گی،اس سے بچے گا تو فقراء کی مدد کی جائے گی۔

16......اگر مکان کسی مخصوص آدمی کو وقف کیا تو اس سے کرایہ تو آئے گا نہیں، اس لئے رہنے والے سے کہا جائے گا کہ تم اس کی مرمت کرواؤ۔اگر اس نے مرمت نہیں کی تو اس سے لیکر اس مکان کو دوسرے کے پاس کرایہ پر رکھا جائے گا، اور اس کی آمدنی سے مرمت کی جائے گی، پس جب مرمت پوری ہوگئی تو یہ گھر دوبارہ وقف والے کو واپس کر دیا جائے گا۔تاکہ وہ رہ سکے۔

17......اگر گھر کی کوئی چیز بیکار ہو جائے، مثلاً گھر میں نئی لکڑی لگائی اس لئے پرانی لکڑی بیکار ہوگئی تو اگر یہ لکڑی مستقبل میں کام آسکتی ہو تو اس کو حفاظت سے رکھے تاکہ کام آئے، اور وہ کام نہ آسکتی ہو تو اس کو بیچ کر اس کی قیمت مرمت میں صرف کرے۔

18......لیکن اس لکڑی کو یا اس کی قیمت کو فقراء کے درمیان تقسیم نہ کرے، کیونکہ فقراء کا حق آمدنی میں ہے، اس عین چیز میں نہیں ہے۔

19......ایک وقف کی چیز کو دوسرے وقف میں صرف کرنا جائز نہیں ہے۔

مثلا ایک مسجد کی لکڑی دوسری مسجد میں استعمال کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ دونوں وقف الگ الگ ہیں اور دونوں کے وقف کرنے والے بھی الگ الگ ہیں۔

﴿مسجد، یا اس کی زمین وقف کرنے کے احکام﴾

1......اگر مسجد کے لئے اپنی زمین وقف کرنا چاہتا ہے تو اس کو اپنی زمین سے الگ کر دے، اور کہہ دے کہ میں نے اس زمین کو مسجد کے لئے وقف کیا ہے تو اس سے وہ زمین وقف ہو جائے گی، اور بہتر یہ ہے کہ حکومت کے یہاں بھی لکھوا دے کہ یہ مسجد کے لئے وقف ہے تا کہ آئندہ وہ یا اس کی اولاد مکر نہ سکے۔

2......اب یہ وقف ہو گئی، اب اس کو نہ بیچ سکتا ہے، اور نہ ہبہ کر سکتا ہے۔

﴿تقسیم کرنے کے احکام﴾

1......بہتر تو یہ ہے کہ حکومت تقسیم کرنے والا متعین کرے، اور وہ مفت لوگوں کی زمین اور نقد تقسیم کیا کرے۔

2......لیکن اگر یہ میسر نہیں ہے تو جو لوگ تقسیم کروانا چاہتے ہیں وہ تقسیم کرنے والے کو متعین کرے۔

3......ایک تقسیم کرنے والا بھی متعین کر سکتا ہے، اور کئی آدمیوں کو بھی متعین کر سکتا ہے جو اپنی صواب دید پر تقسیم کیا کرے۔

4......بہتر یہ ہے کہ تقسیم کرنے والا ایماندار ہو، تقسیم کو جانتا ہو، اور تجربہ کار بھی ہو تا کہ تقسیم کرنے میں خیانت نہ کرے۔

5...... تقسیم کرنے والا حصے داروں سے اجازت لے لے، بہتر یہ ہے کہ لکھ کر اجازت لے تا کہ بعد میں مکر نہ جائے۔

6...... تقسیم کرنے والا یہ اطمینان کر لے کہ واقعی یہ لوگ حصہ دار ہیں۔ تا کہ دوسرے کی رقم تقسیم نہ ہو جائے۔

7...... یہ بھی اطمینان کر لے کہ کوئی حصہ دار غائب تو نہیں ہے، کیونکہ اگر تقسیم کروا کر لے گئے تو بعد میں انکا حصہ دینا مشکل ہوگا۔

8......روپیہ پیسہ تقسیم کرنا ہو تو تقسیم کے بعد اس کا رکارڈ رکھے کہ کسکو کتنا دیا ہے،

تا کہ بعد میں کوئی حصہ دار نکل جائے، یا کمی بیشی ہو تو رقم واپس منگوائے اور دوبارہ تقسیم کر سکے۔

9......اگر زمین تقسیم کرنی ہو تب بھی پورا رکارڈ رکھے تا کہ کمی بیشی پر دوبارہ تقسیم کی جا سکے۔

10......زمین کو پہلے کٹھہ، بیگھہ سے یا میٹر، سے یا فٹ سے ناپ لے، پھر اس کا پورا نقشہ بنا لے۔ پھر تقسیم کرے۔

11......اگر مختلف زمین ہو اور سب کی قیمت برابر ہو تو میٹر کے حساب سے سب کو برابر تقسیم کر دے، پھر اس میں قرعہ ڈال کر ہر ایک کے نام کر دے۔

12......اگر دو مکان ہے، ایک کی قیمت پانچ ہزار ہے، اور دوسرا مکان بازار میں ہے اس کی قیمت دس ہزار ہے، تو دونوں کا مجموعہ پندرہ ہزار ہوا، اور دو بھائیوں کو ساڑھے سات، ساڑھے سات ہزار ملے گا،

13......اس لئے جس کو پانچ ہزار والا مکان ملا اس کو ڈھائی ہزار روپیہ بھی وہ بھائی دیگا جسنے دس ہزار والا مکان لیا اس طرح دونوں مکانوں کی قیمت لگا کر تقسیم کی جائے گی۔

14......کوشش یہ کرے کہ جسکو مکان دیا ہے تو اس کا راستہ بھی الگ کر کے دے، دوسرے کے راستے میں شریک نہ کرے ورنہ بعد میں جھگڑا ہوگا۔

15......اگر الگ الگ راستے کی کوئی شکل نہ ہو تب تو مجبوری ہے۔
16......تقسیم کرنے کا جو کاغذ بنایا ہے، اس پر تمام تقسیم کرنے والے اور پنچ کا دستخط ہو، تاکہ ہر فریق اپنے اپنے نام پر حکومت کے یہاں رجسٹر کروا سکے۔

﴿زبردستی کرنے [اکراہ] کے احکام﴾

0......کسی کو زبردستی کر کے کام کروانے کی [۵] پانچ صورتیں ہوتی ہیں۔
1......[۱] جان جانے کا خطرہ ہو۔ کہ مثلا مار ڈالے گا۔
2......[۲] عضو جانے کا خطرہ ہو، کہ مثلا ہاتھ کاٹ ڈالے گا۔
3......[۳] شدید مار پیٹ کا خطرہ ہو۔۔
4......[۴] مال جانے کا خطرہ ہو، کہ مثلا فلاں کام نہیں کرے گا تو اتنا مال برباد کر دے گا۔
5......[۵] عزت جانے کا خطرہ ہو کہ فلاں کام نہیں کیا تو معاشرے میں ذلیل کر دے گا۔

پھر جو کام کروانا ہے اس کی [٦] چھ صورتیں ہیں

1......[۱] زبردستی کر کے کسی کی جان مروانا ہے۔

2......[۲] زبردستی کر کے کسی کا عضو کٹوانا ہے۔

3......[۳] زبردستی کر کے کسی کا مال برباد کروانا ہے۔

4......[۴] زبردستی کر کے مال بکوانا ہے۔

5......[۵] زبردستی کر کے بیوی کو طلاق دلوانی ہے۔

6......[٦] زبردستی کر کے حرام کام کروانا ہے، مثلا شراب پلانا ہے۔ چوری کروانا ہے۔

7......اگر مار پیٹ کی دھمکی دی اور اپنا سامان بیچنے کے لئے کہا، جسکی وجہ سے اس نے بیچ دیا تو بعد میں اس بیع کو توڑنے کا حق رہے گا، کیونکہ رضامندی سے نہیں بیچا ہے

8......لیکن اگر بائع نے بعد میں رضامندی سے قیمت پر قبضہ کر لیا تو اب رضامندی سمجھی جائے گی اور اب بیع درست ہو جائے گی۔

9......لیکن اگر بعد میں قیمت پر بھی ناراضگی کے ساتھ قبضہ کیا تو بھی بیع توڑنے کا حق ہوگا۔

10......اگر مار پیٹ کی دھمکی دی اور شراب پینے، یا مردار کھانے کے لئے کہا تو اس کو نہیں کھانا چاہئے، اور مار کھا لینا چاہئے، کیونکہ یہ حرام کھانا ہے۔

11......اور اگر جان مارنے یا کسی عضو کے صائع کرنے کی دھمکی دی تو اب شراب پی لینی چاہئے،اور جان یا عضو بچالینا چاہئے۔

12......لیکن اگر نہیں پیا اور جان چلی گئی، یا عضو چلا گیا تو گناہگار ہوگا، کیونکہ جان بچانا ضروری تھا۔

13......اور اگر جان مارنے یا کسی عضو کے ضائع کرنے کی دھمکی دی تو اب شراب پی لینی چاہئے،اور جان یا عضو بچالینا چاہئے۔

14......لیکن اگر نہیں پیا اور جان چلی گئی، یا عضو چلا گیا تو گناہگار ہوگا، کیونکہ جان بچانا ضروری تھا۔

15......اگر مار پیٹ کی دھمکی دی اور زنا کرنے کے لئے کہا تو اس کو زنا نہیں کرنا چاہئے،اور مار کھالینا چاہئے، کیونکہ یہ حرام کام ہے۔

16......اور اگر جان مارنے یا کسی عضو کے ضائع کرنے کی دھمکی دی اور زنا کرلیا تو گنہگار نہیں ہوگا۔

17......اگر مار پیٹ کی دھمکی دی اور کفر بکنے پر مجبور کیا، یا حضور ﷺ کو گالی بکنے پر مجبور کیا تو مار کھالے اور کفر نہ بکے۔

18......لیکن اگر جان مارنے یا عضو کاٹنے کی دھمکی دی تو کفر بک دے، یا حضور ﷺ کو گالی دے دے اور جان، یا عضو بچالے، کیونکہ ایمان دل میں موجود ہے

اور جان بچانا، یا عضو بچانا ضروری ہے۔

19......لیکن کفر نہیں بکا جس کی وجہ سے جان چلی گئی تو گناہ گار نہیں ہوگا، کیونکہ ایمان اصل ہے۔

20......اس طرح مجبوری کی وجہ سے کفر بکا تو وہ مرتد شمار نہیں کیا جائے گا، اور اس کی بیوی جدا نہیں ہوگی۔ کیونکہ دل میں ایمان موجود ہے۔

21......اگر جان مارنے یا عضو ضائع کرنے کی دھمکی دی اور مسلمان کے مال لوٹنے، یا اس کو ضائع کرنے پر مجبور کیا تو اس کے لئے گنجائش ہے کہ مال ضائع کر دے۔

22......اب جسکا مال ضائع کیا ہے اس کو اختیار ہے کہ زبردستی کرنے والے سے قیمت وصول کرلے، اور یہ بھی اختیار ہے کہ مال ضائع کرنے والے سے مال وصول کرلے۔

23......اگر جان مارنے کی دھمکی دی اور کسی آدمی کے قتل کرنے پر مجبور کیا تو اس کے لئے کسی آدمی کو قتل کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ جتنی قیمتی اس کی جان ہے اتنی ہی قیمتی دوسرے کی جان بھی ہے، اس لئے دوسرے کو قتل کرنا جائز نہیں۔

24......اور اگر قتل کر دیا تو گنہگار ہوگا۔

25......اور قتل عمد ہے تو جس نے مجبور کیا اس سے قصاص لیا جائے گا۔ کیونکہ اس

نے ہی قتل کروایا ہے۔

26......اگر مار پیٹ کی دھمکی دی اور بیوی کو طلاق دینے پر مجبور کیا اور طلاق دے دی تو طلاق واقع ہو جائے گی، کیونکہ طلاق تو منہ سے نکلتے ہی واقع ہو جاتی ہے۔

27......اگر صرف طلاق بولا تو ایک طلاق رجعی واقع ہوگی۔ عدت کے اندر اندر رجعت کر سکتا ہے۔

28......اگر ایک طلاق بائنہ، یا دو طلاق بائنہ دلوایا ہے تو ایک طلاق بائنہ، یا دو طلاق بائنہ واقع ہوگئی، اس صورت میں عدت کے اندر بھی اس شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔

29......صرف دو گواہ کے سامنے ایجاب اور قبول کر لے نکاح ہو جائے گا، اور یہ بیوی اس کے لئے حلال ہو جائے گی۔ ، اس صورت میں حلالہ کروانے کی ضرورت نہیں ہے۔

30......اگر تین طلاق دی تو تین طلاق واقع ہوگی، بعد میں حلالہ کر کے واپس کر سکتا ہے۔

﴿وصیت کے احکام﴾

1......وصیت کرنا مستحب ہے، واجب نہیں ہے۔

2......مرنے کے بعد میت کے مال سے سب سے پہلے کفن دفن کیا جائے گا، اس سے مال بچے گا تو قرض ادا کیا جائے گا، اس سے مال بچے گا تب تہائی مال میں سے وصیت نافذ کی جائے گی، اس سے جو مال بچے گا تو وارثین میں اس کے حصے کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔

3......جو لوگ میت کا وارث بن سکتا ہے اس کے لئے وصیت کی تو یہ وصیت جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ شبہ ہے کہ وصیت کر کے اس کو زیادہ دینا چاہتا ہے۔

4......مثلا بیٹا، بیٹی، بیوی، بہن، بھائی۔ ماں، باپ کے لئے وصیت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ وارث ہیں۔

5......ہاں وارث کے لئے وصیت کی اور باقی وارثوں نے اس کی اجازت دے دی تو جائز ہو جائے گی، اور یہ رقم سب کی رضامندی سے اس کو دی جا سکتی ہے۔

6......مثلا ایک بیٹے کے لئے وصیت کی، یا بیوی کے لئے وصیت کی اور باقی وارثوں نے اس کی اجازت دی کہ اس وصیت کو نافذ کر دیں تو وصیت کا وہ مال اس کو دیا جا سکتا ہے۔ اور اگر اجازت نہیں دی تو نہیں دیا جائے گا۔

7......مسلمان کافر کے لئے اور کافر مسلمان کے لئے وصیت کر سکتا ہے۔

8......البتہ مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا۔

9......جتنا مال چھوڑا ہے اس کی تہائی کی وصیت کرسکتا ہے، اس سے زیادہ کی نہیں

10......مثلا ایک سو درہم چھوڑا ہے تو تینتیس [۳۳] درہم کی وصیت کرسکتا ہے۔

11......اگر تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کی تو جو زیادہ ہے وہ ساقط ہو جائے گی ،اور تہائی ہی باقی رہے گی۔

12......اگر پورے مال کی وصیت کی تب بھی ایک تہائی کی وصیت جاری ہوگی، اور دو تہائی مال وارث میں تقسیم ہوگا۔

13......اگر کوئی بھی وارث، یا عصبہ نہیں ہے تو اب سب مال وصیت میں دے دی جائے گی، کیونکہ کوئی بھی وارث نہیں رہا۔

14......اگر وصیت کی کہ میرے اوپر اتنی نمازیں ہیں، یا اتنا روزہ ہے اس کا فدیہ ادا کر دینا، اب تمام فدیہ کا حساب لگایا تو ایک تہائی مال سے زیادہ ہے، اس لئے ایک تہائی مال سے جتنا فدیہ ادا ہو سکے گا اتنا نکال دیا جائے گا، اور باقی نماز، اور باقی روزے کے لئے اللہ سے معافی مانگی جائے گی، کیونکہ تہائی مال سے ہی فدیہ نکال سکتا ہے، باقی میں ورثہ کا حق ہے۔

15......اگر میت پر حج فرض تھا لیکن اس نے حج کروانے کی وصیت نہیں کی تو وارث پر حج کروانا واجب نہیں۔

اگر میت پر حج فرض تھا اور اس نے حج کروانے کی وصیت کی تو اب وارث پر حج کروانا واجب ہے۔ یہ حج میت کے تہائی مال سے کروائے۔

16......حج گھر سے کروائے، اگر تہائی مال سے گھر سے حج نہیں ہوتا ہو تو جہاں سے تہائی مال سے حج ہوتا ہو وہاں سے کروائے۔

17......آج کل مکہ مکرمہ میں کچھ لوگ میت کی جانب سے حج کرتے ہیں، انکو کچھ ہزار ریال دیتے ہیں اور وہ میت کی جانب سے حج کرتے ہیں۔

18......اگر میت حج کرنے جا رہا تھا اور راستے میں انتقال ہو گیا تو ایک روایت یہ ہے کہ پھر سے گھر سے حج کروائے، اور دوسری روایت یہ ہے کہ جہاں سے حج چھوڑا ہے وہاں سے حج کروائے۔ تاہم جہاں سے سہولت ہو وہاں سے حج کروائے۔

19......اگر حج فرض نہیں تھا، اور میت نے وصیت کی تو یہ حج کروانا نفل ہوگا، واجب نہیں ہوگا،، کیونکہ میت پر حج فرض نہیں تھا اور تہائی مال میں سے کروائے۔

20......اگر کوئی وارث مثلا بیٹا باپ کی جانب سے حج کرواتا ہے تو یہ اچھا ہے، باپ کو اور بیٹے کو بھی ثواب ملے گا۔

21......اگر میت نے کئی قسم کی وصیت کی جن میں سے بعض فرض ہے، بعض واجب ہے، اور بعض نفل ہے، تو پہلے فرض کو ادا کروائے، اس سے مال بچ جائے

تو واجب ادا کروائے، اور اس سے مال بچے تب نفل ادا کروائے۔

22......اور اگر فرض ہی ادا کرنے میں مال ختم ہو گیا تو باقی کے لئے میت کی جانب سے استغفار کرے۔

23......جسکے لئے وصیت کی میت کے مرنے کے بعد اس کو اختیار ہے کہ وصیت کا مال لے، اور یہ بھی اختیار ہے کہ نہ لے، کیونکہ یہ احسان ہے، اور بعض آدمی اس احسان کو نہیں لینا چاہتا ہے، اور بعض کو یہ بھی خیال آتا ہے کہ وارث کے حق کو مار کر کیوں میں مال لے لوں، اس لئے لینے والے کو لینے اور نہ لینے کا اختیار رہو گا

24......اگر بچے چھوٹے ہوں تو یہ بھی وصیت کر سکتا ہے کہ فلاں آدمی میرے بچوں کی دیکھ بھال کرے، اس آدمی کو ,وصی، کہتے ہیں۔

25......اگر ایسے آدمی کو بچوں کا وصی بنایا جو لائق نہیں ہے تو قاضی اس کے ساتھ دوسرے کو وصی بنا سکتا ہے، یا اس کو ہٹا کر دوسرے کو وصی بنا سکتا ہے۔ کیونکہ بچوں کی پرورش کا مسئلہ ہے۔

26......اگر میت نے وصیت کی پھر زندگی میں اس سے رجوع کر لیا تو وصیت ختم ہو جائے گی۔

27......اگر صراحت سے رجوع نہیں کیا لیکن علامت ایسی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ وصیت واپس لے لی تب بھی وصیت ختم ہو جائے گی۔

28......مثلا ایک گائے کی وصیت کی ، پھر اس کو خود ہی بیچ دی تو پتہ چلا کہ وصیت واپس لینا چاہتا ہے۔اس سے وصیت ختم ہو جائے گی۔

29......بچے ،اور مجنون کی وصیت کا اعتبار نہیں ہے، کیونکہ انکو عقل نہیں ہے۔

تمت بالخیر

آخر الدعوان ، الحمد للہ رب العالمین ، والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم

ناچیز [ثمیر الدین] بزرگوں کی خدمت میں وصیت کرتا ہے کہ میرے لئے اللہ سے استغفار کریں کہ اللہ تعالی اپنے رحم وکرم سے تمام گناہیں معاف کردے، اور اعلی علیین میں جگہ عنایت کرمائے ،آمین یارب العالمین

احقر ثمیر الدین قاسمی غفرلہ

۲۸/۱۱/ ۲۰۱۲ء

نوٹ: وراثت کے لئے مستقل کتاب ثمرۃ المیراث ،تصنیف کی ہے اس لئے اس باب کو چھوڑتا ہوں ،اس بحث کے لئے ثمرۃ المیراث کو دیکھیں۔والسلام